لہ الحمد والمنۃ

فقہ اکبر

مع ترجمہ مسمی بہ

مہر انور

وصایا

مع ترجمہ مسمی بہ

ہدایا

از جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری

مولوی محمد عبد الاحد صاحب

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود

مقدمہ

مہر انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اللہ تعالی کو جسنے فقیہ کا درجہ آخرت مین بڑہایا خیر و بہلائی کا جو عمدہ ترین مقاصد سے ہین موعود فرمایا صلوٰۃ اسکی رسول مقبول پر جنکی امت کے علما فقیہ کہلائے انکی ہدایت وارشاد سے لاکہون کرورون بندگان خدا راہ راست پر آئی اور انکے آل و اصحاب پر جنکی روایات سے فقہ کی جڑ کو استحکام ہوا اعتقاد حقہ حقیقیہ کی شیوع سے کفر و زندقہ کا قصہ تمام ہوا **امابعد** کہتا ہی فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** کہ معرفۃ النفس مالہا وما علیہا کو فقہ کہتے ہین اگر اس سے نفس معرفت اعتقاد مقصود ہو مثلاً اللہ تعالی عالم ہی قادر ہی سمیع ہی بصیر ہی تو اسکو اصلیہ واعتقادیہ و عقائد کہتی ہین جسکی تحقیق کیلیے علم کلام وضع کیا گیا ہی اور اگر اس سی عمل مقصود ہو مثلاً رمضان کا روزہ فرض ہی نماز وتر واجب ہے تو اسی فرعیہ و عملیہ و احکام ظاہر یہ کہتی ہین جسکی تحقیق کیلیے علم فقہ وضع کیا گیا ہی اصول موضوع علم کلام ہی فروع موضوع علم فقہ علم کلام کو علم اصول و علم توحید و صفات بہی کہتی ہین چونکہ اس فن مین کلام و توحید و صفات کی بحث معظم مسائل سی ہی یہ تسمیۃ الکل باسم الجزء ہی اور اسی فقہ اکبر بہی کہتی ہین اسیلیے کہ علوم نفس مین بہت بڑا امر اللہ تعالی کی ذات و صفات کی معرفت ہی جسکا بیان اس علم مین کیا جاتا ہی آدمی اسیوقت سچا مسلمان کہلاتا ہی جب اسکو علم کلام کے مسائل پر پورا پورا اعتقاد ہو ہی یے علم کلام کے مسائل منضبط ہین بڑہتی گہٹتے نہین اگرکچی زیادتی ہی تو وجوہ استدلال وطرق دفع شبہات مین یہ وہ علم ہی جسمین اختلاف کو گنجایش نہیں بلکہ اسکی مسائل مین اختلاف بدعت و ضلالت ہی اسمین خطا کا عذر کسیطرح مسموع نہین ہو سکتا اسکی مسائل مین خطا کفر و زندقہ و بدعت کو پہونچاتی ہی اس علم کے مسائل کے دلائل ایسی صاف ہین جسکو عقل سلیم بہت جلد قبول کر لیتی ہی سوای ارباب کفر و بدعت کی اسمین کوئی شخص چون و چرا نہین کر سکتا اس شریف علم سے اسلام کو بڑی مدد پہونچی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہمت اعلاء کلمۃ اللہ کی طرف اسقدر متوجہ تہی جس سی مشرق سے مغرب تک آفتاب کی طرح اسلام کی روشنی پہیلگئی انکی بعد امت مین قسم قسم کے اختلاف پہیل گئی طرح طرح کے عقائد باطلہ اوٹہہ کہڑے ہوئی انکی مقابلہ کیلیے علم کلام وضع کیا گیا جسکے دلائل واضحہ سی عقائد باطلہ رد کیے گئے جس سے لوگ اہ سنت پر چل نکلے اگر متقدمین علم کلام کی بنا نہ ڈالتی تو اہل سنت کی عقائد کی بنا متزلزل ہو جاتی اسی سے یہ فن واجب مامور بہ قرار پایا حق تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو اسکی طرف توجہ نہ کی اسکی کئی ~~منشی~~ ~~ہیں~~ ~~پہلا~~ ~~منشا~~ یہ ہی کہ اس زمانہ مین کثرت سے مجتہدین موجود تہی لوگ

ادنی اختلاف مین انکی عالی خدمات مین حاضر ہو کے حق کی تحقیق کر سکتے تہے جس سے انکو پورا اطمینان ہو سکتا تہا دوسرا منشا اس زمانہ
مین مخالفین کی کثرت نہ تہی جو لوگ نیا امر پیدا کرتے تہے انکی تعزیر ہو جاتی تہی تیسرا منشا انکو مجاہدات ظاہری و باطنی سے اسقدر مہلت
کہان حاصل تہی کہ وہ اس طرف توجہ فرماتے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے جو تابعین سے تہے پہلے اس فن کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا
کمال حاصل کیا کہ زمانہ خیر القرون مین اس فن کے بڑے ماہر سمجہے جاتے تہے امام کو اہل بدع سے اکثر مناظرہ کا اتفاق ہوتا تہا چونکہ بصرہ مین
بدعت کی آگ بہڑک اٹہی تہی اور تقریباً بیس فرقے شائع ہو گئے تہے امام نے اپنی ہمت کو اعلائے کلمۃ الدین مین مصروف فرمایا اور بنفس نفیس
کئی بار بصرہ کو تشریف لائے اور ایک ایک سال بلکہ اس سے زیادہ قیام فرما کے فرق مبتدعہ سے مناظرہ کرکے انکو پسپا کیا جس شخص نے سب سے
پہلے علم کلام کے روشن مسائل کو دلائل شرعیہ سے ثابت کیا وہ امام تہے فقہ اکبر امام کی افادات سے وہ رسالہ ہے جسکی روشنی سے نہ صرف مسلمانونکی
قلوب منور ہوئے بلکہ فرق مبتدعین نے اسکی بدولت طریق مستقیم کو بچشم سر دیکہہ لیا مجہے عرصہ سے یہ خیال تہا کہ اسکا ترجمہ کیجیے مگر اسوجہ سے
کہ اسکا نسخہ مرویہ ہاتہہ نہین آتا تہا میری دلکی یہ آرزو دلمین رہتی ہوئی چلی آئی اتفاقاً ایک نسخہ پرانا لکہا ہوا مجمع کمالات منبع خیر و
برکات جناب **مفتی محمد سعید شافعی** مدراسی دام فیوضہ کے کتب خانہ مین میری نظر سے گزرا جسے دیکہکر مین پہڑک اٹہا پہر اوسکی
نقل کرکے ترجمہ کیا تاکہ جن لوگونکو عربی کے سمجہنے کی پوری لیاقت نہین ہے وہ بہی امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ اکبر کا مطلب سمجہہ لین یہ فقہ اکبر
جو مشہور ہے اور جسکا نہ صرف ترجمہ شائع کیا گیا ہے بلکہ اکابر نے اسکی شروح لکہی ہین امام اعظم کی فقہ اکبر نہین ہے بلکہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف
بخاری کی تصنیف ہے چونکہ تصنیف و صاحب تصنیف کے نام اتفاق سے مشترک و متحد پائے گئے اور فقہ اکبر امام کمیابی کیوجہ سے اکابر کی نظر سے
نہین گزری تہے تو جسطرح پیاسا ریگستان کو دور سے پانی تصور کرتا ہے بعض اکابر نے سچ مچ فقہ اکبر امام خیال کر لیا اور بڑی شد و مد سے
اسکی شرح لکہی ملا کاتب چلپی کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون مین لکہتے ہین کہ ابو مطیع بلخی نے فقہ اکبر کی روایت خاص امام سے
کی اور اسکی شرح بہت سے علما نے لکہی منجملہ انکے محی الدین بن محمد بن بہاء الدین ہین جنکا انتقال ۹۵۶ھ مین ہوا اس شرح مین کلام و تصوف
دونون جمع کیے گئے ہین اور مسائل نہایت توضیح کے ساتہہ بیان کیے گئے ہین مولی الیاس بن ابراہیم سینوبی نے مفید شرح لکہی مولی احمد
بن محمد مغنیاوی نے شرح لکہی جو ۹۳۹ھ مین تمام ہوئی فقہ اکبر کے شروح سے ایک حکمت نبویہ ہے اس شرح کا مختصر کیا گیا ہے جسکا نام
مختصر حکمت نبویہ ہے اور اسکی شروح سے شرح حکیم اسحاق ہے ابو البقانی اسے نظم کیا ہے جسکا نام عقد الجوہر فی نظم الفقہ الاکبر ہے اور اسی ابراہیم بن
حسام الکرمیانی معروف بہ شریفی نے نظم کیا جو ۱۰۱۶ھ مین قضا کر گئے اور اسکی شرح مولانا علی قاری نے لکہی ہے جسکا نام منح الروض الازہر ہے
یہ بڑی شرح ہے اور شیخ اکمل الدین نے اسکی شرح لکہی ہے جسکا نام ارشاد ہے انتہی افسوس ہے کہ مولانا کاتب نے شروح کا حال تو لکہا مگر نفس
فقہ اکبر کی تنقید نہ کی بلکہ اپنے معمول کے موافق فقہ اکبر کی ابتدا کا بہی جملہ تحریر نہ فرمایا جب فقہ اکبر مین اس قسم کا اشتباہ واقع ہے تو ضرور اس
مسئلہ کو مفصلاً بیان کرنا تہا اور یہ بہی بیان کرنا تہا کہ ابو مطیع بلخی نے کس فقہ اکبر کی روائت کی فقہ اکبر مشہور کی یا اس فقہ اکبر کی جسکا
ترجمہ لکہنے والا ہون فقہ اکبر مشہور مین تو بلخی کی روایت کہین درج نہین ہے حالانکہ فاضل ذہبی و علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ اکابر علماء کی
تحریرات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابو مطیع صاحب امام اعظم اور راوی فقہ اکبر کے تہے جب ابو مطیع سے فقہ اکبر مشہور کی روایت ثابت نہوی

تو یہی کہا جائیگا کہ یہ فقہ اکبر امام اعظم کی نہین ہی بلکہ کسی دوسری کی ہی جسے لوگون نے امام کیطرف منسوب کردیا ہی مین ایسا خیال کرتا ہون
کہ صاحب کشف الظنون کو فقہ اکبر مین جو اختلاف ہی اسکی کیفیت معلوم نہوئی نہین تو وہ ایسے ضروری امر کیطرف ضرور التفات کرتے
علامۂ محمد بن عبد الرسول برزنجی ثم المدنی الحسینی الموسوی کو اصل نسخہ فقہ اکبر کا ملاوہ کتاب سداد الدین وسداد الدین فی
اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین مین لکھتی ہین کہ علامۂ ابن حجر نے اپنی فتاوی مین کہا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح سی جو یہ بات نقل کیجاتی ہی کہ امام
نے فقہ اکبر مین یون کہا کہ والدین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر پر مری یہ مردود ہی اسلیے کہ جو نسخے فقہ اکبر کے ایسی ہین جن پر اعتماد ہی انمین
یہ نہین ہی اور جس نسخے مین یہ لکھا ہی وہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی تصنیف
نہین ہی انتہی برزنجی کہتی ہین کہ مجھی فقہ اکبر امام اعظم کا ایک صحیح نسخہ ملا جسکی روایت ابو مطیع تک پہونچتی ہی روایت کیا اوسی یحیی بن مطرف
نے ابی صالح محمد بن حسین سے انہون نے ابی سعید سعدان بن محمد البستی جرمقی سی انہون نے ابی الحسن علی بن احمد بن مروان فارسی
فقیہ سے انہون نے ابی بکر بصیر بن یحیی سی انہون نے کہا مین نے سنا ابا مطیع حکم بن عبد اللہ کو وہ کہتی تہی کہ مین نے سوال کیا ابو حنیفہ کو
فقہ اکبر سے امام نے فرمایا الخ یہ صحیح نسخہ صفر سنہ ۱۰۵۶ ہجری کا لکھا ہوا تہا جو حفاظ وعلما کی نظر سے گذرا تہا بحمد اللہ اسکی سند مجھی متصلا ملی وہ
فقہ اکبر دوسری ہی اور یہ فقہ اکبر جو مشہور ہی امام ابو حنیفہ کی نہین ہی اشتباہ واقع ہونیکی وجہ یہ ہی کہ دونون تالیف اور دونون مولفین
کا نام ایک تہا یعنی دونون تالیف کا نام فقہ اکبر تہا اور دونون مولف کا نام ابو حنیفہ اور علما کو بخاری کا نسخہ ملا امام کی فقہ اکبر نہ ملی امام
کی شہرت کیوجہ سی لوگون نے یہ خیال کیا کہ یہ نسخہ مشہورہ امام کا ہی برزنجی لکھتے ہین کہ علی بن محمد قاری ہروی سے جو متاخرین حنفیہ سے
ہین یہ تعجب ہی کہ انہون نے فقہ اکبر مشہور کی شرح یہ سمجہ کے لکھی کہ یہ امام اعظم کی تصنیف ہی انتہی یہانتک تو صاحب کشف الظنون نے صحیح لکھا
کہ فقہ اکبر کی روایت امام سے ابو مطیع بلخی نے کی مگر غلطی یہ ہوئی کہ یہ خیال نہ کیا کہ کس فقہ اکبر کے اور فقہ اکبر مشہور مین ابو مطیع کی روایت
کہان درج ہی فقہ اکبر مشہور کے اول مین جو قال الامام قدوۃ الانام ابو حنیفۃ الکوفی رح درج ہی ممکن ہی کہ اس سے یہ مراد ہو کہ توحید کے باب مین
جو لکہا گیا یہ مسالک امام کا ہی اس سے خواہ مخواہ یہ ظاہر نہین ہوتا کہ یہ کتاب امام کی تصنیف ہی خصوصًا جب ابو مطیع کی روایت سی مروی نہو
یا کسینے امام کی فقہ اکبر خیال کرکے یہ عبارت بڑہائی ہو صاحب کشف الظنون نے یہ بہی خیال نہ کیا کہ شروح جو لکھی گئی ہین سب کے سب
سنہ ۹۰۰ کے بعد لکھی گئی ہین اگر فقہ اکبر مشہور امام کی ہوتی تو اکابر حنفیہ متقدمین مثلًا طحاوی وکرخی وابو اللیث سمرقندی اسکی شرح لکھنے کیطرف
توجہ فرماتی معلوم ہوتا ہی کہ ابو حنیفہ بخاری نے اسی مائۃ مین یہ فقہ اکبر مشہور تصنیف کی جو ترادف وتوارد علمین سے دست بدست ہو گئی اور علما کو
دہوکا ہو گیا چونکہ بخاری کی کنیت ابو حنیفہ تہی تو یہ بہی عجب نہین کہ اسنے قصدًا اپنی تصنیف کا نام فقہ اکبر رکہا ہو تاکہ لوگونکو دہوکہ ہو اور یہ
کتاب توارد علمین سی مشہور ومتداول ہو جاوی چنانچہ ایسا ہی ہوا جو شخص ان دونون کتابون کو مطالعہ کریگا وہ بادی النظر مین کہہ سکتا ہی
کہ فقہ اکبر مشہور امام کی تصنیف نہین ہی اسلیے کہ اس تصنیف کا طور متون رائجہ کا ہی خیر القرون مین اس قسم کی تصنیف کا طریقہ نہتہا یہ طریقہ
متاخرین علما کا نکالا ہوا ہی جیسے ابن حاجب نصیر الدین طوسی تفتازانی دوانی وغیرہ وغیرہ البتہ اگلی زمانہ مین بطور حدثنا حدثنا لکہا کرتے
تہی اور ہر روایت کو مروی عنہ تک پہونچاتی تھے یہ بات اگر پائی جاتی ہی تو اس فقہ اکبر مین جسکا نام عنقا کیطرح سنا کرتے تہی اور جسکو مین نے شائع

صاحب کشف الظنون کی خطا

کیا چاہتا ہون برزنجی کی تحریر نہایت درست ہی سو اس کی مجھے یہ بھی کہنا ہی کہ جب امام خوارج وغیرہ کو کافر کہنے مین پھونک پھونک کر قدم رکھتے
تہی امام کی شان سی یہ بعید ہی کہ بعید ہرک یہ تحریر فرماوین کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر پر مری گو ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین
اس انکار پر سختی سے برتاؤ کیا ہی اور یہانتک لکہا ہی کہ یہ انکار ایسا ہی جیسے کوئی رافضی یہ کہی کہ ہم اُس مصحف سی بیزار ہین جسمین صدیق اکبرؓ
کی تعریف ہی مگر اس قسم کی باتین اُسوقت قابل قبول ہو سکتی تہین جب ملا علی قاری کسی مقام پر یہ ثابت کیا ہوتا کہ فقہ اکبر مشہور امام کی
تصنیف ہی جب اسی وہ ثابت نہ کر سکی یا اسکی اثبات کیطرف اُنہون نے توجہ نہ کی تو پہر اس قسم کا تشدد قابل لحاظ نہین دیکھئی یہ عبارت جسکا
انکار چلا آتا ہی امام اعظم کی فقہ اکبر مرویہ مین نہین ہی غرض چند امور ایسے ہین جنسے ہم اپنی دعوی کو ثابت کر سکتے ہین **پہلا امر** فقہ اکبر کی
روایت ابو مطیع سی ہی اور ابو مطیع کی روایت سی فقہ اکبر مشہور مروی نہین ہی بلکہ یہی فقہ اکبر مروی ہی جسکا ترجمہ کرتا ہون **دوسرا امر**
ابن تیمیہ حنبلی نے حمویہ مین فقہ اکبر امام کی جو کیفیت لکہی ہی وہ فقہ اکبر مشہور پر بالکل منطبق نہین ہوتی بلکہ فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی ہی
اس فقہ اکبر کی نسبت ابن تیمیہ لکہتی ہین کہ یہ وہ فقہ اکبر ہی جو اصحاب ابو حنیفہ کی نزدیک مشہور ہی اور جسکو اصحاب ابو حنیفہ نے بالاسناد ابی مطیع
حکم بن عبد اللہ سی روایت کیا ہی جب نہایت تفصیل کے ساتہہ فقہ اکبر کی کیفیت بیان کیگئی ہو اور وہ صرف فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی
ہو اور فقہ اکبر مشہور سی وہ بالکل متضاد ہو تو فقہ اکبر مشہور کی نسبت ہرگز یہ نہین کہا جا سکتا کہ امام کی تصنیف ہی بلکہ اسکی نسبت یہی
کہا جائیگا کہ دوسرے کی تصنیف ہی اور اس مقام پر فاضل برزنجی و علامہ ابن حجر مکی کا کلام ضرور ماننا ہوگا کہ وہ ابو حنیفہ بن یوسف بخاری
کی تصنیف ہی ابن تیمیہ حنبلی نے اگرچہ فقہ اکبر کی کیفیت لکہنی مین اختصار کو دخل دیا ہی مگر جو کچہہ لکہا ہی اُس سے ہمارا مدعا بخوبی ثابت
ہوتا ہی وہ لکہتی ہین کہ کہا ابی مطیع نے کہ سوال کیا مین نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کو فقہ اکبر سے پس کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین کافر کہتے ہم کسیکو
گناہ کی ارتکاب سی اور نہ اُسی دائرہ ایمان سی خارج سمجھتی ہم نیک کام کرنیکا حکم کرتے ہین اور بُری کام سے منع کرتے ہین اور ہم جانتی ہین کہ جو چیز
تقدیر مین پہونچنی والی ہی تمکو کبھی فروگذاشت نہوگی اور جو شی کہ فروگزاشت ہونیوالی ہی وہ تمکو کبھی نہ پہونچیگی اور چاہئی کہ ہم چہوڑدین مقدمہ
علی کرم اللہ وجہہ و عثمانؓ کا اللہ تعالی کیطرف اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دین مین فقہ بہتر ہی معرفت سی اور سمجہنا آدمی کا کہ کسطرح
اپنی رب کی بندگی کری بہت بڑی عالم ہونیسے بہتر ہی کہا ابو مطیع نے کہ مجکو خبر دیجئے افضل فقہ سے کہا سیکہنا آدمی کا ایمان اور مسئلہ شریعت کو اور
سنت اور اختلاف ائمہ کو اور ذکر کیے ابو حنیفہ رح نے مسائل ایمان کی پہر ذکر کیے مسئلے قدر کو اور قدریہ کا رد ایسی کلام کے ساتہہ مذکور کیا کہ یہ
محل اُسکی بیان کا نہین ہی پہر کہا ابو مطیع نے کہ ایسی شخص سے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جو اچھی کام کا حکم کری اور بری کام سے منع کری
اور بہت آدمی اُسکی تابع ہون پہر وہ جماعت سے نکلجاوی آیا آپ یہ امر جائز رکہتی ہین کہا ابو حنیفہ رح نے کہ مین اسی جائز نہین رکھتا ہون
کہا مین نے کیون نہین جائز رکہتی ۔ حالانکہ اللہ تعالی اور اُسکی رسول نے امر معروف و نہی منکر کا حکم کیا ہی اور حالانکہ وہ فرض
واجب ہی فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ سچ ہی لیکن انکا فساد انکی نیکی سے زیادہ ہی اسلیے کہ وہ خونریزی کرتے ہین اور حلال کو حرام جانتے ہین اسکے
بعد ابو مطیع نے خارجیون و باغیون کا مسئلہ پوچہا پہر الرحمن علی العرش استوی کی توجیہ پوچھی جسکا جواب امام نے دیا ۔ غرض ابن تیمیہؒ
کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہی فقہ اکبر مرویہ منسوب الی الامام ہی اسلیے کہ جو مضمون ابن تیمیہ نے لکہا ہی وہ صرف فقہ اکبر مرویہ

اثبات فقہ اکبر مرویہ کے دلائل

مین پایا جاتا ہی فقہ اکبر مشہور نہ ابو مطیع سی مروی ہی نہ اُسکا یہ مضمون ہی جیسے ابن تیمیہ نی بیان کیا البتہ استوا کی باب مین جو عبارت ابن
تیمیہ نے تحریر کی ہی وہ نسخہ صحیحہ فقہ اکبر مرویہ مین نہین پائی جاتی ہی اور جو عبارت دوسرے نسخے مین پائی جاتی ہی اُسکا مطلب ابن تیمیہ نے نہین سمجھا
تیسرا امر شارح عقیدہ طحاوی نی لکہا ہے روی عن ابی مطیع البلخی انہ سأل ابا حنیفۃ عمن قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقد کفر **چوتھا امر** شیخ امام
عبد السلام نے کتاب حل الرموز مین اس قول کو امام کے طرف منسوب کیا ہی ان دونون افاضل کی شہادت سے بہی ظاہر ہوتا ہی کہ فقہ اکبر مرویہ
امام کی ہی اسلیے کہ فقہ اکبر مشہور مین یہ عبارت نہین پائی جاتی **پانچوان امر** شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہراوی نے اسی
فقہ اکبر مرویہ سی روایت کی چنانچہ ابن تیمیہ نی حمویہ مین لکہا ہی **چھٹا امر** حافظ ذہبی کتاب مسئلہ علو مین لکہتے ہین روی
ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی فی الفقہ الاکبر قال من لم یقر ان اللہ علی العرش فقد کفر
لان اللہ یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات فقلت انہ یقول علی
العرش استوی ولکن لا یدری العرش فی السماء أم فی الارض فقال اذا انکر انہ فی السماء فقد کفر
ساتوان امر ابن قدامہ مقدسی حنبلی اپنے رسالہ مین جو اثبات صفت علو مین تحریر کیا ہی لکہتے ہین ذکر عن ابی حنیفۃ انہ قال
فی کتاب الفقہ الاکبر من انکر ان اللہ تعالی فی السماء فقد کفر **آٹھوان امر** ابن قیم نونیہ مین استوا کی عبارت فقہ اکبر سی روایت
کرتے ہین **نوان امر** مولوی محمد فاخر الہ آبادی لکہتے ہین وقال الامام نفسہ فی الفقہ الاکبر من قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض کفر
اگرچہ بحث استوا مین جسقدر عبارات نقل کیجاتی ہین آپسمین مختلف ہین اور وہ فقہ اکبر نسخہ قدیمہ معتمدہ مین نہین پائی جاتی ہین مگر نسخہ مرویہ کے
نئی نسخہ مین اس باب مین ایک عبارت پائی جاتی ہی جسے ہم حاشیہ پر اسوجہ سی کہ نسخہ معتمدہ عتیقہ مین نہین ہی تحریر کرینگے اس نسخہ جدیدہ کے
اول مین لکہا ہی حدثنا الشیخ ابو الفضل عبد المومن محمد بن احمد بن عیسی ... قال سمعت ابا مطیع الحکم بن عبد اللہ
قال سألت ابا حنیفۃ الخ اس نسخہ مین باقی سند محذوف ہی معلوم ہوتا ہی کہ نسخہ مرویہ مین کسینے یہ عبارت بڑہادی ہی جسے اکابر
علما نے نقل کی مگر نسخہ قدیم محفوظ چلا آیا اور اس نسخہ سی جو نقلین ہوئین وہ بہی اس زیادتی سے محفوظ رہین مولوی صدیق حسن ساکن بہوپال
رسالہ انتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت جو امام کیطرف منسوب ہی بعض نسخ فقہ اکبر مین نہین ہی بعض مین پائی جاتی ہی
مولوی صاحب تائید تحقیق مین اپنا خیال یون ظاہر کرتے ہین کہ حافظ ابن قیم و مولوی زائر نے اسے امام کیطرف منسوب کیا ہی شاید نسخہ فقہ اکبر سی
اس عبارت کو اسی شخص نے نکالدیا ہی جسکا یہ عقیدہ نہین ہی ہم کہتے ہین کہ ابن قیم نے اس باب مین اپنی استاد کی پیروی کی ہی اور یہ بہی
ممکن ہی کہ کسی عرشی نے یہ عبارت جو نسخہ عتیقہ مین نہین پائی جاتی بڑہادی ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **دسوان امر** علامہ
قونوی فرماتے ہین قد ذکر ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی الفقہ الاکبر ان ابا حنیفۃ سئل من الخوارج المحکمۃ فقالوا هم
اخبث الخوارج فقیل انکفرهم فقال لا ولکن تقاتلهم علی ما قاتلهم الائمۃ من اهل الخیر کعلی ابن ابی طالب
وعمر بن عبد العزیز یہ عبارت نسخہ قدیمہ مرویہ مین موجود ہی علی ہذا علامہ قونوی فقہ اکبر سے نقل کرتے ہین کہ امام سے پوچہا گیا ما بال
اقوام یقولون بدخول المومن فی النار امام نے جواب مین فرمایا لا یدخل النار الا کل مومن فقیل لہ فالکافر فقال هم مومنون یومئذ یہ عبارت بہی

نسخہ قدیمہ مرویہ مین پائی جاتی ہی افسوس ہی کہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مشہور مین ان عبارتونکا انکار کرتے ہین اور لکھتی ہین کہ مین نے یہ
عبارت نسخہ مصححہ مشتہرہ مین نہین پائی انتہی اسکی وجہ یہ ہی کہ ملا علی قاری نے اسی فقہ اکبر مشہور کو نسخہ مصححہ خیال کیا اور فقہ اکبر کے جانچنے کی جستجو
معلوم ہوتا کہ فقہ اکبر شہور فقہ اکبر مرویہ نہین ہی اگر فقہ اکبر مرویہ کا کوئی نسخہ ملا علی قاری کو ملجاتا تو وہ اس غلطی مین نہ پڑتے مگر کیا کیجے مجبوری تہی اونکو صرف
فقہ اکبر مشہور کا نسخہ ہاتہہ آیا پہر علمانے اسکی جس عبارت کا انکار کیا علی قاری نے اوس انکار پر جرح کی اور جو عبارت علما دمتقدمین نے فقہ اکبر مرویہ سے
لکہی اور اوسی علی قاری نے فقہ اکبر مشہور مین نہ پایا تو اوس عبارت کا انکار کیا اگر اونکو فقہ اکبر مرویہ کا نسخہ صحیحہ اوس طرح سے ملتا جسطرح اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے ہمکو ملا ہی تو وہ اس فقہ اکبر مرویہ کو اوسیطرح ابو مطیع کا نسخہ مرویہ کہتے جسطرح ہم اسکے قائل ہین اور اونکو والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مین خلاف مذہب منصور لکہنے کے زحمت اوٹہانی نہ پڑتی اور جو عبارت قونوی نے لکہی اوسکے انکار کی ضرورت داعی نہوتی **گیارہوان**
امر علامہ ابن حجر مکی اپنے فتاوی مین فقہ اکبر مشہور کو ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف تحریر کرتے ہین اور فقہ اکبر مرویہ کو قابل اعتماد خیال
کرتے ہین جسمین عبارت مشہورہ درباب کفر والدین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم درج نہین **بارہوان امر** علامہ محمد بن عبد الرسول
برزنجی نے فقہ اکبر مرویہ کو پایا اور اوسکے متصلا سند حاصل کی چنانچہ سند اوالدین سے قبل ازین نقل کیگئی ہے **تیرہوان امر** علامہ
علی افندی شہیر بہ داغستانی رسالہ اثبات النجات والایمان لوالدی سید الاکوان مین فقہ اکبر مشہور کی عبارت مشہورہ والدا رسول اللہ الخ
لکہکے تحریر فرماتے ہین کہ اس کتاب کی نسبت امام اعظم کی طرف ثابت نہین ہی چنانچہ بعض علمانے لکہا ہی امام کے زمانے مین تصانیف کا
رواج نہتا ایک بات یہ بہی ہی کہ اس رسالہ فقہ اکبر مشہور مین صرف ایسے مسائل اعتقادیہ لکہے گئے ہین جو اہم مہمات سے خیال کیے جاتے ہین اور یہ
مسئلہ اوس قسم کا نہین ہے جسپر اعتقاد واجب سمجہا جاوے **چودہوان امر** طحطاوی حاشیہ درمختار مین ہی کہ فقہ اکبر مین جو یہ ہی کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کفر پر مرے یہ امام پر افترا ہی اسپر دلیل یہ ہی کہ یہ عبارت ایسے نسخون مین نہین ہی جنپر اعتماد ہی ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکہا ہے
کہ جس نسخہ مین یہ عبارت موجود ہی وہ ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کا تصنیف ہی امام کا تصنیف نہین ہی انتہی بہرحال اس امر کا ضرور خیال
رکہنا چاہئے کہ فقہ اکبر مشہور کی نسبت علمای محدثین وفقہا نے اس امر کا انکار کیا ہی کہ یہ امام کی تصنیف ہی اور فقہ اکبر مرویہ کی نسبت اس
قسم کا انکار کسی سے مروی نہین ہی بلکہ متقدمین فقہا ومحدثین نے جو عبارت نقل کی ہی اسی فقہ اکبر مرویہ سے فقہ اکبر مشہور سے کسی نے نقل نہین
کی ہی اور متقدمین ایسی حالت مین کوئی عبارت کیونکر نقل کرتے جب یہ رسالہ مشہور محمد بن یوسف کا تصنیف ہی جو علمای متاخرین سے تہے
اور واقع مین یہ رسالہ مرویہ نہین ہی البتہ علمانے ابو مطیع کی نسبت جرح کی ہی جو امر آخر ہی اور جسکا ذکر آئیگا مگر اسکے ساتہہ اس امر پر
اتفاق ہی کہ ابو مطیع راوی فقہ اکبر ہین حافظ ذہبی باوجودیکہ ابو مطیع پر جرح کرتے ہین مگر کتاب العلو مین عبارت اسی فقہ اکبر کی نقل کرتے
ہین جسے وہ ابو مطیع کے مرویہ خیال کرتے ہین چونکہ صاحب کشف الظنون یا ملا علی قاری کو نسخہ مرویہ نہین ملا اور اسی وجہ سے اونہون نے
فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر مرویہ خیال کیا تو ان دونون علما پر کوئی اعتراض عائد نہین ہوسکتا اسلیے کہ یہ ایک مجبوری کا امر تہا ان لوگون نے
نسخہ مرویہ کو پاکر اوس سے انکار تو کیا نہین البتہ ملا علی قاری نے بعض عبارات کا انکار اس وجہ سے کیا کہ نسخہ مشہورہ مین جو اونکی
نزدیک معتمد علیہا تہا وہ عبارت پائی نہ گئی اور اسوجہ سے اونہون نے اسکا انتساب امام کیطرف غلط خیال کیا ایسی صورت مین اگر وہ

اس عبارت کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے اونکو کیا معلوم کہ اصل نسخہ مرویہ دوسرا ہی جو میری پیش نظر نہین ہی جب اکابر محدثین و فقہا فقہ اکبر کو ابو مطیع کے
مرویات سے خیال کرتے چلے آتے ہین اور اوسکی عبارت استناداً نقل کیا کرتے ہین تو صرف اسوجہ سی کہ بعض علما نے غلطی سے فقہ اکبر مشہور کو
فقہ اکبر امام تصور کیا یا اوسکی شرح لکہی تو اوس سی فقہ اکبر مرویہ کا انکار نہین ہوسکتا اور نہ فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر مرویہ ہوسکتی ہی جبتک یہ ثابت نہ کیا جاوے
کہ یہی فقہ اکبر مشہور ابو مطیع سے مروی ہی حالانکہ کسی شخص نے اسکا دعوی نہین کیا یہان تک کہ ملا علی قاری نے بہی نہین لکہا یہ تو ایسا دعوی ہے
جسکا اثبات نہایت دشوار ہی کوئی شخص میرے سامنے حفاظ محدثین و فقہاء متقدمین کی کتب و اسفار مین ایسی عبارت منقولہ فقہ اکبر کی نہین
دکہا سکتا جو فقہ اکبر مشہور مین ہی جب کوئی شخص کوئی عبارت دکہاویگا تو ہم اسکو فقہ اکبر مرویہ کے نسخہ عتیقہ یا جدیدہ مین دکہا دینگے گو ان دونون
نسخون مین زیادہ فرق نہین ہی البتہ نسخہ جدیدہ مرویہ کی بحث استوا مین ایک عبارت ایسی بڑہائی گئی ہی جو نسخہ عتیقہ معتمد علیہا مین نہین پائی
جاتی ایسی صورت مین یہی کہا جاویگا کہ فقہ اکبر مشہور جسکا انکار چلا آتا ہی ہرگز امام سی مروی نہین ہی فقہ اکبر مرویہ وہی ہی جسکی عبارت منقول
ہوتی چلی آتی ہی اور جو ابو مطیع سے مروی ہی مختصر یہ ہی کہ فقہ اکبر مرویہ ابو مطیع کو بڑے بڑے علما نے فقہ اکبر امام کہا ہی جیسے ابن تیمیہ حنبلی و ذہبی
و ابن قیم و ابن حجر مکی و شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہراوی و ابن ابی حاتم و قونوی و ابن ابی قدامہ مقدسی حنبلی و شارح عقائد طحاوی
و امام ابن عبد السلام محمد بن عبد الرسول برزنجی و داغستانی طحطاوی محشی درمختار اور صاحب کشف الظنون نے اگرچہ بظاہر دہوکہ کہا کے
فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر امام خیال کیا ہی مگر جب اونہون نے یہ تسلیم کیا ہی کہ فقہ اکبر ابو مطیع سی مروی ہی تو چار ناچار یہی کہنا ہوگا کہ انکی نزدیک یہی فقہ اکبر
مرویہ فقہ اکبر امام ہی اس مقام پر ہم امام اعظم و ابراہیم نخعے و حماد بن سلیمان و ابن مطیع کا ترجمہ لکہا چاہتے ہین امام کا ترجمہ بلحاظ اونکی وقعت
شان کے نہایت بسیط ہی کتب رجال و تواریخ و طبقات امام کے حالات سی مالامال ہین سوا اسکے حفاظ اکابر محدثین و فقہا و علما نے امام کے
مناقب جمیلہ مین اسقدر رسالے لکہے ہین کہ شاید کسیکی مدح مین اسقدر نہ لکہے گئے صاحب کشف الظنون نے اگرچہ اکثر رسائل کے نام لکہے ہین لیکن
میرا خیال یہ ہی کہ ہنوز ایسے رسائل موجود ہین جنکا ذکر کشف الظنون سی رہگیا ہی جب امام کے ترجمے کی یہ کیفیت ہی تو میرے کیا مجال ہی کہ امام کا
ایسا ترجمہ لکہون جسمین امام کے پوری حالات درج ہون خصوصاً جب حفاظ محدثین سے اپنے رسائل مین اس قسم کا دعوی نہوسکا ایسی
صورت مین تیمناً و تبرکاً مختصر طور پر تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ حافظ جلال الدین سیوطی و عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان
محمد شامی دمشقی ثم المصری و خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان ابن حجر مکی و عبر باخبار من غبر حافظ ذہبی و تاریخ یافعی
و رجال مشکوۃ ولی الدین خطیب وغیرہ سی امام کا ترجمہ لکہا چاہتا ہون امام کی بشارت احادیث سی پائی جاتی ہی بخاری و مسلم و ابو نعیم نے
ابو ہریرہ سے اور شیرازی و طبرانی نے قیس بن سعد بن عبادہ سی اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیے ہی کہ آپنے فرمایا لو کان العلم
عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس شیرازی و ابو نعیم کی عبارت یہ ہے لو کان العلم معلقا عند الثریا طبرانی کا لفظ قیس سے یون ہی لا تنالہ العرب لتناولہ
رجال من ابناء فارس مسلم کا یہ لفظ ہی لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ یہ اصل صحیح معتمد علیہ ہے
جس سی بشارت ابی حنیفہ کی اور اونکی فضیلت تامہ ظاہر ہوتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہی کہ آپنے فرمایا ترفع زینۃ الدنیا
سنۃ خمسین و مائۃ یعنے دنیا کی زینت سنہ ۱۵۰ مین اوٹہ جائیگی علامہ شمس الدین کردری فرماتے ہین کہ یہ حدیث ابو حنیفہ پر محمول ہی اسلیے کہ

امام کا ترجمہ

امام کی نسبت بشارات

امام کا انتقال اسی سنہ مین ہوا بعض کہتے ہین امام کے آبا کابلی تہے بعض کہتے ہین اہل انبار سے بعض کہتے ہین ترمذی تہے امام کا لقب نعمان ہے
ابو حنیفہ کنیت ہے حنیف کے معنی میل ہین امام دین حق کیطرف مائل تہے اونکے باپ کا نام ثابت ہے ثابت جب چہوٹے تہے جناب امیر علیہ السلام کے
عالیخدمت مین لائے گئے جناب امیر نے ثابت اور اونکی ذریت کے لیے برکت کی دعا فرمائی امام کی تاریخ ولادت مین اختلاف ہے اکثر کا قول
یہ ہے کہ ۸۰ھ مین پیدا ہوئے بعض کہتے ہین ۶۱ھ ہجری مین امام متوسط اندام خوبصورت خوش تقریر خوش آواز خوش پوشاک تہے اور جس امر
پر متوجہ ہوتے تہے اچہی دلیل سے ثابت کرتے تہے امام کے فضائل سے ایک اعلی درجہ کی فضیلت یہہ ہے کہ امام تابعی تہے خطیب و ابن سعد و دار قطنے
و مزی و نووی و ولی عراقی و سیوطی و یافعی کا یہ مسلک ہے کہ امام طبقہ تابعین سے تہے امام نے انس کو دیکہا تہا لیکن روایت ثابت نہوئی ذہبی کہتے
ہین کہ بچپن مین امام نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا اور اکثر محدثین کا یہ قول ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جسنے صحابہ کو دیکہا ہے اگرچہ صحبت نہو فتاوے
شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی مین ہے کہ امام نے جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ مین تہے امام طبقۂ تابعین سے تہے یہ رتبہ امام کے معاصرین سے کسیکو نصیب
نہوا جیسے اوزاعی شام مین حماد بصرہ مین ثوری کوفہ مین مالک مدینہ مین لیث بن سعد مصر مین انتہی بہر امام اعیان تابعین سے ہوئے
اور مصداق وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ بعض علما فرماتے ہین کہ انس کے سوا امام نے متعدد صحابہ سے سماعت کی جنکے نام
نامی یہ ہین عمرو بن حریث اسپر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ ۸۵ھ مین اونکا انتقال ہوا جب امام پانچ سال کے تہے اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور محدثین کا مسلک
یہ ہے کہ جب لڑکے مین تمیز کی قوت آجاوے تو سماع صحیح ہے گو وہ پنجسالہ کیون نہو عبد اللہ بن ابی اوفی اسپر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ وہ ۸۵ھ یا ۸۶ھ
مین مرے ہین جب امام چہوٹے تہے اسکا جواب ابہی گزرا واثلہ بن الاسقع جنکا انتقال ۸۳ھ یا ۸۵ھ مین ہوا ابو طفیل عامر بن واثلہ ان کا
انتقال ۱۱۰ھ مین ہوا سہل بن سعد یہ ۸۸ھ مین مرے بعض کہتے ہین کہ اسکے بعد سائب بن خلاد بن سوید انکی وفات ۹۱ھ مین ہے سائب
بن یزید بن سعید یہ ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۴ھ ہجری مین مرے عبد اللہ بن بصرہ یہ ۹۶ھ مین مرے محمود بن الربیع یہ ۹۹ھ مین مرے فاضل عینے
نے امام کے سماعت صحابہ سے ثابت کی ہے گو اسپر کوئی شبہہ پیش کیا جاوے مگر محدثین کا قاعدہ یہہ ہے کہ راوی اتصال کا راوی ارسال و انقطاع
پر مقدم خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ اسمین علم کی زیادتی ہے ملا علی قاری نے سند الانام شرح مسند الامام مین اسکی تصحیح کی ہے امام کے اصحاب سے منقول ہے
کہ امام کو جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی بلکہ خود امام نے خلیفہ سے اسکا ذکر کیا تہا چنانچہ لکہا جائیگا ایسے امور کے انکار سے
جماعت محدثین کا انکار و تخطیہ لازم آتا ہے یافعی کہتے ہین کہ امام نے چار صحابہ کو پایا انس بن مالک کو بصرہ مین عبد اللہ بن ابی اوفی کو کوفہ
مین سہل بن سعد ساعدی کو مدینہ مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ کو مکہ مین بعض اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ کسی صحابہ سے ملاقات و روایت ثابت
نہین اصحاب ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی لیکن نقاد کے نزدیک یہ امر ثابت نہوا تاریخ مین جو اصحاب ابو حنیفہ
کی عبارت واقع ہے اوس سے اونکے اجلہ اصحاب خیال کرنا چاہیئے تاریخ کا اسقدر لکہنا سند کے لیے کافی خیال کیا جاتا ہے خطیب تاریخ بغداد
مین لکہتے ہین کہ امام نے انس بن مالک کو دیکہا و عطا بن رباح و ابا اسحق سبیعے و محارب بن دثار و ہیثم بن حبیب صواف و قیس بن مسلم و
محمد بن المنکدر و نافع مولی بن عمر و ہشام بن عروہ و یزید و سماک بن حرب و علقمہ بن یزید و عطیۃ العوفی و عبد العزیز بن رفیع و عبد الکریم ابا امیہ
وغیرہ سے سنا اور امام سے ابن یحیے حمانی و ہشیم بن بشیر و عباد بن عوام و عبد اللہ بن المبارک و وکیع بن الجراح و یزید بن ہارون

وعلی بن عاصم ویحیی بن نضر وقاضی ابو یوسف ومحمد بن حسن وعمرو بن محمد عنقری وہوزہ بن خلیفہ وابو عبد الرحمن مصری وعبد الرحمن بن ہمام وغیرہ نے
امام ابو حفص کبیر کہتے ہیں کہ امام کے چار ہزار مشائخ تھے بعض کہتے ہیں کہ چار ہزار مشائخ صرف تابعین سے تھے دوسرے مشائخ کا کیا ٹھکانا ہے اون مشائخ
سے لیث بن سعد و مالک ابن انس تھے امام کے تلامذہ کا حصر نہیں ہو سکتا ہے بعض ائمہ کا قول ہے کہ مثل امام کے کسیکے اصحاب و تلامذہ نہ تھے اور جسقدر
اصحاب ابو حنیفہ سے تفسیر احادیث مشتبہہ و مسائل مستنبطہ و نوازل و قضا و احکام میں لوگونکو نفع پہونچا کسیکے اصحاب سے اسقدر نفع نہ ہوا بعض متاخرین
محدثین نے آٹھ سو تلامذہ کے اسما و انساب لکھے ہیں امام کی اوائل عمر میں اونکی تعلیم کا کوئی شخص متکفل نہتھا اسلیئے امام تجارت کرتے تھے پہر امام شعبی کے
ملاقات ہوئی امام نے تجارت چھوڑ دی اور تحصیل علم میں مصروف ہوئے پہلے علم کلام کیطرف متوجہ ہوئے اسمین کمال حاصل کیا فرق مبتدعہ سے مباحثہ کا
امام کو شوق تہا چونکہ بصرہ میں فرق ضالہ سے تقریباً بیس فرقے تھے امام بصرہ میں تشریف لائے یہان فرقہ ضالہ سے مقابلہ فرماتے تھے کبھی امام کو
ایک سال یا زیادہ بصرہ میں رہنے کا اتفاق ہوتا تہا اسوقت امام علم کلام کو تمام علوم سے افضل خیال کرتے تھے پہر امام نے علم کلام کو چھوڑ دیا اور شرائع
و الواب فقہ کیطرف متوجہ ہوئے ایک عورت نے امام سے پوچھا کہ ایک مرد یہ چاہتا ہے کہ اپنی جورو کو طلاق سنت دے تو کیا کرے امام کو معلوم نہتا اور
عورت سے کہا کہ حماد سے پوچھ حماد جو کچھ جواب دیوین وہ مجھے بتا دیوے اوس عورت نے ایسا ہی کیا پہر امام نے حماد کی صحبت اختیار کی جو مسئلہ حماد فرماتے
تھے اوسکو یاد کرتے تھے اور اونکے سب شاگردونسے بحث کرتے تھے امام دس برس تک اونکی حلقہ میں صدر ہو کر بیٹھے اب یہ ارادہ کیا کہ اپنا حلقہ جدا کرین اسی
فکر میں ایک شب بیٹھے اور یہ مصمم ارادہ کیا اتفاقاً صبح ہوتے ہی حماد کو خبر آئی کہ اونکا ایسا عزیز مر گیا جسکا ولی و وارث سوا اونکے کوئی نہتا اونہون نے
امام کو اپنا خلیفہ کیا اور دو مہینے کے لیے چلے گئے اور جب وہ آئے تو امام نے اون سے ۶۰ مسئلے پوچھے حماد نے ۴۰ مسائل کے جواب موافق
امام کے دیئے اور ۲۰ کے جواب اونکے مخالف دیے جبسے امام نے یہ التزام کیا کہ مادام الحیات حماد کی صحبت میں رہین امام علم ادب و علوم آلیہ و علم تفسیر
حدیث میں ایک دریا تھے جسکے تھاہ نہین ملتی تھی چنانچہ علامہ زمخشری نے امام کی نظم آبدار کو ایک رسالہ مفرد میں جمع کیا ہے حافظ ایسے تھے کہ
رمضان میں ۶۰ ختم کرتے تھے اور ایک رکعت میں ایک ختم کرتے تھے امام ابو یوسف کہتے ہین کہ امام سے زیادہ حدیث کا مفسر مین نے نہین دیکھا
حدیث صحیح مجھسے اچھی طرح جانتے تھے جب حماد بن سلیمان مر گئے تو لوگ اونکے بیٹے کے پاس جمع ہوئے وہان نشر نحو کلام کا علم تہا اونکو چھوڑ کے موسی
بن کثیر کے پاس جمع ہوئے وہ بھی فقیہ نتھے جب وہ حج کو چلے گئے تو امام پر سب لوگ جمع ہوئے جب امام کے علم پر لوگون کو اطلاع ہوگئی تو امام ہی کے ہو رہے اور
سب کو لوگون نے چھوڑ دیا پہر امام کے ساتھ لوگونکا عقیدہ بڑہتا گیا اور امام کی جمعیت بڑہتی گئی اسکا بہت بڑا سبب یہ ہوا کہ امام نے خواب دیکھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودتے ہین اور آپکی ہڈیان اوسمین سے نکالکر اپنے سینہ پر رکھے ہین اور ہڈیون کو آپسمین اپنے اپنے جوڑ پر لگاتے
ہین امام اس خواب کو دیکھکر گہبرائے اور ابن سیرین کے پاس تعبیر کے لیے یہ خواب کہلا بہیجا ابن سیرین نے اسکی یہ تعبیر کی کہ جسنے اس خواب کو دیکھا ہے وہ سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکی تاویل کو اس طور پر ظاہر کریگا کہ اسکے پہلے کسینے ظاہر نہ کیا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ امام
اور اونکے اصحاب صاحب رائے ہین یعنے اپنی رائے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مقدم رکھتے ہیں بلکہ امام بطریق کثیرہ امام سے مروی ہے کہ
وہ پہلے قرآن شریف میں غور کرتے ہین اور اوسمین سے جہانتک ہو سکتا ہے مسئلہ نکالتے ہین اگر قرآن شریف مین نہ پایا گیا تو سنت اور حدیث
مین تلاش کرتے ہین جب اوسمین نہ ملا تو اصحاب کے اقوال کو دیکھتے ہین اوسمین اگر اختلاف پایا گیا اونکے اقوال سے جو اقرب کتاب و سنت کے

تلامذہ و اصحاب امام

امام کے علم و فضل کا بیان

امام کا خواب و تعبیر

قیاس کا بیان

ہون اوسپر عمل کرتے ہیں تابعی کا قول نہیں لیتے ہین بلکہ خود ہی اجتہاد کرتے ہین مزنی کہتے ہین کہ امام شافعی فرماتے ہین کہ سب لوگ امام ابو حنیفہ کے
فقہ مین عیال ہین چونکہ مذہب امام کے قیاسات بہت باریک ہین مزنی اسے زیادہ دیکہا بہالا کرتے تھے یہانتک کہ امام مزنی کے بہانجے ابو جعفر طحاوی
نے مذہب شافعی ترک کرکے مذہب حنفی کو قبول کیا حسن بن صالح کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ حدیث ناسخ و منسوخ کو بہت جانچتے تھے اہل کوفہ کے حدیث
کے بڑے جاننے والے تہے ایک شخص نے امام کے قیاس پر کہا کہ پہلے ابلیس نے قیاس کیا امام نے فرمایا کہ اس کلام کو اپنے محل پر تمنے نرکہا شیطان نے
اپنے قیاس سے خدائے تعالی کے حکم کے خلاف کیا اسلیے کافر ہوا اور ہمارا قیاس باتمام حکم آلہی ہے ہم قیاس کو کتاب و سنت و اقوال صحابہ و تابعین پر
عرض کرتے ہین اوس شخص نے غلطے کا اقرار کرکے توبہ کی مسعر بن کدام کہتے تہے کہ ہمکو کوفہ مین دو آدمیونکا حسد ہے ابو حنیفہ کا اونکی فقہ مین حسن بن صالح کا اونکی
زہد مین ابن حزم کہتے ہین کہ تمام اصحاب ابو حنیفہ نے اسپر اجماع کیا ہے کہ حدیث ضعیف اونکی نزدیک قیاس سے بہتر ہے امام کو ایسے لوگون پر جو امام کے بعد ہوئے
چند امور مین ترجیح ہے امام تابعین سے تہے اور تابعین کے زمانہ مین یہ فتوی دیتے تھے اور جب اعمش مکہ کو چلے امام سے مناسک حج لکہوا کر منگوائی اور کہا کہ
انسے بہتر کوئی عالم فرائض و نوافل مناسک کا نہین ہے ایک بار امام خلیفہ منصور کے پاس گئے عیسے بن موسی نے کہا اے امیر المومنین یہ آج عالم دنیا سے
ہین خلیفہ نے پوچہا کس سے علم حاصل کیا امام نے کہا اصحاب عمر و علی و ابن مسعود سے جنہون نے ان اجلہ صحابہ سے روائت کی امام نے اول فقہ کو مرتب کیا
اور سب سے پہلی کتاب فرائض و کتاب شروط مرتب کی مذہب حنفی پر ایسی خداداد قبولیت تہی کہ تہوڑی مدت مین یہ مذہب ہند و سندہ و ماوراء النہر مین پہیل گیا
امام کسب حلال سے آپ کہاتے تہے اور شاگردونکو کہلاتے تہے اور کسیکا انعام یا کسی سے خیرات قبول نکرتے تہے ذہبی یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہین کہ مین نے امام سے
بڑا متقی و عقلمند کسیکو نہ دیکہا کسینے امام مالک سے پوچہا کہ تمنے ابو حنیفہ کو دیکہا ہے کہا ہان دیکہا ہے وہ ایسے آدمی تہے کہ اگر یہ کہتے کہ یہ ستون سونیکا ہے
تو دلیل سے ثابت کر دیتے امام مالک امام کی ایسی قدر کرتے تہے کہ سفیان ثوری کی نہین کرتے تہے ابن عتبہ کہتے ہین کہ مین نے امام سا شخص نہ دیکہا
ابن عتبہ کہتے ہین کوفہ فقہ کی جگہہ ہے اصحاب ابو حنیفہ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے عبد اللہ بن مبارک کہتے ہین کہ امام افقہ الناس ہین مین نے
اونسے بڑا فقیہ نہ دیکہا عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اگر رای کی ضرورت ہو تو رائے مالک و سفیان و ابو حنیفہ لینی چاہیئے ابو حنیفہ انمین بڑے فقیہ اور
عقیل تہے اور ثوری انکو افقہ اہل الارض کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ابو حنیفہ کی مخالفت کرے اوسے چاہیئے کہ قدر مین اونسے اعلے ہو علم مین زیادہ ہو اور
ایسا ہونا دشوار ہے جب امام اور ثوری نے ساتھہ حج کیا ثوری امام کے پیچہے پیچہے چلتے تھے اور جب کوئی شخص ان لوگون سے سوال کرتا تو ثوری
چپ رہتے امام جواب دیا کرتے تہے اوزاعی کو جبتک امام کا حال معلوم نتہا انکے مخالف تہے جب حال معلوم ہوا تب اوزاعی نے ابن المبارک سے کہا کہ مین نے
انسے ناحق رشک کیا اور مین نے غلطے کی اور ابن جریج نے کہا کہ امام ابو حنیفہ فقیہ ہین اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یہ صاحب زہد و ورع ہین آخرت کو
دنیا پر قبول کیا ہے اور خطیب نے بعض آئمہ زہد سے روایت کی ہے کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ابو حنیفہ کیلیے پنجگانہ نماز کے ساتھہ دعا کرتے ہین کہ
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و فقہ کے حفاظت کیے ہے اور مکی بن ابراہیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ عالم تھے
اور یحیے بن سعد القطان کہتے ہین کہ انسے بہتر کسیکے رائے نہین ہے اسی سے فتوی مین اونکا قول لیتے تھے نضر بن شمیل نے کہا کہ فقہ سے سب لوگ
غافل تھے ابو حنیفہ نے سبکو بیدار کر دیا ابن المبارک کہتے ہین کہ مسعر بن کدام امام کی صحبت مین حاضر ہوتے تہے اور مستفید ہوتے تہے اور کہتے تھے
مین نے انسے بڑا فقیہ نہ پایا عیسے ابن یونس کہتے ہین اوس شخص کو سچا نہ جانو جو ابو حنیفہ کو برا کہتا ہو قسم خدا کی مین نے کسیکو اونسے افضل اور بڑا

فقیہ نہ پایا معمر کہتے ہین کہ مین نے کسی شخص کو ایسا نہ دیکھا جو ابو حنیفہ سے بہتر فقہ مین کلام کرتا ہو یا اونکی طرح قیاس کرتا ہو یا حدیث کی شرح
ابو حنیفہ سے اچھی کرتا ہو فضیل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے فقہ مین معروف تھے پرہیزگاری مین مشہور تھے بخشش مین معروف تھے دن رات
تعلیم مین صبور تھے بات کم کرتے تھے حلال وحرام مین حق پر جواب دیتے تھے بادشاہ کی صحبت سے بھاگتے پھرتے تھے اعمش سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا
اونہون نے کہا کہ نعمان بن ثابت اسکا اچھا جواب دین گے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اونکی علم مین برکت دیگئی ہی وکیع کہتے ہین کہ مین نے ابو حنیفہ سے
زیادہ کسیکو نہ پایا حافظ یحیے بن معین کہتے ہین کہ فقہا چار ہین ابو حنیفہ سفیان مالک اوزاعی یحیے بن معین کہتے ہین کہ میرے نزدیک قرات قرات
حمزہ کی ہی اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کی اوزاعی سے پوچھا گیا کہ آیا سفیان نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہی کہا ہان ابو حنیفہ ثقہ صدوق فقہ وحدیث مین
تھے اللہ تعالے کے دین مین مامون تھے ابن مبارک کہتے ہین کہ مین نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ ابو حنیفہ کے رکاب تھامے ہوئے تھے اور کہتے تھے واللہ مین نے
کسیکو نہ دیکھا کہ فقہ مین تم سے بہتر کلام کرتا ہو اور تم سے زیادہ حاضر جواب ہو اسوقت فقہا کے تم سردار ہو تمپر لوگ حسد سے کلام کرتے ہین شعبہ کہتے ہین
کہ واللہ ابو حنیفہ کا فہم بہت اچھا تہا جید الحفظ تہے یحیے بن معین سے لوگون نے امام کا حال پوچھا یحیے نے کہا کہ ثقہ تھے مین نے کسیکو نہین سنا کہ
اونکو ضعیف کہا ہو ابن عون کے نزدیک بعض لوگون نے ابو حنیفہ پر یہ طعن کیا کہ وہ ایک مسئلہ کو کہتے ہین پھر صبحکو اوس سے رجوع کرتے ہین ابن عون نے
کہا کہ یہ اونکی ورع کی دلیل ہی خطا سے صواب کیطرف رجوع کرتے ہین اگر ایسا نہو تا وہ اپنی خطا کی تائید کرتے حافظ عبد العزیز ابن ابی رواد کہتے ہین کہ
جو ابو حنیفہ سے محبت رکھی وہ سنی ہی جو اونسے عداوت رکھی مبتدع ہے حافظ محمد بن میمون نے کہا کہ ابو حنیفہ کے زمانہ مین اونسے بڑھکر کوئی شخص عالم
پرہیزگار زاہد واقف کار فقیہ نتہا ابراہیم بن معاویہ ضریر کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی محبت تمام سنت سے ہی اسد بن حکیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کے درپے
وہ شخص ہوگا جو جاہل مبتدع ہوگا ابو عاصم کہتے ہین کہ واللہ ابو حنیفہ میرے نزدیک ابن جریج سے زیادہ تر فقیہ ہین میری آنکھون نے ایسے شخص کو نہ
دیکھا جو ابو حنیفہ سے زیادہ قدرت فقہ پر رکھتا ہو داؤد طائی کے نزدیک امام کا ذکر ہوا تو کہا کہ وہ ستارہ تھے چلنے والے اونکے سبب سے راہ پاتے تھے اور
علم تھے جسے مومنین کے قلوب قبول کرتے تھے شریک قاضی نے کہا کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے دقیق النظر تھے علم وعمل وبحث مین لطیف الاستخراج تھے خلف بن
ایوب نے کہا کہ علم اللہ تعالی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر آیا پھر اونسے اونکی اصحاب کیطرف پھر اونسے تابعین کیطرف پھر اونسے ابو حنیفہ اور اون کے
اصحاب کیطرف جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناخوش ہو ذہبی کہتے ہین امام کے شب بیداری وعبادت وتہجد تواتر سے ثابت ہی تیس برس تک ایک
رکعت مین ختم قرآن کرتے رہے اور چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہتے رہے اور رات بھر ایسا روتے تھے کہ ہمسائے بھی اونپر رحم
کرتے تھے جس جگہہ پروہ مرے ہین وہان سات ہزار ختم قرآن کیے ہین اور ۴۵ برس نماز پنجگانہ ایک وضو سے پڑہی ہی ذہبی کہتے ہین کہ بشر بن ولید
امام ابی یوسف سے روایت کرتے ہین کہ ہم لوگ ایک روز امام کے ساتہ جاتے تھے ایک شخص نے دوسرے سے کہا یہ ابو حنیفہ ہین جو رات کو نہین سوتے
امام نے فرمایا یہ ایسی بات کرتا ہی جسے ہم نہین کرتے اوس روز سے شبکو بیدار رہتے اور تمام شب نماز ودعا وتضرع مین بسر کرتے ابو مطیع کہتے
ہین کہ جب مین کبھی رات کیوقت طواف کرنے گیا تو مین نے ابو حنیفہ وسفیان کو طواف کرتے دیکھا اور امام تعلیم کیطرف بہت متوجہ تھے
صبح کی نماز پڑہکر عصر تک اور عصر سے مغرب تک مغرب سے عشا تک لوگونکو پڑہایا کرتے تھے پھر جب لوگ چلے جاتے تھے تو مسجد مین صبح تک نماز مین بسر
کرتے تھے پھر گھر مین آتے تھے اور لباس بدلکر مسجد مین جاکر نماز صبح پڑہتے تھے اور ظہر کی نماز سے پہلے کچہ سو رہتے تھے امام مناظرہ مین کسیکو سخت کہتے

امام کا اجتہاد

امام کی عبادت

تھے کوئی سخت کہتا تو صبر کرتے تھے امام نے کبھی کسیکے غیبت نہ کی امام نہایت درجہ کے سخی و محتاط تھے انکے شریک نے تہان عیب دار بے اطلاع خریدار کے
بیچدیا امام نے کل مال صدقہ دیدیا جو ۳۰ ہزار درہم کا تہا کسی نے کہا کہ آپ صاحب عیال ہین عیال کی بہی کچہہ فکر کرنی چاہئے فرمایا اونکا رزق
اللہ تعالی پر ہے اور مجکو دو درہم مہینا کافی ہی اور جب قید ہوئے تو اپنے بیٹے حماد کو کہا ایک وقت ستو اور ایک وقت روٹی لانا دو درہم ماہوار
کافی ہی ایک بکری کسیکے کہو گئی تہی تو پوچہا کہ بکری کے سال زندہ رہتی ہی لوگون نے کہا کہ سات برس تو سات برس تک گوشت نہ کہایا امام کبہی
اپنی قرضدار کے سایہ دیوار مین نہ بیٹہے کسی نے حکیم بن ہشام سے پوچہا کہ امانت دار کون ہی کہا ابوحنیفہ کوفہ مین سلطان نے اپنی خزانہ کی داروغگی
انکے لیے تجویز کے قبول نفرمائی اوسنے سختی سے مارنا شروع کیا امام نے عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر ترجیح دیا وکیع وابونعیم وفضیل بن دکین کہتی
ہین کہ امام صاحب دیانت و امانت تہی جماعت مفسرین وغیرہ امام کی طرف قرارت شاذہ کے نسبت کرتے ہین ائمہ حفاظ محدثین نے اسکا
جواب یا ہی کہ مفسرین اس قسم کی قرارت محمد بن جعفر خزاعی کی کتاب سے لیتی ہین جو قرارت ابی حنیفہ مین ہی ائمہ مفسرین کو دہوکہ ہو گیا ہی دار قطنی
وغیرہ یہ کہتی ہین کہ یہ کتاب موضوع ہی اسکے اصل نہین ہی امام اس سے بری ہین وہ بہت بڑے عقلمند و دیندار تھے اونکی یہ شان نہ تہی
کہ قرارت متواترہ کو چہوڑکر قرارت شاذہ اختیار کرتے امام کی سند حدیث کی یہ کیفیت تہی کہ چار ہزار ائمہ تابعین وغیرہ انکے شیخ تھے ذہبی وغیرہ نے

طبقات حفاظ محدثین مین امام کو لکہا ہی جس شخص نے بے انتہا مسائل کا استنباط احادیث سی کیا ہو اور اس استنباط مین متفرد ہو اوسکی
نسبت قلت اعتنا بالحدیث قائل کے جہالت یا حسد پر محمول ہی البتہ یہ کہہ سکتی ہین کہ چونکہ امام استنباط مسائل کے طرف متوجہ تہی جو بہت بڑا
اہم امر ہی روایات حدیث کیطرف اونکو فرصت کم ملے دیکہو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کہ اسوجہ سی کہ مصالح عامہ مسلمانان کیطرف متوجہ تہی انسے اوسقدر
حدیثین مروی نہین ہین جسقدر ایسے صحابہ سے مروی ہین جنکا رتبہ انسے گہٹا ہوا تہا اسیطور پر مالک و شافعی سے اسقدر روایتین نہین ہین
جیسے ابی زرعہ و ابن معین سے مروی ہین اسکا سبب بہی یہی ہی کہ یہ دونون ائمہ استنباط مسائل کیطرف متوجہ تہی روایت کی انکو مہلت کم
ملے علاوہ اسکے کثرت روایت بدون درایت کے ایسی چیز ہے جو قابل زیادہ مدح کے نہین ہی عبدالبر کہتے ہین کہ فقہا و علمائے جماعت مسلمین کا
یہ مسلک ہی کہ وہ اکثار حدیث کو جو بدون تفقہ تدبر کے ہو مذموم سمجہتے ہین ابن مبارک کہتی ہین کہ معتمد علیہ اثر ہونے چاہئے اور رائے اسقدر
ہونی چاہئے جو حدیث کی تفسیر کرے امام ابوحنیفہ فرماتے تھے کہ کسی شخص کو حدیث کی روایت اوسوقت تک نکرنی چاہئے جبتک اوسکو یوم سماعت
حدیث سے اوسدن تک جبدن سے یہ حدیث مروی ہی سب محفوظ نہو ایسی صورت مین وہ روائت کو جائز نہین سمجہتے مگر ایسے شخص کے لیے جو
اوسے بطور سابق محفوظ رکہے لہذا سے امام روایت حدیث مین نہایت احتیاط کا برتاو کرتے ہین خطیب اسرائیل بن یونس سے روایت
کرتے ہین وہ کہتی تھے کہ اچھی شخص نعمان ہین بیاون احادیث کی حافظ تھے جسمین فقہ ہی زیادہ توجہ اونکی اسی قسم کے حدیث پر تہی جن حدیثون مین
فقہ ہوتے اور سکے وہ بڑی جاننے والے تہی ابی یوسف کہتے ہین کہ مین نے ابی حنیفہ سے زیادہ کسیکو تفسیر حدیث کا بڑا جاننے والا اور مواضع نکت کا
جسمین فقہ ہو بڑا ایچا ننے والا نہ دیکہا ایک روز امام اعمش کے پاس تہی اعمش سی کچہہ مسائل پوچہی گئے انہون نے امام کیطرف مخاطب ہو کے یہ کہا کہ
آپ ان مسائل مین کیا کہتی ہین امام نے اوسکا جواب دیا اونہون نے کہا کہ یہ جواب کہانسے ماخوذ کیا امام نے کہا کہ آپکے احادیث سے جنہیں مینے
آپسے روایت کی ہی پہر چند احادیث معہ طرق کے بیان فرمائین اعمش نے کہا کہ آپکے لیے یہ کافی ہی کہ جو مین نے سو دنمین روایت کی ہی اوسے آپ ایک

ساعت مین مجھسے روایت کرتے ہین ہم نہین جانتے تھے کہ ای گروہ فقہا کے ان احادیث سے اسطور پر عمل کرتے ہو تم لوگ طبیب ہو ہم لوگ عطار ہین
اور ابی حنیفہ تمنے تو دونون طرف اختیار کین یعنے طبیب بہی ہو عطار بہی حفاظ نے احادیث امام اعظم سے مسانید کثیرہ بنائی ہین امام کی وفات کا
یہ سانحہ ہی کہ منصور نے امام کو عہدہ قضاء کے لیے طلب کیا یعنے یہ چاہا کہ امام قاضی القضات ہون اور تمام شہرون کے قاضی امام کے تحت مین ہون
امام نے اس سے انکار کیا منصور نے حلف کیا اور تشدد کیا کہ اگر امام اسے قبول نکرینگے تو ہم اونہین قید کرینگے اور اونپر تشدد کرینگے مگر امام نے نہ مانا پہر
منصور نے امام کو قید کیا اور روزانہ ایک قاصد امام کے پاس بہیجتا تہا کہ اگر تم خلاص چاہتے ہو تو عہدۂ قضاء کو قبول کرو جب امام اپنے انکار پر قائم
رہے منصور نے حکم کیا کہ امام ہر روز محبس سے نکالی جاوین اور دس کوڑے مارے جاوین اور اوسکی منادی بازار مین کیجاوی اس حکم کی تعمیل ہوئی
امام نکالے گئے اور اونپر اسقدر سخت مار پڑی کہ خون بہنے لگا اور بازار مین پہرائے گئے پہر جب قید خانہ مین داخل کیے گئے اونپر نہایت سختی کیگئی یہان تک
کہ کہانے پانے مین پہر دس روز تک اسی طور پر سختی کی کاروائی ہوتی رہی اسوقت امام روئے اور بہت دعاء کی پہر پانچ روز کے بعد وفات کر گئے ایک
جماعت سے مروی ہی کہ پیالہ مین زہر چہوڑ کے امام کو پینے کیلیے دیا گیا امام نے انکار کیا اور فرمایا کہ جو کچہہ اس پیالہ مین ہی ہم اوسے خوب جانتے ہین او
ہم اپنی نفس کے قتل پر اعانت نہین کرتے پہر جبر سے امام کو زہر پلایا گیا جس سے امام نے انتقال کیا کہتے ہین کہ یہ کاروائی منصور کے سامنے ہوئی
جب امام نے موت کے آثار دیکہے سجدہ کیا سجدہ مین اونکی جان نکل گئی انا للہ وانا الیہ راجعون منصور کے اس تشدد کا منشاء یہ تہا کہ امام کے دشمنون نے
منصور سے یہ کہا کہ امام ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب سے موافقت رکہتے ہین اور اونہین کے مشورہ پر ابراہیم نے بصرہ
مین خروج کیا ہی اس سے منصور کے دل مین بہت بڑا خوف پیدا ہوا منصور کو قرار نرہا اسلیے کہ امام وجیہ تھے مالدار تھے صاحب تجارت تھے پہر
منصور نے بغداد مین امام کو طلب کیا بلا وجہ قتل پر اسکو جرأت نہوئی چونکہ منصور یہ جانتا تہا کہ امام عہدۂ قضا کو قبول نکرینگے اسلیے اسکی درخواست
کی تاکہ اسکے ذریعہ سے قتل کرے امام احمد حنبل جب امام کے انتقال کی کیفیت بیان کرتے تھے روتے تھے اور کہتے تھے اللہ تعالی اونپر رحمت کرے خطیب
بغدادی اپنے اوستاد سے روایت کرتے ہین کہ خارجہ بن بدیل کہتے ہین کہ ابو جعفر نے امام سے عہدۂ قضا کی قبول کرنے کی درخواست کی امام نے انکار
کیا خلیفہ نے امام کو حبس کیا پہر طلب کیا اور پوچہا کیا تم انکار کرتے ہو امام نے کہا کہ ہم قضا کی صلاحیت نہین رکہتے اسلیے کہ تم مجکو اس باب مین جہوٹا
خیال کرتے ہو اگر واقعی ہم جہوٹے ہین تو مجہہ مین قضا کی صلاحیت نہین اگر سچے ہین تو ہم امیر المومنین کو اس امر پر اطلاع دیتے ہین کہ مجہہ مین صلاحیت
قضا کی نہین ہی خلیفہ نے پہر امام کو محبس مین بہیجدیا رجب یا شعبان یا نصف شوال ۱۵۰ھ مین جب امام کی عمر ۷۰ سال تہی انتقال فرمایا سوائے
حماد کے کوئی اونکی لڑکا نتہا امام کے جنازہ پر ازدحام کا کچہہ ٹہکانا نتہا چہ مرتبہ نماز پڑہی گئی اور بہ نہایت مشکل سہی بعد عصر کے دفن ہوی ۲۰ روز تک برابر
نماز ہوتی رہی انکا مزار زیارتگاہ ہی لوگ اپنے حاجتون مین امام سے توسل کرتے ہین امام شافعی جب بغداد مین آتے تھے تو امام کے قبر سے برکت
حاصل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب مجکو کوئی حاجت پیش آتی ہی تو ہم امام کی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑہتے ہین اور اللہ تعالی سے سوال کرتے
ہین ہمارے حاجت جلد بر آتی ہی امام شافعی جب صبح کی نماز امام کے قبر کے پاس پڑہتے تھے بلحاظ ادب کے قنوت چہوڑ دیتے تہے اور بسم اللہ کو اخفا کرتے تہے
حافظ بن عبد البر کی تقریر کا ماحصل یہ ہی کہ اصحاب حدیث نے امام کے ذم مین کوئی بات اسوجہ سے اوٹہا نرکہی کہ امام کا یہ مسلک ہی کہ قیاس کو اثر پر
مقدم جانتے ہین اور اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جب حدیث صحیح ہو رائے اور قیاس باطل ہو جاتے ہین مگر اصل یہ ہی کہ امام نے بعض اخبار احاد کو جو

چھوڑ دیا ہی اوسکے لیے تاویل محتمل ہی اور یہ ایسا امر ہی کہ امام کے علماء ماتقدم و متاخر نے بھی کیا ہی مثل ابراہیم نخعی و اصحاب ابن مسعود بات اتنی ہی کہ امام کے
مذہب مین یہ امر زیادہ ہی دوسرونکے مذہب مین کم امام احمد حنبل سے لوگون نے پوچھا کہ تم امام ابوحنیفہ پر کیون اعتراض کرتے ہو امام حنبل نے کہا کہ
کیو جہ سی پہر کہا گیا مالک حسیا اعتراض نہین کہا کہ ابوحنیفہ اس بابمین اونسی زیادہ ہین پہر کہا گیا کہ تم مالک کے نسبت لقدر انکو حصہ کے کیون نہین کلام کرتے احمد چپ ہو رہے
علماء امت کا یہ دستور ہی کہ کسی حدیث کو بدون حجت کے رد نہین کرتے مثلاً اوس حدیث کا کوئی ناسخ بتاتے ہین جو اوس سے زیادہ اثر ہو یا اجماع ہو یا عمل ہو یا اوس کے
سند مین طعن کرتے ہین کوئی عالم بدون حجت کے کسی حدیث کو رد نہین کرسکتا خود صحابہ نے اجتہاد رائی و قیاس اصول پر کیا ہی اسی طور پر تابعین نے
حافظ عبد البر کا یہ کلام ایسا ہی جسے آب زر سے لکھنا چاہیئے دنیا کا یہ دستور چلا آتا ہی کہ لوگ اکابر کے پیچھے پڑ جاتے ہین او قسم قسم کے معائب اونکی
طرف منسوب کرتے ہین ایسے لوگونکی زبان سے انبیاء بھی محفوظ نرہے چونکہ امام اپنے زمانہ مین آپ اپنی نظیر تھے لوگون نے آپ کی معائب مین کوئی
بات اوٹہا نرکہی بلکہ اس زمانہ تک جو چل رہا ہی یہ سلسلہ جاری ہی مگر جسقدر لوگون نے امام کے مطاعن مین جد و جہد کی اونکی سعی مشکور نہوئی ہر
زمانہ مین مادحین کو قادحین پر غلبہ ہوتا رہا یہانتک کہ امام کا مذہب ملک ملک اسقدر شائع ہوا کہ کسی دوسرے کا مذہب اوسکے ہم پایہ نہین ہوسکتا
بعض لوگون نے امام کو مرجیہ کہا جسکے لغویت کئی وجوہ سے پائی جاتی ہی پہلے وجہ غسان مرجی نے امام کو اسوجہ سے افتراء مرجیہ کہا تاکہ اس مذہب کی
نسبت امام کیطرف ہونے سے ترویج پاوے دوسری وجہ چونکہ فرقہ قدریہ کے مخالف امام کو مرجیہ کہا کرتے تھے چنانچہ معتزلہ صدر اول مین امام کو اسی لقب سے
ملقب کرتے تھے کیا عجب ہی کہ امام کو اسوجہ سے کہ قدریہ نتھے لوگون نے مرجیہ اہل سنت کہا ہو تیسری وجہ ابن عبد البر کہتے ہین کہ امام کے حاسد بہت تھے
انہین حاسدین نے امام کو مرجیہ کہنا شروع کیا ابو عمر یوسف بن عبد البر کہتے ہین کہ جو لوگ امام سے روایت کرتے ہین اور امام کی توثیق و ثنا کرتے ہین
اون لوگون سے زیادہ ہین جو امام پر کلام کرتے ہین اہل حدیث کا کلام یہی ہی کہ امام رای و قیاس پر عمل کرتے ہین حالانکہ یہ عیب مین داخل نہین ہے
چنانچہ اسکا بیان اوپر گزرا جو لوگ گزر گئے ہین اونکی بزرگی پر استدلال لوگون کے اختلاف آرا و اقوال سے کیا جاتا ہی دیکھو علی کرم اللہ وجہہ کو ان کے
باب مین دو فرقہ ہلاک ہوئے ایک فرقہ نے انکی محبت مین افراط کیا دوسرے نے بغض مین امام علی بن مدینی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ سے ثوری و ابن مبارک و
حماد بن زید و ہشام و وکیع و عباد بن العوام و جعفر بن عون نے روایت کی ہی وہ ثقہ تھے شعبہ کہتے ہین کہ امام حسن الرای تھے طبقات شیخ الاسلام
تاج الدین سبکی مین ہی اسباب کے سمجھنے سے تم بہت پرہیز کرو کہ جرح عموماً تاویل پر مقدم ہی بلکہ صواب یہ ہی کہ جسکی امامت و عدالت ثابت ہوگئی ہو
اور اوسکے مدح کرنے والے اور تزکیہ کرنیوالے زیادہ ہون اور اوسکی جرح کرنیوالے کم ہون اور قرینہ سے یہ پایا جاتا ہو کہ جرح بسبب تعصب مذہب کے ہی یا
اسی قسم کا کوئی سبب ہے تو اوسکی جرح کیطرف التفات نکیا جاوے گا اسکے بعد شیخ نے ایک لمبی تقریر بیان کرکے یہ کہا کہ جرح گو مفسر ہو ایسے شخص کے حق
مین قبول نکیجائیگی جسکے عبادت اوسکے گناہون پر غالب ہی اور اوسکی تعریف کرنیوالے ذم کرنیوالون سے اور تزکیہ کرنیوالے جرح کرنیوالون پر غالب
ہون اور جب قرینہ سے بشہادت عقل یہ پایا جاتا ہو کہ اس جرح کی بنا تعصب مذہبی یا مناقشہ دنیوی ہی جیسے معاصرین مین ہوا کرتا ہی پہر اسوقت
ثوری وغیرہ کا کلام ابوحنیفہ کے باب مین قابل التفات نہوگا اور ابن ابی ذئب وغیرہ کا مالک مین اور ابن معین کا شافعی میں اور نسائی کا احمد بن صالح
مین اگر ایسا نہو تو پہر ائمہ سے کوئی شخص جرح سے بچ نہین سکتا سیلیے کہ کوئی امام ایسا نہین جسمین کسی نے طعن نکیا ہو ابن عبد البر کہتے ہین کہ یہ ایسا
امر ہے جسمین بہت لوگونسے غلطی واقع ہوئی اور فرقہ جاہلیہ تو گمراہ ہوگیا جسکو بالکل اپنی خبر نہین سلف کا حال دیکھو کہ آپسمین نہین کیا کچھ نہین ہوتا تہا

امام کے حاسد بہت زیادہ ہین

خصوصاً غصہ کیوقت اور جن سے بعض امور حسد پر محمول تھے اور بعض قابل تاویل تھے صحابہ وتابعین وتبع تابعین مین جو آپس مین بلحاظ معاصرت کے
گفتگو ہوئی اونکی طرف علما التفات نہین کرتے اسلیے کہ وہ لوگ بشر تھے کبھی غصہ ہوتے تھے کبھی راضی ہوتے تہی غصہ کے وقت اونکی ایک قسم کی
تقریر ہوتی تہی اور خوشی کیوقت ایک قسم کی پہر علما آپسمین جوایک دوسرے کو برا کہتے ہین اگر یہ امر قابل لحاظ ہی تو صحابہ وتابعین پر بہی ہاتہہ ڈالنا
چاہیے جو گمراہونکا کام ہی خطیب نے اپنی تاریخ مین جو قادحین کا ذکر کیا ہی اوس سے امام کا انتقاص مقصود نہین ہی خطیب نے قادحین کے کلام کی تعقیب
بہی کی ہی اور جو اسانید قدح مین ذکر کیے ہین بیشتر ایسے ہین جنمین کلام کیا گیا ہی یا مجہول ہین اور خود خطیب نے اسکے بعد امام کے ایسے فضائل یا شائد
مشہورہ بیان کیے ہین جسکو دیکہکر طبیعت کو خوشی ہوتی ہی چنانچہ علما امام کے فضائل مین اوسے نقل کرتے ہین شیخ الاسلام امام تقی بن دقیق العید
کہتے ہین کہ آدمیون کی اعراض گڑہے ہین جہنم کے گڑہون سے اسکی کنارہ حکام اور محدثین ٹہرتے ہین اگر یہ بات تسلیم کریجائے کہ خطیب نے جو قدح بیان کیے
ہین وہ صحیح ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ وہ کلام خواہ مخواہ امام کے معاصرین کا ہو گا جو امام کے معاند تہے یا اونکے مقلدین کا عام ازین کہ قولاً ہون یا کتابتہً اور
قول ایک معاصر کا دوسرے کے حق مین مقبول نہین چنانچہ ذہبی وابن حجر نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ خاصتہً جب بات ظاہر ہوئی ہو کہ یہ قدح
بسبب عداوت کے ہی یا مذہب کے اسلیے کہ حسد سے ایسا شخص بچتا ہے جسے خدا ہی بچاوے ذہبی کہتے ہین کہ میرے نزدیک کوئی زمانہ ایسا نہین پایا جاتا جسکی
لوگ حسد سے بچے ہون مگر زمانہ انبیا وصدیقین کا تاج الدین سبکی فرماتی ہین کہ طالب کو چاہیئے کہ اونکا طریقہ ائمہ کے ساتہہ ملحوظ رکہے اور بعض کا کلام
جو بعض کی نسبت ہی اوسپر نظر نہ ڈالی مگر جب کوئی برہان واضح پایا جاتا ہو پہر اگر تاویل اور حسن ظن پر قدرت پائے تو اونکے معاملات مین غور وخوض نہ کرے
اسلیے کہ طالب خاص اس کام کے لیے پیدا نہین کیا گیا پہر چاہیئے کہ جو ابوحنیفہ وسفیان ثوری مین یا مالک وابن ابی ذیب مین یا احمد بن صالح ونسائی
مین یا احمد وحارث بن اسد المحاسبی مین ہوا یا ایسے امور جو کہیچے ہوئے زمانہ عزبن عبد السلام وتقی بن صلاح تک چلے آئے اونپر خیال نکرے اگر کوئی شخص ایسے
امور مین مشغول ہو گا تو اوسکے ہلاک ہوجانیکا خوف ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ امام نے احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی ہی چونکہ یہ بات نہایت وسیع ہے
اسلیے چند قواعد اجمالی ذکر کیے جاتے ہین متقدمین سے سفیان ثوری کو اور اونکے بعد حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ کوفی وشیخ بخاری کو یہ گمان ہوا اسکی وجہ
یہ ہی کہ ان لوگون نے امام کے قواعد واصول پر غور وخوض نہ کیا اگر غور کرتے تو ظن غالب ہے کہ اونکو اس قسم کی بدگمانی نہوتی امام کی بعض قواعد سے یہ ہے
کہ خبر واحد ایسے وقت قبول نہین کیجاتی جب وہ مخالف اصول مجمع علیہا کے ہو پہر اسوقت قیاس خبر واحد پر مقدم ہو گا خبر واحد کے قبول نکرنے کی
وجہ یہ ہی کہ وہ حدیث پر مطلع نہوئے یا اونکے نزدیک اوس حدیث کے صحت نہ پائی گئی یا اوس حدیث کی روایت بقول بعض غیر فقیہ سے پائی گئی یا راوی نے
اپنے مروی کے خلاف کام کیا جس سے اوس حدیث کا نسخ وغیرہ ظاہر ہوتا ہی یا عموم بلوی پایا گیا یعنے وہ ایسا امر ہو جسکے علم کی ہر شخص کو احتیاج ہو
مگر اس امر مین صرف ایک شخص نے روایت کی پہر اس قسم کی روایت قابل قدح ہو گی یا وہ حدیث حد یا کفارہ مین وارد ہوئی جو شبہہ سے ساقط ہوجاتے
ہین اور احتمال خطاے راوی منفرد کا شبہہ ہے یا قیاس جلی سے مخالف ہی یا اوس قیاس کے جسکو دوسرے حدیث سے قوت پہونچی ہو یا بعض سلف نے
اوسمین طعن کیا ہو یا صحابہ نے آپسمین ایک مسئلہ مین اختلاف کیا جسمین خبر واحد وارد ہی اور کسی نے اوس سے احتجاج نہ کیا پہر احتجاج سے اعراض
کرنا یہ دلیل نسخ یا عدم اعتماد ہی یا وہ حدیث ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اسلیے کہ امام عموم قرآن کے تخصیص یا تنسیخ خبر واحد سے جائز نہین سمجہتے اسلیے
کہ خبر واحد ظنی ہی اور وہ یقینی اور تقدیم اقوی دلیلین کے واجب ہی یا وہ سنت مشہورہ کے مخالف ہو اسلیے کہ خبر مشہور خبر احاد سے قوی ہوتی ہی

احادیث صحیحہ کی مخالفت کی تحقیق

زیادہ زائد علے القرآن) ہو اس سے معلوم ہو گیا کہ امام خبر احاد کو بدون حجت ترک نہین کرتے بلکہ ایسی دلیل سے ترک کرتے ہین جو اونکی نزدیک بہت قوی اور واضح ہوتی ہی تمام حنفیہ کا اسپر اجماع ہی کہ مذہب حنفی مین ضعیف حدیث رای سے اولی ہی اسیوجہ سے احادیث مرسلہ پر عمل کرتے ہین. اور قیاس کو چھوڑ دیتے ہین محققین کہتے ہین کہ حدیث پر عمل نہین ہو سکتا جبتک رای کا استعمال نکیا جاوے اسلیے کہ رای سے اوسکے معنے کا ادراک کیا جاتا ہی جو مناط احکام ہین بعض محدثین اس اصول کے ترک سے بہت بڑی غلطے مین پڑگئے اور اونہون نے یہ کہا کہ اگر ایک بکری کا دودہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیئین تو ان دونوین حرمت رضاعت ہو جاتی ہی ہان رای محض قابل عمل نہین ہی اگرچہ ہم ایسے زمانہ مین ہین جسمین خود کسی راوی کی تنقید نہین کر سکتے مگر چونکہ راوی کا صون ایک ضروری امر ہی اسلیے یہ میرا منصب ہے کہ محدثین کے کلام کے منشاء کو بیان کرون اور اوسکی متعلق ضروری بحث پیش کرون تا اونکا کلام صاف ہو جائے اور اگر اونسے کسی مقام پر غلطے بمقتضاے بشریت ہو گئی ہے اوسکا برا اثر کسے ثقہ راوی پر نہ پڑے

ابراہیم بن سوید کا حال

جاننا چاہیئے کہ ابراہیم بن سوید صیرفی کوفی نخعے ثقہ تھے مسلم نے اپنے صحیح مین انسے روایت کی ہی جو انکی وثوق کیلیے کافی ہی میزان الاعتدال مین ہی قال ابن معین مشہور وثقہ غیرہ و ضعفہ ابو عبد الرحمن النسائی علامہ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب مین لکہتے ہین کہ یہ ثقہ تھے اور یہ بات کہ نسائی نے اونکی تضعیف کی ہی پایۂ اثبات کو نہین پہونچے

حماد بن ابی سلیمان کا حال

حماد بن ابی سلیمان ابو اسمعیل اشعری کوفی یہ فقیہ و صدوق تھے بخاری ادب المفرد مین اور مسلم اپنی صحیح مین اور اصحاب سنن اربعہ ان سے روایت کرتے ہین کتب جرح و تعدیل مین حماد پر کلام کرتے ہین بوجہ اسبات کی کہ مسلم نے انسے احتجاج کیا ہی قابل التفات نہین اقرام مین لکہا ہی تعرف ثقة الراوی بالتنصیص علیہ من رواتہ او ذکرہ فی تاریخ الثقات او تخریج احد الشیخین لہ فی الصحیح وان تکلم بعض من جرح لہ فلا یلتفت الیہ تخریج من اشترط الصحة لہ او من خرج علی کتب الشیخین میزان الاعتدال مین ہی کہ یہ ائمہ فقہا سے ہین انس بن مالک سے سنا ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا انسے سفیان و شعبہ و ابو حنیفہ اور خلق نے روایت کی مرجیہ ہونیسے لوگ انمین کلام کرتے تھے لیکن اگر ابن عدی اسے کامل مین ذکر نکرتے تو مین اسے ذکر نکرتا ابن عدی نے کہا حماد کثیر الروایہ تھے انکی غرائب ہین جو متمسک عنہا ہین ابن معین وغیرہ نے کہا ثقہ ہین ابو حاتم نے کہا صدوق ہین مگر قابل احتجاج نہین ہین فقہ مین مستقیم ہین اثر مین تشویش کرتے ہین جب حماد کیطرف مرجیہ کا انتساب ہوا اعمش حماد سے پرہیز کرتے تھے اور اونکو سلام نکرتے تھے ابی شعیب صلت بن دینار کہتے ہین کہ مین نے حماد سے کہا کہ تم ابراہیم سے روایت کرتے ہو جو مرجیہ تھے حماد نے کہا وہ تو تمہاری طرح شک مین مبتلا نہ تھے حماد بن زید کہتے ہین کہ حماد بن سلیمان بصرہ مین آئے وہ سرخ چادر اوڑہے ہوئے نکلے تو بصرے کی نوعمر اون سے مسخراپن کرتے تھے چنانچہ ایک شخص نے پوچہا کہ اگر کوئی شخص مرے ہوئے مرغی سے وطی کرے اور اوسکی پیٹ سے بیضہ نکلے تو اسباب مین کیا کہتے ہین ابو ملیح رقی کہتے ہین کہ جب حماد آئے تو ہم اونکی پاس گئے وہ زرد چادر اوڑہے ہوئے تھے اور سیاہ خضاب کیے ہوی تھے پہر مین اونسے حدیث کی سماعت نہ کی اعمش کہتے ہین کہ مجہسے حماد نے ایک حدیث ابراہیم کی روایت کی اور حماد ثقہ نہ تھے اور اعمش نے ایک بار کہا کہ مجہسے حماد نے ایک حدیث بیان کی اور ہم حماد کو سچا نہین جانتے تہی مغیرہ کہتے ہین کہ حماد جب حج سے پہرے تو ہم لوگ اونکی پاس گئے اونہون نے کہا کہ مین نے عطا و طاوس و مجاہد کو دیکہا تمہاری لڑکی بلکہ پوتی ان لوگون سے بڑے فقیہ ہین پہر مغیرہ کہتے ہین کہ یہ مین نے اون سے غیبت سنی انتہی ملخصا ہم کہتے ہین اس عبارت مین اور محدثین کے مختلف اقوال مین ادنی تامل سے ظاہر ہوتا ہی کہ چونکہ حماد کی طرف ارجاء کی نسبت کیگئی ہے یہی منشاء طعن کا ہوا بال کی کہال نکلنے لگی اور قسم قسم کی جرح چارطرف سے شروع ہو گئی عام ازین کہ وہ فی نفسہ جرح سمجہی جاے یا نہ سمجہی جاے

ذہبی نے اسی ابن عدی سے روایت کی ہی معہذا ابن عدی اونکی روایت کو متمسک عنہا خیال کرتے ہیں۔ اور ابوحاتم صدوق کہتے ہین لیکن حدیث کو جونا قابل احتجاج خیال کرتے ہین تو شاید اسکی اصلی وجہ وہی ارجاء کی نسبت ہو گی اگر حماد اثر مین تشویش کرتے ہین تو یہ معلوم نہین کس قسم کی تشویش اور صدوق کی وصف کے ساتھہ تشویش منافی ہی اور اگر تشویش نہایت معیوب امر تہا تو اصحاب صحاح کیون اسسے روایت کرتے اعمش کیطرف سے تو کوئی جرح نہین پیش ہوئی البتہ اعمش کو حماد کیطرف سے ارجاء کا سوء ظن تہا وہ اونکو سلام تک نہین کرتے تہے تو پہر سچا کیونکر سمجہتے ابو شعیب نے ابراہیم نخعی پر جو اعتراض کیا اوسکا جواب اولٹ کر خود حماد نے دیدیا بصرے کے جوانون نے اگر حماد سے مسخراپن کیا اور مرغی کا مسئلہ پوچ و خرافات پوچہا تو یہ اون مرغی والونکا قصور ہی حماد کی عظمت و شان مین کسیطرحکا فرق نہیں۔ آتا اکابر کے ساتہہ ایسی وقائع اکثر پیش آتے ہین ابراہیم بن عبد اللہ اسعدی نیشاپوری مسلم کا استخفاف کرتے تہے اس سے مسلم کی عظمت شان مین کچہہ فرق نہ آیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم نے اونکو معیوب ٹھہرایا گویہ امر بلاحجت تہا چنانچہ ذہبی نے میزان مین اسکو حاکم سے نقل کیا ہی پہر اگر حماد نے مسخرونکی بات پر سکوت کیا تو کیا مضایقہ ہی نسائی احمد بن صالح مصری کے مجلس مین گئے احمد نے اونکو نکال دیا نسائی نے اون پر جرح کے اور غیر ثقہ و غیر مامون کہا حالانکہ احمد حافظ و امام تہے جنسے بخاری نے صحیح مین احتجاج کیا ہی ذہبی کہتے ہین اذی النسائی نفسہ بکلامہ فیہ رقی نے جو بیان کیا اوس سے بہی جرح کا اثر انکی روایت پر نہین پڑتا اگر زرد چادر اوڑہے ہوے تہے یا سیاہ خضاب کیے ہوئے تہے تو پہر کیا اگر حماد نے عطا و طاؤس و مجاہد کی تفقہ کا انکار کیا تو یہ معاصر تہے اور خود بہت بڑے فقیہ تہے یہانتک کہ انکی مخالفین بہی انکا لوہا مانتے ہین معاصرت اصل منشاء منافرت ہی علماے معاصرین مین اس قسم کی غیبت شائع و ذائع ہی غرض اس تقریر سے ظاہر ہی کہ حماد پر کوئی ایسے جرح نہین کیگئی جو باوقعت سمجہی جاتی ہو رہی یہ بات کہ ابن عدی نے کامل مین ذکر کیا تو مجہی ابن عدی یا اونکی تصنیف کے کامل ہونے مین کسی قسم کا کلام نہین ہی بے شبہ ابن عدی بہت بڑے کامل تہے جنہون نے اپنا کمال کامل طور پر کتاب کامل مین دکہا دیا مگر ساتہہ ہی اسکے یہ بہی ضرور کہونگا کہ ابن عدی نے دائرہ جرح کو نہایت وسیع کر دیا اور کامل مین ایسے لوگون پر جرح کی جو ہر گز قابل جرح نہتے ذہبی اگرچہ فن رجال مین ید طولانی رکہتے تہے اور اونکو ہر پہلو کا علم تہا مگر صرف اس خیال سے کہ میری نیت وہی ہی جو امام کی ہی ابن عدی اتباع سے اونہون نے میزان مین دانستہ ایسی رجال درج کیے جو موثق تہے بلکہ بیشتر مواقع مین صریح عبارات مین اونہون نے اسکا اعتراف بہی کیا ہی چنانچہ اس مقام پر بہی ایسا ہی اتفاق ہوا ذہبی میزان مین لکہتے ہین

ولولا ذکر ابن عدی لہ ما ذکرتہ یعنے اگر کاش ابن عدی اسے ذکر نہ کرتے تو مین چہوڑ دیتا اس سے صاف ظاہر ہی کہ ذہبی کی یہ راے نہ تہی وہ بیشک حماد کو ثقہ خیال کرتے تہے مگر مجبوری سے باتباع ابن عدی اونکو لکہنا پڑا مشکل تو یہ ہی کہ بعض ایسے رجال ہین جنکو عدی نے کامل مین درج کیا ہی مگر جو جرح لکہی ہین اوسسے ضعف پایا نہین جاتا ہی معہذا ذہبی نے اونکو باتباع ابن عدی ضعیف لکہا اور عبارت مین ابن عدی کی نقل نہ کی جس سے ابن عدی کا منشا کہلتا النظیر البسبب مناسبت مقام کے حماد بن ابی حنیفہ کا ذکر مختصر کیا چاہتا ہون حماد بن ابی حنیفہ نے امام سے پڑہا اور امام کے زمانہ مین فتوی دیتے تہے انسے انکی بیٹے نے پڑہا جنکا نام اسمعیل تہا وہ طبقہ ابی یوسف و محمد و حسن بن زیاد سے ہین بڑے متقی و زاہد تہے بعد قاسم بن معین کوفی تلمیذ امام کے قاضی کوفہ ہوئے ذیقعدہ ۱۷۱ھ ہجری مین قضا کی ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتے ہین کہ ابن عدی نے بلحاظ حفظ کے انکو ضعیف کہا ہی راقم الحروف کہتا ہی کہ اولاً مین ابن عدی کی اس جرح کو نہین مانتا یہ ایسی بات ہی جبتک تفصیل بیان نہ کی جائے ہم اوسے تسلیم نہین کر سکتے حماد کا اگر حافظہ ضعیف تہا تو یہ بتانا تہا کہ ابتداء عمر سے یا آخر عمر مین بسبب شیخوخت و ضعف قوی کے دونون صورتون مین ضعیف الحافظہ آدمی اپنی یاد کی ہوی یا سنی باتون کو بہول جاتا ہی یا کچہہ کا کچہہ

بیان کرتا ہی صورت اول سے تو بحث نہین البتہ اگر صورت ثانی ہی تو اوسکو ثابت کرنا تہا ایسے اکابر کے نسبت صرف اسقدر جرح مبہم کافی نہین ہی جبتک
اوسکا ثبوت پیش نہ کیا جاوی علاوہ اسکی صحاح ضعفا کی روائت سی مالامال ہین ثانیا ابن عدی نے حماد کو جو بلحاظ حفظ کے ضعیف کہا ہی تو یہ معلوم نہین ہوتا
کہ یہ ضعیف کہنا تحقیقی ہی یا اضافی کبہی کسیکو آدمی ضعیف الحافظ اسوجہ سی کہتا ہی کہ وہ بہ نسبت کسی دوسری اپنے معاصر کے ضعیف الحافظ ہی گو فی نفسہ اوسکا
حافظہ قوی کیون نہو قوت حافظہ کی کوئی ایسی تعریف جامع مانع نہین ہی کہ اگر وہ کسی پر صادق نہ آئی تو اوسے ضعیف الحافظہ ٹہراوین تو ممکن ہی کہ بہ لحاظ
حافظہ امام ابو یوسف و امام محمد کے حماد کو ضعیف کہا ہو عبد ربہ بن نافع الکنانی ابو شہاب الحناط الکوفی کے نسبت یعقوب ابن شیبہ نے کہا کہ لوگون نے ان کے
حفظ مین کلام کیا ہی نسائی نے کہا قوی نہین ہین حالانکہ سوائی ترمذی کے جماعت نے اونسے احتجاج کیا ہی تو یہی کہا جاتا ہی کہ جس شخص نے انکی تضعیف کی ہی
کہ وہ ابی عوانہ وغیرہ کے لحاظ سے جو ان کے اقران سے تہی اسکا فائدہ یہ ہی کہ اس تقریر سے فی نفسہ عبد ربہ ضعیف نہین ٹہر سکتے عبد الرحمن بن سلیمان
بن عبد اللہ بن حنظلہ کی نسبت ابن حبان کہتی ہین کہ یہ کثیر الخطا اور کثیر الوہم تہی سوائی نسائی کی جماعت نے ان سی احتجاج کیا ہی انکی تضعیف بہی ایسی لوگون کی
نسبت سی ہی جو اون کی اقران سے بہ نسبت عبد الرحمن کے اثبت ہین چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی مقدمہ فتح الباری مین لکہا ہی کبہی ایسے
شخص کو بہی ضعیف کہتی ہین جو حافظ نہو احمد بن بشیر کوفی ابو بکر مولی عمرو بن حرث مخزومی کو نسائی نے ضعیف کہا ہی حالانکہ یہ روایت بخاری سے ہین
ابن حجر لکہتے ہین کہ نسائی نے جو انکی تضعیف کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ حافظ نہ تہے ثالثا علامہ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان مین جو ابن عدی
کا لفظ لکہا ہی اوس سی حماد کے حافظہ کا ضعف پایا نہین جاتا بلکہ اوس سی یہ بات پائی جاتی ہی کہ ابو الدرداء مروزی نے قتیبہ سے حماد کا حال پوچہا اور یہ کہا کہ
عبد اللہ بن مبارک اونسے لیث عن مجاہد سے حدیث کرتے ہین قتیبہ نے کہا ثنا حماد بن ابی حنیفۃ عن لیث عن مجاهد رفعہ اذا مات المیت اوّل النهار
فلا یقیلن الا فی قبره او اخر النهار فلا یبیتن الا فی قبره اس حدیث کو مین نے جریر کے سامنے بیان کیا جریر نے کہا کہ حماد نے جہوٹ کہا اونسے کہدو کہ تمکو حدیث سے
کیا تعلق تمہاری تو رائی خصومات ہی لیث نے اہل مدینہ سے روایت کی ہی او مین نہ مجاہد ہین اور نہ بنی صلعم ابن عدی نے کہا کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد عن ابن عمر سے مرفوعا روائیت کی اور حماد بن ابی حنیفہ کے کوئی روایت سنو یہ مجہے معلوم نہین اور لیث اون لوگون سی نہین ہین جن پر اعتماد کیا جاتا ہی۔
ابن خلکان حماد کی ترجمہ مین کہتی ہین کہ حماد اپنی باپ کے مذہب کی پیرو تہے اور صالح اور بڑے نیک تہے اسکے بعد علامہ لسان مین لکہتے ہین کہ ابن ابو حاتم نے حماد
کا ذکر کیا ہی لیکن انکے نسبت کوئی جرح نکی انتہی اس تقریر سے حماد کے حافظہ کا ضعف تو کہین نہین پایا جاتا قتیبہ نے جو جرح کی وہ معاصرت پر مبنی تہی جیسی کہا
کرتے ہین کہ تم اونسے کہدو کہ تم اس فن کو کیسا جانتی ہو اسکے یہ مطلب نہین ہین کہ تمہارا حافظہ ضعیف ہی بلکہ یہ ایک محاورہ کی بات ہی قابل غور یہ امر ہی کہ
جریر نے جو لیث ورفع حدیث کی نسبت بیان کیا تو ابن عدی خود اسکی خلاف ہین اسلیے کہ ابن عدی کہتی ہین کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد عن ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی ابن عدی حماد کی نسبت اپنا خیال بیان کرتے ہین کہ ہم اونکی یہ روایت مستویہ نہین جانتے تو یہ ایک بے دلیل سے
بات ہی عدم العلم سے علم العدم لازم نہین آتا لیث کے معتمد علیہ نہونے سی حماد پر کوئی الزام عائد نہین ہو سکتا اور نہ اوس سے حماد ضعیف الحافظ ٹہر سکتے
جب ابن عدی کے کلام کا یہ احوال ہی تو معلوم نہین کہ فاضل ذہبی نے حماد کو کیونکر ضعیف بہ لحاظ حافظہ کے قرار دیا اور اوسکی نسبت ابن عدی کیطرف کے
علاوہ اسکے صحاح مین ایسے روات سی بہتیری روایتین موجود ہین بالجملہ اگر حماد ضعیف ہوتے تو ابن ابو حاتم نے جب حماد کا ذکر کیا تہا تو جرح بہی ذکر کرتے جب
انہون نے جرح نکی تو معلوم ہوا کہ جرح قابل لحاظ نہین ہی خاصہ تمامی مورخین نے حماد کی بہت کچہ تعریف کی ہی تاریخ ابن خلکان مین ہی کان علی مذهب ابيه رضی اللہ عنہم

وکان من الصالح والخیر علی قدم عظیم اسی طور پر امام یافعی تاریخ مرۃ الجنان مین صاحب صلاح وخیر تحریر کرتے ہین عینی شارح بخاری اپنی تاریخ مین جو نہایت
معتبر ونادر الوجود ہی تحریر کرتے ہین کان الغالب علی حماد بن ابی حنیفۃ الدین والزہد والورع مع علم الفقہ وکتابت الحدیث وعن بشر بن الولید
کان حماد بن ابی حنیفۃ شدیدا علی اہل الاہواء یکسر علیہم اقاویلہم کسرا ویحتج علیہم بحجج لم یکن یہتدی الیہا احد من
المتکلمین یعنے حماد بن ابی حنیفہ پر دین وزہد وپرہیزگاری غالب تہی وہ علم فقہ کی واقف کار اور حدیث کے لکہنے والے تہے بشر بن ولید
کہتے ہین کہ حماد بن حنیفہ اہل اہوا پر شدید تہے انکی اقوال کو رد کرتے تہے اور ایسے دلائل پیش کرتے تہے جو حذاق متکلمین کو نہ سوجہتے تہے عینی نے بہی حماد پر
کوئی جرح نہین کی جواہر مضیہ فی طبقات الحنفیہ مین ہی وکان الغالب علیہ الورع یعنے انپر اتقا غالب تہا یہ صاحب طبقات مذکور لکہتے ہین کہ فضل بن دکین نے کہا
کہ ایک گواہی مین حماد شریک ابن عبد اللہ کے پاس گئے شریک نے اونسے یہ کہا کہ واللہ انک لعفیف البطن والفرج من خیار مسلم حکم بن عبد اللہ بن سلمۃ بن عبد الرحمن
قاضی ابو مطیع بلخی امام ابو حنیفہ سے راوی فقہ اکبر کے ہین یہ روایت ابن عون وہشام بن حسان ومالک بن انس وغیرہ سے کرتے ہین اور انسے احمد بن منیع
وخلاد بن اسلم اور ایک جماعت نے روایت کی ملک بلخ کے لوگون نے انسے فقہ حاصل کی یہ اپنے وقت کے بڑے علامہ تہے اور بلخ کے قاضی انکی تفردات سے یہ ہی کہ
یہ رکوع وسجود مین تین تین تسبیحات کی فرضیت کے قائل تہے جو راسی سال کی عمر مین ۱۹۹ ہجری مین قضا کر گئے ذہبی عبر باحوال من غبر لکہتے ہین قال ابو داود
کان جہمیا ترکوا حدیثہ وبلغنا انہ من کبار الآمرین بالمعروف والناہین عن المنکر یعنے ابو داود نے کہا کہ وہ جہمی تہے لوگون نے انکی حدیث کو چہوڑ دیا تہا
اور ہمکو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ بہت بڑے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنیوالے تہے اور ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتے کہ یہ رای کے بہت بڑے واقف
تہے علامہ کبیر تہے لیکن ضبط آثر مین سست تہے انکی دین وعلم کے لحاظ سے ابن مبارک انکی تعظیم وتبجیل بہت کچہ کیا کرتے تہے ابن معین نے کہا لیس بشی اور
ایک بار کہا ضعیف اور ایک بار کہا ضعیف صاحب رای ہین ابن جوزی نے ضعفا مین کہا کہ ابو مطیع ابراہیم بن طہمان وابی حنیفہ ومالک سے روایت کرتے
ہین احمد نے کہا کہ انسے کچہہ روایت کرنی نہ چاہیئے ابو داود نے کہا کہ انکی حدیث لوگون نے چہوڑ دی اور یہ جہمی تہے ابن عدی کہتے ہین کہ یہ بین الضعف تہے انکی
عام روایات پر تابع نہ لانا چاہیئے ابن حبان نے کہا کہ یہ رؤسا مرجیہ سے تہے جو سنت سے عداوت رکہتے ہین عقیلی نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد کہتے تہے کہ مین نے
اپنے باپ سے ابی مطیع کی کیفیت پوچہی تو اونہون نے کہا کہ اونسے روایت کرنی نہ چاہیئے اونسے لوگ یہ حکایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ بہشت ودوزخ
پیدا کیے گئے ہین پہر یہ فنا ہو جائینگے یہ کلام جہم کا ہے انتہی ابن معین نے جو لیس بشی کہا اوسکی یہ معنی نہین ہین کہ وہ قابل اعتبار نہین ہین بلکہ اسکی معنے یہ ہین
کہ انکی احادیث کم ہین چنانچہ ابن قطان نے لکہا ہی اور ضعیف جو کہا ہی صرف بسبب رای کے اولا ابن معین کا کسیکو ضعیف کہنا کبہی اضافی ہوتا تہا مثلا دو شخص سے
سوال کیا گیا جنسے ایک کی نسبت ابن معین نے کہا ضعیف تو یہ ضعیف کہنا اضافی ہوگا مطلب یہ کہ ان دونون شخصون سے یہ شخص ضعیف ہی تو وہ شخص فی حد ذاتہ
ضعیف نہ سمجہا جائیگا ثانیا رائی کی نسبت خود ذہبی نے میزان مین لکہا ہی کہ مین نے رائے سے کسی کے نام کو حذف نہ کیا تاکہ کہین لوگ مجہپر ٹوٹ پڑین کہ مین نے خود
اونکو ضعیف خیال کرکے چہوڑ دیا ہی اب جاننا چاہیئے کہ فاضل ذہبی کے دونون کلام منقولہ مین جہانتک غور کرتا ہون تو مجہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابو مطیع پر ناحق مرجیہ
وجہمیہ کی تہمت لگائی گئی ہی پہر کیا تہا جسقدر لوگ تہے اونکی زبانپر یہین کسینے اونکی نسبت کچہ کہا یہ بات ظاہر ہی کہ وہ مرجیہ وجہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ مذہب
کیا ہوا کہچڑی ہوئی علاوہ اسکے جس بنا پر وہ جہمیہ کہی گئی ہین محض بے اصل ہی اور مرجیہ کہنے کیلیئے تو کوئی بے اصل وجہ بہی نہین پائی جاتی جب ابو مطیع کے ایسی
ایسے اکابر اوستاد وشاگرد تہے اور وہ فی نفسہ بہت بڑے آمر ونا ہی تہے تو وہ جہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین اگر جہمیہ ہوتے تو عبد اللہ بن المبارک سے جلیل القدر عالم

ابن مطیع کے دین وعلم کی لحاظ سے بے انتہا تعظیم وتکریم کیون کرتے بلکہ اگر وہ جہمیہ ہوتے تو ابن مبارک اونسے کانون پر ہاتہہ رکہتے اور مجامع ومحافل مین اونکو برا بہلا کہتے تا کہ لوگ اونکی عقائد باطلہ پر مطلع ہو کے اونسے دامن کشان ہون بات اتنی تہی کہ ابو مطیع کا یہ مسلک تہا کہ بہشت ودوزخ پیدا کیے گئے ہین یہ دونون فنا ہو جائینگے پہر پیدا ہون گے پہر اسبات کا بتنگڑ بنا ابو معاذ نے اسپر ابو مطیع کی تکفیر شروع کی علما انکی روایات کی عدم مقبولیت کے پیچہے پڑ گئے اب ابو مطیع گئی گزرے ٹہرے فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے کتاب النوازل کے باب الحکایات مین لکہا ہے کہ محمد بن الفضل نے کہا کہ میرا مسلک یہ ہے کہ بہشت ودوزخ فنا نہونگے اسپر بہی ہم ابی معاذ کے اس قول کا انکار کرتے ہین کہ انہون نے ابی مطیع کی اس امر پر تکفیر کی کہ ابی مطیع نے ایک مخلوق چیز کو کہا تہا کہ فنا ہو جائیگی انتہی واقعی محمد بن الفضل نے نہایت انصاف کی بات کہی اس کہنے سے ابی مطیع نہ کافر ٹہرتے ہین نہ جہمیہ قرار پاتے ہین نہ اونکی روایات نامقبول ہو سکتی ہین نہ وہ ضعیف قرار پا سکتے ہین علاوہ اسکے ہمکو اس انتساب کی صحت مین تامل ہے اسواسطے کہ ابو مطیع نے فقہ اکبر مین امام سے بہشت ودوزخ کے باب مین روایت کی ہے کہ وہ فنا نہونگی اسلیے کہ نعیم جنت دائمی ہین ایسی صورتمین کیونکر باور ہو سکتا ہے کہ ابو مطیع کا خیال اپنی مرویات کی خلاف ہو اس قسم کی تہمتون سے بڑے بڑے اکابر نہین بچے امام محمد بن اسمعیل بخاری کو لوگون نے جہمیہ سے بہی زیادہ برا کہا اسکا قصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمعیل بخاری یہ کہتے تھے کہ ہم جو قرآن کا تلفظ کرتے ہین تو یہ لفظ جو ہمارے منہ سے نکلتے ہین مخلوق ہین محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد بن فارس ذہلی جو معاصر بن بخاری سے محدث جلیل الشان تہے اور جنہین ابن داؤد امیر المومنین فی الحدیث اور ابو حاتم امام اہل زمان کہتے تھے اور جنسے بخاری ایسی احادیث کے روایت کرتے ہین جنکو بخاری نے اپنی مشائخ سے نہین پایا اور سوای انکی کسی سے وہ روایت نہین ملی ایسے شخص کو جو لفظی بالقرآن مخلوق کہتا ہو مبتدع کہتے تہے اور قابل مجالست اور بات چیت کے نہین خیال کرتے تہے چونکہ محمد بن اسمعیل بخاری کا یہی مسلک تہا ذہلی بخاری کو مبتدع وقابل مجالست نہین سمجہتے تہے بلکہ ذہلی نے یہ حکم دیا کہ جو شخص کہ بخاری کے پاس جائے اوسکو متہم سمجہنا چاہیے اسلیے کہ بخاری کی مجلس مین ایسا ہی شخص حاضر ہوگا جو اونکی مذہب پر ہوگا جب بخاری نیشاپور مین رہنے لگے تو مسلم بن الحجاج بخاری کے پاس زیادہ آیا جایا کرتے تہے جب ذہلی وبخاری مین مسئلہ لفظ مین اختلاف ہوا تو لوگون کو منع کیا کہ وہ بخاری کے پاس نہ جائین چنانچہ لوگون نے بخاری کے پاس کا جانا چہوڑ دیا مگر مسلم نے نہ مانا اور وہ برابر بخاری کے پاس جاتے تھے ذہلی نے ایکدن کہا کہ جو شخص لفظ کا قائل ہو اوسے یہ حلال نہین کہ ہماری مجلس مین حاضر ہو چونکہ مسلم قائل بہ لفظ تہے وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور چادر عمامہ پر ڈال لی اور چلے گئے احمد بن سلمہ بہی اوٹہہ کہڑے ہوئے تب ذہلی نے یہ کہا کہ یہ شخص میری شہر مین نہ رہے تو بخاری ڈرے اور اونہون نے سفر اختیار کیا چنانچہ اس قصہ کو ذہبی نے سیر اعلام النبلا مین لکہا ہے ذہبی اسمین لکہتے ہین قال الحاکم انبا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاخرم سمعت ابن علی المخلدی سمعت محمد بن یحیی یقول قد اظہر ہذا البخاری قول اللفظیۃ واللفظیۃ عندی شر من الجہمیۃ یعنے محمد بن یحیی کہتے تھے کہ اس بخاری نے لفظیہ کا قول ظاہر کیا اور میری نزدیک لفظیہ جہمیہ سے برے ہین جب بخاری کو لوگون نے جہمیہ سے بہی برا کہا اور اس کہنے سے اونکی اعتبار مین فرق نہ آیا اور اونکی روایات مقبول سمجہی جاتی ہین تو پہر ابو مطیع کی روایات بلاوجہ مرجیہ جہمیہ کہنے سے ناقابل قبول نہین ہو سکتے ہین پہر یہ امر کچہہ بخاری پر منحصر نہ تہا بلکہ مسلم کے ساتہہ بہی ایسا ہی معاملہ ہوا جیسا بخاری کے ساتہہ ہوا یہانتک کہ مسلم مجلس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور انکا حال دیکہہ کے اپنے عزت وآبرو کے بچاؤ کے لیے بخاری کو نیشاپور چہوڑنا پڑا علامہ ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری مین لکہتے ہین کہ ابو عمرو نے بخاری سے پوچہا کہ نیشاپوری کہتے ہین کہ آپ کہتے ہین لفظی بالقرآن مخلوق بخاری نے کہا ای ابا عمرو تم یاد رکہو کہ جو شخص عام ازینکہ نیشاپوری ہو یا کسی دوسرے ملک کا رہنے والا اور میری طرف اسے منسوب کرے تم اوسے کذاب سمجہو ہمنے ہرگز نہین کہا ہے ہمنے یہ کہا ہے کہ افعال عباد کی مخلوق ہین ابن حجر اسی بحث مین ایک مقام پر لکہتے ہین کہ ابو احمد بن

کتاب خلق افعال العباد والرد علی الجہمیہ واصحاب التعطیل امام بخاری کا ایک لاجواب رسالہ ہے نظیر رسالہ ہے اس مین امام بخاری نے بڑی شد ومد سے جہمیہ کا رد کیا ہے ایک مقام پر لکہتے ہین وقال ابو الولید من قال القرآن مخلوق فہو کافر ومن لم یعقد قلبہ علی ان القرآن لیس بمخلوق فہو خارج من الاسلام انتہی

عدے کہتے ہین کہ مین نے جماعت مشائخ سے سُنا کہ محمد بن اسمٰعیل جب نیشاپور مین آئے بعض شیوخ وقت نے اون پر حسد کی اور اصحاب
حدیث سے کہا کہ محمد بن اسمٰعیل کہتے ہین کہ لفظے بالقران مخلوق جب بخارے مجلس مین آئے تو اون سے ایک شخص نے
کہڑے ہوکے پوچہا کہ لفظے بالقران مخلوق ہے یا غیر مخلوق بخاری نے اس سے اعراض کیا اور تین مرتبہ جواب نہ دیا جب اوس شخص نے زیادہ اصرار کیا تب بخاری نے کہا کلام
اللہ تعالی کا مخلوق نہین ہے اور افعال عباد کے مخلوق ہین اور امتحان بدعت ہے پہر اوس شخص نے غل مچایا اور کہا کہ بخاری نے کہا کہ لفظے بالقران مخلوق اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ان دونون جلیل الشان محدثین مین نزاع لفظے تہی اگر ذہلی کو یہ بات معلوم ہوتی تو پہر نزاع نہ رہتی مگر افسوس ہے کہ درمیانی لوگون نے بات کو بڑہا دیا اور
اصل جواب کی پوری اطلاع ذہلی کو ہونے نہ دی ورنہ ذہلی سے اختلاف نہوتا ذہلی نے انہین خیالات سے پہلے ہی بخاری کے استقبال و تعظیم مین بہت مبالغہ کیا تہا
اور لوگون کو سمجہا دیا تہا کہ کوئی کلامی مسئلہ بخاری سے نہ پوچہو اسلیے کہ اگر اونہون نے کسی مسئلہ مین میرے خلاف جواب دیا تو میری اونکی خلاف ہو جائیگا چنانچہ بعض
ارباب غرض نے آپسمین اختلاف ڈلوا ہی دیا یہ خیال کرنا چاہئے کہ بخاری کے دل پر اسکا کیا کچہہ صدمہ نہ گزرا ہوگا بخاری کو ذہلی کی روایت بغیر تو چارہ تہا نہین ذہلی وہ شخص تہا
جنکی نسبت مشائخ کا یہ مقولہ تہا الحدیث الذی لا یعرفہ محمد بن یحیی لا یعبا بہ ذہلی ایسی حافظ تہے جنکے باب مین امام احمد نے فرمایا ما رایت احدا اعلم بحدیث الزہری منہ
ولا اصح کتابا منہ ذہلی ایسے اکابر سے تہے جنکو تراجم حفاظ مین اجلہ شیوخ بخاری سے لکہتے ہین مگر بخاری نے اس دلکی چوٹ سے جو احادیث انسے صحیح بخاری مین روایت کی ہین
اونمین اونکا صریح نام نہ لکہا کہین حدثنا محمد لکہتے ہین کہین حدثنا محمد بن عبد اللہ یہ نسبت جد کی طرف ہے کہین حدثنا محمد بن خالد یہ نسبت پردادا کی طرف ہے غرض کہین
صاف طور پر حدثنا محمد بن یحیی نہ لکہا امام بخاری پر کیسے کیسے وقت نہین گزرے ہین جب اس مسئلہ کا کہ جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے
وہ کافر ہے فرغانہ مین چرچا ہوا تو ائمہ بخارا کے روبرو پیش ہوا پہر شیخ امام ابو بکر بن حامد و شیخ امام ابو حفص زاہد و شیخ امام ابو بکر اسمٰعیلی رح نے یہ لکہا کہ ایمان غیر مخلوق ہے
اور جو شخص اسکی خلق کا قائل ہو وہ کافر ہے اسوجہ سے بہت سے لوگ بخارا سے نکلے منجملہ اونکی محمد بن اسمٰعیل بہی تہے انکا مسلک یہ ہے کہ ایمان مخلوق ہے تا نامی بخاری اور کفر معاذ اللہ
معاذ اللہ ۵ در دہر چو منی یکی و آنہم کافر ٭ پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود ٭ غرض میری تقریر سے یہ بات اچہی طرح ظاہر ہو گئی کہ ابو مطیع کو ناحق جہمیہ کہنے
سے اونکی روایات پر کوئی برا اثر نہین پڑتا اور یہ امر ابو مطیع پر کچہہ منحصر نہین ہے جنکا اکابر محدثین کی نسبت اس قسم کے امور یا اس سے بڑہکر کہے گئے ہین سب کی نسبت
یہی خیال ہے عام ازین کہ امام بخاری و مسلم علیہ الرحمہ ہون یا انکے سوا کوئی دوسری نامی و گرامی محدث لسان المیزان مین ہے کہ ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابو مطیع
مرجیہ کذاب تہے ابن سعد نے کہا کہ مرجیہ تہے اور وہ اون لوگون کے نزدیک حدیث مین ضعیف تہے ساجی نے کہا کہ بسبب رای کے ترک کیے گئے عقیلی نے کہا کہ مرجیہ تہے اور صالح
تہے حدیث مین لیکن اہل سنت اونسے حدیث اور ذاکر مین امساک کرتے ہین جوزقانی نے کہا کہ ابو مطیع روسا جہمیہ سے تہے اور حدیث وضع کیا کرتے تہے اور سنت سے عداوت رکہتے تہے
محمود بن غیلان نے کہا کہ احمد و ابن معین و ابو خیثمہ نے اونکی نام کو حذف اور ساقط کر دیا حنفیہ کے نزدیک انکا بڑا رتبہ ہے انسے محمد بن مقاتل و موسی بن نعیر نے روایت کی اور یہ
لوگ اون انکی تعظیم کرتے تہے خلیلی نے ارشاد مین کہا کہ یہ بلخ کی قاضی تہے حفاظ اہل عراق و بلخ انسے راضی نہ تہے ذہبی نے کہا کہ انہون نے حدیث وضع کی ترجمہ عثمان
بن عبد اللہ اموی دیکہا جاوے انتہی جہانتک غور کیجے اس تقریر سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ساری بدگمانیان مرجیہ و جہمیہ کہنے سے شائع ہوئین جو محض بے اصل
ہین پہر یہی اوسپر صاحب رای ہونیکی تہمت لگائی گئی چنانچہ ساجی نے صاف کہدیا کہ بسبب رای کے ترک کیے گئے یہی غنیمت ہے کہ عقیلی نے مرجیہ کہتے ہوئے
حدیث مین صالح کہا مگر مرجیہ ہونیکی سبب سے یہ بات لگائی کہ اہل سنت اونسے روایت کرنے مین امساک کرتے ہین مگر یہ امر محض غلط ہے حنفیہ جو اہل سنت کا بہت
بڑا فرقہ ہے ابو مطیع سے بیدہڑک روایت کرتا ہے پہر عموماً اہل سنت کیطرف کیونکر یہ انتساب صحیح ہوگا جوزقانی نے تو کمال کیا کہ ابو مطیع کو جہمیہ کا رئیس ٹہرایا

اور وواضع حدیث اور سنت کی عدو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ ابو مطیع کا جہمیہ ہونا محض بی اصل ہی یہ یہ رئیس جہمیہ کیونکر قرار پائی اور جب یہ راوی
حدیث وکاتب حدیث تہی تو پہر حدیث کے عدو کیونکر خیال کیے گئے معلوم ہوتا ہی کہ جوزجانی نے جب ابو مطیع کیطرف اہل الرای کا انتساب سنا تو اونکو عدوی
سنت اپنی طرف سی گہڑا بہلا ایسا شخص عدوی سنت ہو سکتا ہی جو خود اکابر سے روایت کرتا ہو اور جماعت اونسے روایت کرتی ہو اگر ایسے شخص کو عدوی سنت
کہتی ہین تو پہر مین نہین جانتا کہ دنیا مین محب سنت کسکا نام ہی رہا انتساب وضع حدیث اسکی کیفیت ہم آگی چلکر لکہین گے اگر محمود بن غیلان کا قول صحیح ہی تو
ہم پوچہتے ہین کہ ابن معین وابو خیثمہ نے ابو مطیع کا نام نامی کیون ساقط کیا ؎ اور تو بس نہین چلتا ہی رقیبون کا مگر ؏ سوز کے نام کو لکہہ لکہہ کے جلا دیتی
ہین جب جمہور حنفیہ ابو مطیع کے مطیع ہین تو کیا کیسکے ساقط کیے ہوئے ابو مطیع کا نام ساقط ہو سکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین خلیلی جو ارشاد کرتے ہین تو مین پوچہتا
ہون کہ حفاظ بلخ وعراق سے کون کون صاحب ابو مطیع سی راضی نتہی اور ابو مطیع ایسے شخص سی ناراضی کا منشا کیا تہا اگر یہ کہی کہ ابو مطیع بلخ کے قاضی تہی اسیلیے وہ
لوگ راضی نتہی تو ہم کہتے ہین کہ اسمین ابو مطیع کا کیا قصور ایسی صورت مین ابو مطیع ہی ضرور اون لوگونسے ناراض ہونگی اسمین کسی طرحکا شبہ نہین حنفیہ کی نزدیک
جو ایک بہت بڑا گروہ غالب ہی ابو مطیع کا بڑا رتبہ ہی اور محمد بن مقاتل وموسی بن نصیر ایسے اکابر محدثین انسے روایت کرتے تہی اور انکی تعظیم کرتے تہی رہا وضع حدیث کا
جہگڑا اسکی کیفیت یہ ہی کہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین عثمان بن عبد اللہ الاموی الشامی کی حال مین چند احادیث کو لکہہ کے لکہا ہی فہذا وضعہ ابو مطیع

علی حماد فسرقہ ھذا الشیخ منہ وکان قدم خراسان فحدثہم علی اللیث ومالک وکان یضع علیہم الحدیث لا یحل
کتبۃ حدیثہ الا علی سبیل الاعتبار — اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ذہبی کے نزدیک ابو مطیع
واضع حدیث تہی ہم جہانتک اسمین غور کرتے ہین اسکی تصدیق تو مین مجہے پورا بہروسا نہین ہوتا ذہبی نے ابو مطیع کے حال مین اسے نہ لکہا اگر ذہبی کے نزدیک
صحیح ابو مطیع واضعان حدیث سی تہے تو اونکی ترجمہ مین اسے ضرور لکہنا تہا ایسے ضروری امر کو کیون ترک کیا اور جب یہ امر خاص ذہبی کے مظنونات سی
تہا تو ضرور تہا اسی مدلل طور پر لکہنا اگر یہ کسی دوسرے کا قول تہا تو ضرور تہا اوسکا نام لینا بڑی مشکل یہ ہی کہ میزان مین فی نفسہ بہت سے اغلاط رہگیٔ
جو لسان المیزان وتقریب عسقلانی سے ظاہر ہوتی ہین شیبان بن عبد الرحمن نحوی کے حال مین مقدمہ فتح الباری مین مذکور ہی وقرات بخط
الذہبی فی المیزان قال ابو حاتم صالح الحدیث لا یحتج بہ قلت وھو وھم فی النقل فالذی فی کتاب ابن ابی حاتم
عن ابیہ کونی حسن الحدیث صالح یکتب حدیثہ وکذا نقل الباجی عنہ وکذا ھو فی تہذیب الکمال وھو الصواب
جب ذہبی کی خاص لکہی ہوئی میزان کا نقلیات مین یہ حال ہی تو پہر جہان کسی کا حوالہ نہین دیا گیا ہی وہان بجز تامل کے کیا چارہ ہی علاوہ اسکے اگر ابو مطیع
واضع ہوتے تو ابن تیمیہ ذہبی کے استاد بلکہ خود ذہبی کیون فقہ اکبر مرویہ سے احتجاج کرتے اور ملا علی قاری نے یہ بات جو لکہی ہی کہ ابا مطیع اہل حدیث کے نزدیک
ایک شخص وضاع تہی مجہے اسکے دیکہنی سے بہت تعجب ہوتا ہی اسیلیے کہ اگر فقہ اکبر مشہور کو بروایت ابا مطیع منقول سمجہتے ہین تو ابا مطیع کے وضاع ہونیسے وہ قابل
اعتبار نہ رہی اگر بروایت ابا مطیع اوسے مروی نہین خیال کرتے تو یہ امام کی فقہ اکبر نہوی اگر ہم حماد وابو مطیع کی نسبت ان تمام امور کو تسلیم کرین تو مجہے چار ناچار
یہ کہنا پڑیگا کہ ارباب صحاح کی رواۃ ہرگز ایسے امور سے نہین بچے ہین جنکا انتساب حماد وابو مطیع کی طرف کیا جاتا ہی اگر صحاح سے صحیح بخاری جسکی عظمت ہمارے
دلون اور آنکہون مین ہی اور جسے بلحاظ اپنی صحیح خیال کے ہم اصح الکتب بعد کتاب اللہ سمجہتے ہین ہاتہہ مین اوٹہائی جائی اور اوسکی رواۃ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم
ہو جائیگا کہ عموماً رواۃ بخاری کی بے داغ نہین ہین بلکہ رواۃ کی ایک خاص تعداد پر جسپر کثرت کا اچہی طرح اطلاق ہو سکتا ہی قسم قسم کی جرح ہو سکتی ہے

جسکو اکابر محدثین بخاری کی زمانہ سے پیش کرتے چلے آتے ہین اور جسکے اوٹھانیکے لیے بہ لحاظ حسن ظن کے حفاظ محدثین عرق ریزیان کرتے آئی جنکے سعی مشکور ہوئی مگر ہم
جب غور کرتے ہین تو مجھے بلحاظ اپنے حسن ظن کے یہ کہنا پڑتا ہی کہ بخاری ایسے نامی محدث نے جو ایسے مجروح راوی کی روایت کو نقل کیا تو لامحالہ بخاری کے نزدیک وہ غیر
مجروح ہوگا یا بخاری نے اس جرح کو مسقط عدالت یا ضبط روایت نہ سمجھا ہوگا اگر خدانخواستہ یہ میرا حسن ظن نہ رہے تو مجکو اوس خاص حدیث کی صحت کی تسلیم مین
ضرور تامل ہوگا جسکے راوی کا مجروح ہونا ظاہر کیا گیا ہی اگرچہ یہ امر نہایت تفصیل کا خواہان ہی جسکا یہ رسالہ متحمل نہین ہوسکتا مگر مختصر طور پر یہان بیان کیا
چاہتا ہون تاکہ معلوم ہوجاوے کہ اگر حماد و سطیم پر جرح کا مقبول ہونا ایک ضروری امر ہی تو بہر روات صحیح بخاری اس قسم کی جرح یا اوس سی بڑھکر وارد ہوتی ہوئی کیونکر
بے داغ و غیر مجروح سمجھے جائینگی اور جب بخاری کی روات مقبول سمجھی جاتی ہین تو پہر ہماری معذرت پر بہی لحاظ فرمانا چاہئیے اور ان نامی روایت کو جنکو فقہا مجتہدین
معتبر سمجھتے آتے ہین معاف فرمانا چاہئیے نہین تو مین سچ کہتا ہون کہ انصاف کا خون ہوجائیگا یہ زمانہ جو چل رہا ہی ایسا نازک زمانہ ہی کہ لوگ تقلید مین قسم قسم کے
بکھیڑے نکال کے اسی بدعت و شرک و کفر کہتے ہین اور پہلی ارباب حدیث کی تقلید کرتے ہین جب روایت پر نظر ڈالتے ہین تو اوس سے دامن کشان ہوکے دہریت
کیطرف جہکتی ہین اور قرآن کی آیات مین ایسے مخالف تاویلات پیش کرتے ہین جسکی نسبت مین کہہ سکتا ہون کہ حقیقت مین وہ قرآن کے بہی منکر ہوجاتے ہین
دہریت کا لامذہبیت زینہ ہی جس سے دہریت کو پہونچتے ہین العیاذ منہا باللہ تعالی خداوند کریم توفیق رفیق اور ہدایت کافی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائی یہ
ایسے زمانہ مین جہانتک ممکن ہو آدمی کو تعدیل مین کوشش کرنی چاہئیے کہ حیرت و انقلاب مذاہب و دہریت سی آدمی محفوظ رہی اسمین کسیطرح کا شبہ نہین کہ صحاح مین
ہر قسم کی روات سی روایت کیگئی ہی ایسے روایت سے بخاری بہی مالامال ہی جن پر اکابر محدثین نے جرح کی ہی اگرچہ بعض نی توثیق بہی کی ہو اس قسم کی مجروح روات سے
جو بخاری نے روایت کی ہی بعض بطور متابعات و شواہد کے ہین جنکی روات ضعفا سے جائز ہی مگر مجھے بحث اسمین ہے کہ بخاری نے ضعفا سے روایت جائز سمجھی گو بطریق
متابعت و استشہاد ہو چنانچہ اس مقام پر بطور نمونہ ایسی روات کا ذکر کرتا ہون جنکو بعض حفاظ و اکابر محدثین نے مجروح خیال کیا ہی اور بخاری نے اونسے
روایت کی ہی عبدالرحمن ابن عبداللہ بن دینار مدنی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی عمرو بن علی کہتی ہین کہ عبدالرحمن بن مہدی کو مین نے نہین سنا کہ وہ کبھی
اونسے روایت کرتے ہون ابوحاتم کہتی ہین کہ انکی حدیث لکھی جاوی مگر اوس سے احتجاج نہ کیا جاوے دارقطنی کہتی ہین کہ بخاری نے اسمین ناس سی مخالفت کی ہے
عبدالرحمن ابن ابی نعیم بجلی ابوالحکم کوفی عابد کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی جس سے بخاری نے تین احادیث کی روایت کی ہی عطا ابن السائب بن مالک الثقفی
الکوفی اختلاط کی وجہ سے ضعیف سمجھا جاتا ہی بخاری نے عطا سے ایسی روایت کی ہی جس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہ روایت بعد اختلاط کی ہے سعید بن ایاس جریری
بصری کو بہی اختلاط ہوگیا جس سے بخاری نے روایت کی ابن حجر مقدمہ فتح مین کہتے ہین واخرج لہ البخاری ایضا من روایۃ خالد الواسطی
عنہ ولم یتحرر لی امرہ الی الآن ہل سمع منہ قبل الاختلاط او بعدہ ۔ گویہ حدیث بطور متابعت ہی مگر بحث روایت مین ہی
علے ہذا ابوسطیم پر جو جرح کیجاتی ہی ایسی روات خود بخاری کی ہین بلکہ بیشتر ایسی ہین جو بہ نسبت اونکے سخت مجروح ہین اسحق بن محمد بن اسمعیل ابن عبداللہ ابن
ابی فیروۃ الفروی اندہی ہوگئی تہی انکی نسبت دارقطنی و حاکم کہتے ہین کہ بخاری کو عیب ہی جو انسے روایت کرتے ہین اسمعیل بن ابی اویس عبداللہ بن عبداللہ بن
اویس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی کو نسائی نے ضعیف کیا ہی اور ابن معین کبھی لاباس بہ کبھی ضعیف کبھی سارق حدیث کہتی ہین دارقطنی کہتے ہین لا اختارہ
فی الصحیح علامہ ابن حجر نے اسکے دفع مین بڑا زور دیا ہی وہ کہتے ہین کہ اسمعیل نے اسکے لیے اصول قرار دیا تہا اور بخاری کو سمجھا دیا ہی کہ اسی ڈھنگ سے روایت کرو
قابل احتجاج

نہین ہین جبتک اوسکی موید دوسری روایات نہون ہین تو اسکو ضرور مانتا ہون اور اگر اسمعیل کوئی اصول نہ بتاتی ہوتے تب بہی اسوجہ سے مین مانتا کہ بخاری نے روایت کی ہی مگر یہ بات ظاہر ہی کہ جب آدمی سارق قرار پایا تو اوسکی اصول کب قابل اعتبار ہو سکتے ہین اسید بن زید الجمال کی نسبت نسائی نے کہا کہ متروک ہی ابن معین نے کہا کہ وہ جہوٹ احادیث کی روایت کرتا ہی دار قطنی نے اسے ضعیف کہا ابن عدی نے کہا کہ اسکی روایت پر متابعت نہ کی جاوی ابن حبان نے کہا کہ یہ ثقات سے مناکیر کی روایت کرتا ہی اور حدیث کو چوریاتا ہی بزاز نے کہا یہ بڑا شیعہ تہا ابو حاتم نے کہا کہ اسمین مین نے لوگون کو کلام کرتے ہوئے دیکہا ابن حجر کہتے ہین کہ کسی شخص کو مین نے نہین دیکہا کہ ابن زید کی توثیق کرتا ہو ہم کہتے ہین اگرچہ بخاری کی حدیث مقرون بالغیر ہے مگر اسمین شبہ نہین کہ بخاری نے ایسے مجروح راوی سے روایت کی جسمین تمام عیب متعلق عدم قبول روایت بہری تہی ابن عدی کہتے ہین کہ بخاری نے ہشیم کی حدیث اسیلیے روائت کی کہ ہشیم اثبت الناس ہین حصین مین ہم اسے تسلیم کرتے ہین مگر اس سے اصل امر دفع نہین ہوتا جو اسید کی نسبت کہا جاتا ہی احمد بن عیسے مصری تستری سے بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابو داؤد یحیی بن معین سے حکایت کرتے ہین کہ اونہون نے اللہ کی قسم کہائی کہ وہ بڑا جہوٹہا ہی ابو زرعہ نے صحیح مسلم پر طعن اسوجہ سے کیا کہ مسلم مین احمد سے روایت ہی ابو زرعہ نے کہا کہ اہل مصر احمد کی زبان کی شکایت کرتے ہین بعضون نے احمد کی توثیق بہی کی ہی مگر یہ قسم نہایت غور کے قابل ہی علے ہذا ابو زرعہ کا طعن زکریا بن یحیی بن عمر بن حصین بن حمید بن منہب الطائی ابو السکین شیوخ بخاری سے تہی دار قطنی نے ایک بار کہا کہ قوی نہین ہین ایک بار کہا کہ متروک ہین حاکم نے کہا احادیث مین خطا کرتے ہین انسے بخاری روایت کرتے ہین سلمہ بن رجاء تمیمی ابو عبد الرحمن الکوفی ابو حاتم نے کہا ما بہ باس ابن معین نے کہا لیس بشئی اور نسائی نے اونکی تضعیف کی بخاری نے ان سے حدیث کی روایت کی **عبد اللہ** بن بریدہ نے اپنے باپ سے سماعت نہین کی ابراہیم حربی کہتے ہین کہ عبد اللہ جو حدیث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ منکر ہے بخاری نے عبد اللہ سے ایسی روایت کی ہی جسے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی **عبد اللہ** بن رجاء غدانی بصری کو عمرو بن علے الفلاس نے کثیر الغلط والتصحیف کہا اور قابل حجت نہین خیال کیا بخاری نے انسے روایت کی ہی بخاری سے انسے ملاقات بہی ہوئی تہی عبد اللہ بن صالح جہنی کے پڑوس مین ایک شخص واضع حدیث تہا اسکا خط عبد اللہ کے خط سے مشابہ ہوتا تہا وہ حدیث وضع کرتا تہا اور لکہہ کے عبد اللہ کے گہر مین پہینک دیتا تہا عبد اللہ اوسے اپنا سمجہ کر روایت کرتے تہے **عبد اللہ** بن صالح سے جو لیث سے تعلیق کی ہی وہ بخاری مین بہت ہی چنانچہ اسمعیلی نے بخاری پر اسکا عیب لگایا ہی اور یہ تعجب ظاہر کیا ہے کہ بخاری حدیث منقطع سے احتجاج کرتے ہین اور متصل سے احتجاج نہین کرتے ابن حجر اسکا یون جواب دیتے ہین کہ بخاری جس حدیث کو وارد کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہی جسکو وہ اونکی احادیث سے جانچ لیتے ہین لیکن وہ بخاری کی شرط پر نہین ہوتی جو اعلی شروط صحت سے ہی اسیلیے اوس حدیث کو بطور اصل کتاب روایت نہین کرتے یہ بخاری کی اصطلاح ہی جو استقراء سے بہ لحاظ کار روائی بخاری کے معلوم ہوئی جسمین کچہہ مضائقہ نہین ہی انتہی ابن حجر کا کلام نہایت صحیح ہے جسکو ہم آنکہہ بند کرکے تسلیم کرتے ہین مگر دوسری لوگ اسکو کب تسلیم کر سکتے ہین وہ تو اسمعیلی کی ہان مین ہان ملائینگے جب عبد اللہ بن صالح کی یہ کیفیت تہی کہ اونکو اونکا پڑوسی چکمہ دیتا تہا تو تنقید سخت دشوار تہی اور جب حدیث شرط بخاری پر پہوتی ہوئی درج صحیح کیگئی تو گو اوسکا اشتیاق کچہہ بہی ہو مگر مجموعہ مرویات ما فی الدفتین کو صحیح کیونکر کہہ سکتے ہین **عبد الرحمن** ابن ابی نعیم بجلی ابو الحکم کوفی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی بخاری نے تین حدیثین انسے روایت کی ہین **عبد العزیز** بن محمد بن ابی عبید الدراوردی ابو محمد المدنی کی نسبت احمد کہتے ہین کہ جب لوگونکی کتابونسے روایت کرتے تہے تو وہم کرتے تہے اور جب اونکی کتب سے پڑہتے تہے تو خطا کرتے تہے اور اکثر حدیث کو قلب کرتے تہے عبد اللہ بن عمر کے حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے تہے ابو زرعہ نے کہا کہ وہ سیء الحفظ تہے اور اکثر سوء

حفظ سے روایت کرتے تہی جسمین خطا واقع ہوتی تہی نسائی نے کہا کہ انکی حدیث عبید اللہ بن عمر سے منکر ہے ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ ساجی نے کہا [illegible]
ابن سعد نے کہا کہ وہ غلط کرتے تھے۔ بخاری نے انکی حدیث متابعات مین بصیغہ تعلیق روایت کی ہی عتاب بن بشیر جزری کی تضعیف امام احمد حنبل نے
کی نسائی نے کہا لیس بقوی ابن مہدی نے آخر الامر اوسکی حدیث کو ترک کیا ابن مدینی نے کہا کہ ہمنے اوسکی حدیث پر مارا بخاری ابی داؤد نسائی ترمذی نے
اس سے روایت کی **عطا بن السائب** بن مالک الثقفی کوفی آخر عمر مین اختلاط ہو گیا تہا اسلیے یہ ضعیف کہی جاتی ہین بخاری نے انسے
بعد اختلاط کے روایت کی چنانچہ تطبیق روایات مرویہ سے ظاہر ہوتا ہی عمرو بن ابی سلمۃ التنیسی دمشقی احمد نے کہا کہ [illegible] احادیث باطلہ
روایت کین یحیی بن معین و ساجی نے اسی ضعیف کہا عقیلی نے کہا اسکی حدیث مین وہم ہی ابو حاتم نے کہا کہ اسکی حدیث لکہی جاوے اور [illegible] احتجاج نہ کیا جاوے
بخاری نے اس سے روایت کی ہی **محمد بن طلحہ** بن مصرف الکوفی ابن سعد نے کہا اسکی احادیث منکر ہین عفان نے کہا [illegible] روایت کرتا
حالانکہ اوسکا باپ بہت پہلے مر چکا تہا لوگ اوسے جہوٹا سمجہتے تہی ابو داؤد نے کہا کہ وہ خطا کرتا تہا ابو کامل مظفر بن مدرک کہتے تھے کہ تین اشخاص کی احادیث
سے پرہیز کرنا چاہیے **محمد بن طلحہ** و فلیح بن سلیمان و ایوب بن عتبہ ابن معین نے اسے ایک بار صالح ایک بار ضعیف کہا ہی نسائی نے کہا قوی نہین ہی
بخاری نے اس سے روایت کی ہی بعض مین متابعت کی ہی جو حدیث جہاد مین ہی اوسکی متابعت نہین کی ابن حجر کہتے ہین کہ وہ فضائل اعمال مین ہی
یہ بات نہایت صحیح ہے لیکن اگر شروط بخاری پر لحاظ کیا جاوے تو فضائل اعمال وغیرہ سب یکسان سمجہے جاوینگے فضائل اعمال مین صرف حدیث ضعیف پر
عمل جائز ہے مگر اسکو ایسی حدیث کا ذکر کرنا کیا ضرور ہی جو بخاری الیسا ہو محمد بن یزید کوفی کو ابو حاتم نے مجہول کہا خود بخاری نے بہی اسکی تضعیف کی اور انسے حدیث
روایت کی ہی اور متابعت کے **محمد بن یوسف** الفریابی نزیل قیساریہ جو سواحل شام سے ہی کبار شیوخ بخاری سے تہی انسے ڈیڑہ سو حدیث مین خطا
ہوئی ہی ابن معین نے ان سے ایک حدیث جسمین محمد بن یوسف سی خطا واقع ہوئی ہی لکہہ کے لکہا ہی کہ یہ باطل ہی ابن حجر فرماتے ہین کہ بخاری نے انکی احادیث
کو پاک اور تمیز کر کے اعتماد کیا ہی انتہی مین بہی اس خیال سی کہ مجہی بخاری کے ساتہہ حسن ظن ہی نہ خود اپنی ذات سے بلکہ ابا عن جد اسلیے بخاری کی مرویات کو
اپنے سرون پر آنکہون پر رکہتا ہون مگر زمانہ کا رنگ تو کچہہ عجیب غریب ہی جو تقلید کو بالکل نہین مانتے وہ کیونکر اسے تسلیم کرینگے مروان بن الحکم سے بخاری نے
روایت کی یہ وہ شخص تہا جسنے طلحہ کو یوم الجمل تیر سے شہید کیا **معلی بن منصور** الرازی نزیل بغداد بخاری سے انسے ملاقات تہی امام احمد کہتے ہین کہ مین نے کوئی حدیث
انسے روایت نہ کی یہ رای کے موافق حدیث کی روایت کرتے تہی جسمین خطا کرتے تہی ابو حاتم رازی کہتے ہین کہ احمد سے کہا گیا کہ آپ منصور سے کیون روایت نہین
کرتے امام احمد نے کہا کہ ابن منصور شروط لکہتے تھے اور جس شخص نے اسی لکہا وہ کذب سے نہ بچا بخاری نے انسے بیوع مین حدیث روایت کی ہی **مقسم مولی** ابن
عباس ابن سعد نے کہا ضعیف تہی ساجی نے کہا کہ بعض لوگون نے انکی بعض روایات مین کلام کیا ہی بخاری نے انسے روایت کی ہی اور ترمذی نے بہی
ابن حجر لکہتے ہین وہو من غرائب الصحیح **ہشام بن عروۃ** بن الزبیر بن العوام القرشی الاسدی کا حافظہ بوڑہاپے مین متغیر ہو گیا تہا تو جس سے
اونہون نے حدیث سنی تہی اوسمین بہی تغیر ہو گیا وہ جب تیسری بار عراق کو آئی تھے **یعقوب بن شیبہ** کہتے ہین کہ ہشام ثقہ ہیں جب وہ
عراق کو آئے تو اپنے باپ سے روایت کرتے تہی وہانکی لوگون نے اسکا انکار کیا اپنے باپ سے جو وہ روایت کرتے تہی ایسی روایت کرتے تہی جیسا اونہون نے سنا تہا تسابل
ہونیکا یہی تہا کہ جو دوسرے لوگونکی روایت ہوتی تہی اوسے اپنے باپ سے ارسال کرتے تہی ابن حجر کہتے ہین کہ یہ تدلیس ہی اور ابن خراش کہتے ہین کہ مالک
انسے راضی نہ تہے اور مالک سے اس سے زیادہ شدید حکایت کیگئی ہی تو یہ محمول ہی یعقوب کی قول پر ہشام سے جمیع ائمہ نے احتجاج کیا ہی **یحیی بن زکریا**

الغسانی الواسطے کو ابو داؤد نے ضعیف کہا ہی ابن معین کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین یہ مشہور
نہین ہین ابن حبان نے انکی باب مین یہانتک کہا ہی کہ انسے روایت جائز نہین ہی بخاری نے انسے روایت بمتابعت کی ہی **یحیی بن کثیر یمامی**
یحیے قطان کہتے ہین کہ انکی مرسلات ہوا کی متشابہ ہین یہ کثیر الارسال والتدلیس والتحدیث من الصحف تہے ہمام کہتے ہین کہ وہ صبح کو مجہسے حدیث سنتے تہے اور شام
کو حدیث کرتے تہے یعنے اوس شخص کا نام لیتے تہے جس سے حدیث سنتے تھے ابن حجر کہتے ہین احتج بہ الائمۃ رماہ مرجیہ وجہمیہ کا انتساب تو برتقدیر تسلیم ہم کہتے ہین کہ اس
قسم کے رواۃ سے بخاری مین روایت کیگئی ہی چنانچہ **ایوب بن عائذ** بن مدلج الطائی مرجیہ تہا جسکے روایت بخاری نے مغازی مین کی ہے
ثور بن یزید جمصے ابو خالد قدریہ تہا اوزاعی وابن مبارک وغیرہ اس سے کتابت حدیث کو منع کرتے تہے جب یہ مدینہ مین آیا امام مالک نے لوگون کو منع کیا کہ
اسکی پاس بیٹہین اسے لوگ ناصبی کہتے تھے یحیے بن معین کہتے ہین کہ یہ ایسی لوگونکی ساتھہ بیٹہتا تہا جو علی کو برا کہتے تہے مگر بن یزید علی رض کو گالیان نہین دیتا
تہا غرض ایسے امور کہ پائے جاتے ہوئے ثور سے جماعت نے احتجاج کیا ہی **حریز بن عثمان** جمصے کو لوگ ناصبی کہتے تھے ابن حبان کہتے ہین کہ یہ اپنی مذہب
کیطرف دعوت کرتا تہا اسکی حدیث سے پرہیز کرنا چاہئے اسکی روایت ثلاثیات بخاری مین موجود ہی **حسن بن ذکوان** ابو سلمہ بصری کے تضعیف
احمد وابن معین وابو حاتم ونسائی وابن المدینی نے کی اور ابن عدی نے مدلس کہا اور ابی داؤد اسے قدری کہتے تہے بخاری نے کتاب الرقاق مین روایت
کے ہی گو بخاری شواہد بہی لائی ہین **زکریا بن اسحق مکے** قدری تہا امیر نے مکہ مین منادی کردی تہی کہ کوئی اوسکی پاس نہ بیٹھے بخاری نے اس سی روایت
کی ہی **عبد الملک بن اعین** کوفی شیعے تہا ابن معین نے کہا لیس بشئے ابن مہدی اوس سے حدیث کرتے تہے پہر چہوڑ دیا بخاری مین اس سے حدیث
موجود ہی **عمران بن حطان** سدوسی قعدیہ تہا قعدیہ خوارج کا ایک فرقہ ہی یہ شخص ایسا متعصب تہا کہ یہ اپنی مذہب کیطرف دعوت کرتا تہا اور اسنے
عبد الرحمن بن ملجم قاتل جناب امیر علیہ السلام کا مرثیہ لکہا تہا بخارے نے متابعات مین اس سے روایت کی ہی علامہ ابن حجر کہتے ہین کہ موصل کی تاریخ مین لکہا ہے
کہ عمران نے آخر عمر مین خارجیت سی رجوع کی اگر یہ صحیح ہے تو عذر جید ہی والا متابعات مین نقل کرنا کچہ حرج نہین انتہی ہم کہتے ہین کہ عمران کی نسبت خود علامہ ابن حجر
نے یہ لکہا ہی کہ وہ آخر عمر مین خارجی ہوا پہر یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہی کہ آخر عمر مین اوسنے رجوع کی دعا آخر اور دو اول تو ہو تی نہین اور یہ قول محدثین ہی جسکو
ارباب تاریخ حاطب اللیل کے کلام پر ترجیح ہے **مالک بن اسمعیل** ابو غسان نہدی کبار شیوخ بخاری سے تہے جو شیعے تہے **محبوب بن حسن البصری**
ابو جعفر کہتے ہین کہ انکا نام محمد تہا نسائی نے انکی تضعیف کی ابو حاتم نے کہا قوی نہین ہین ابو داؤد نے کہا یہ کچہہ کچہہ قدر کیطرف مائل تہے بخاری نے انسے روایت
کی سفر وغیرہ **ہرون بن موسی** اعور نحوی بصرے قدری تہا جس سی بخاری نے روایت کی اب اگر ہم تسلیم کرلین کہ ابو مطیع کا پایہ رواۃ بخاری سے
گہٹا ہوا تہا تو جامع ترمذی وسنن ابو داؤد وغیرہ کے رواۃ سے تو ہرگز گہٹا ہوا نہین خیال کیا جا سکتا عبد الرحمن بن غزوان سے جو ترمذی نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر شام کے روایت کی ہی اوسمین ہی وبعث معہ ابو بکر بلالا یعنے آپکے ساتھہ حضرت صدیق نے بلال کو کر دیا ذہبی نے میزان میں اسے بلحاظ
تاریخی واقعات کے غلط ٹہرایا ہی اور کہا ہی کہ اوسوقت بلال پیدا نہوئے تھے اور ابو بکر صدیق لڑکے تھے عبد الرحمن سے بخاری نے بہی روایت کی ہے روایت راوی کے
معیار ہی عبد الرحمن نے ایسی غلط روایت کی جسکو کسیطرح عقل قبول نہین کر سکتی محمد بن زیاد وضعین حدیث وکذاب وخبث ومتروک الحدیث تہا قال ابن حبان
کان یضع الحدیث علی الثقات لا یحل ذکرہ فی الکتب الا علی جہۃ القدح فیہ سعید ترمذی مین اس سے روایت موجود ہی رواۃ سنن باقیہ کا ذکر بلحاظ اختصار
کے چہوڑ دیتا ہون سنن اربعہ کے رواۃ کے حالات کی اگر تفتیش کیجائے تو معلوم ہو جائیگا کہ ان مین لین الحدیث ومستور ومجہول الحال وضعیف ومجہول ومتروک الحدیث

میزان الاعتدال مین ہے لا یعرف والخبر موضوع ذکرہ ابن عدی موضوعات ابن جوزی مین ہے قال احمد بن حنبل ہو کذاب خبیث یضع الحدیث وقال یحیی کذاب خبیث قال السعدی والدارقطنی کذاب قال البخاری والنسائی والفلاس وابو حاتم الرازی متروک الحدیث ۱۲ منہ

ووا ہی الحدیث ومتہم بالکذب والوضع بکثرت موجود ہین. اگر ہم اس امر کو تسلیم کر لیں کہ عموماً روات صحاح سے ابو مطیع کا درجہ گھٹا ہوا ہی تو ہم کہینگے کہ ارباب تاریخ
وفقہا انکی مداح ہین طبقات فقہا مین انکا ذکر تعظیم سے کیا گیا ہی مدینۃ العلوم مین ہی وهو القاضی الفقیہ روی الکتاب الفقه الاکبر عن
ابی حنیفة روی عن ابن عون وهشام بن حسان ومالک بن انس وابراهیم بن طهمان وعنه احمد بن منیع وغیره تفقه علیه اهل بلاده وکان
یعنے ابو مطیع قاضی تھے انہون نے امام سے فقہ اکبر کی روایت کی یہ روایت ابن عون وہشام ومالک وابراہیم سے کرتے ہین انسے احمد بن منیع وغیرہ روایت
کرتے ہین بلخ کے لوگون نے انسے علم فقہ حاصل کیا ابن مبارک بلحاظ علم ودین کے انکی تعظیم کرتے تھے جواہر مضیہ فی طبقات الحنفیہ مین ہی القاضی الفقیه راوی
الکتاب الفقه الاکبر عن الامام تفقه به اهل تلک الدیار وکان بصیرا علامة کبیرا کان ابن المبارک یعظمه ویجله لدینه وعلمه طبقات حنفیہ مین ہے
هو القاضی الفقیه صاحب الامام راوی الکتاب الفقه الاکبر عنه روی عن ابن عون وهشام بن حسان ومالک بن انس وکان ابن المبارک یعظمه ویجله لدینه وعلمه
عینے شارح بخاری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین راوی کتاب الفقه الاکبر عن الامام وروی عن مالک بن انس وابراهیم بن طهمان
وغیرهما وروی عنه جماعة پہر ایسا شخص جسکے تاریخ مورخین وصاحب طبقات کی تواریخ وطبقات مین درج او رفقہا جسکے تعریف لکھتے ہون اور جسکی
روایات کو مقبول سمجھکر قبول کے سرون پر اور آنکھون پر رکھتے ہون غیر مقبول متصور ہو سکتا ہی ہر گز نہین ہر گز نہین عبد اللہ ابن المبارک جنکا علم وورع
وطہارت وجلال فقہا ومحدثین کے نزدیک مسلم الثبوت ہی تواریخ وطبقات انکی مدائح سے مالا مال ہین جب بلحاظ دین وعلم کے ابو مطیع کی تعظیم کرتے ہون تو ابو مطیع
کے قابل اعتبار ہونے کیلیے میری نزدیک اسیقدر کافی ووافی ہی اگر ابو مطیع تہمتون سے محفوظ نہوتے تو ابن مبارک سا جلیل القدر عالم فقیہ محدث بلحاظ دین و
علم کے ابو مطیع کی تعظیم وتجلیل نہ فرماتا بلکہ ضرور اونسے کنارہ کش ہو جاتا اور اونکی عیوب کو بیان کرتا جسطرح عام قاعدہ ہی ابن مبارک کی تعظیم ابو مطیع کے
دامن کو غبار تہمت سے پاک وصاف کرتی ہی جاننا چاہیئے کہ مذاہب کے تقسیم بلحاظ اہل دیانات واہل اہوا ونحل کے ہوتی ہی ارباب دیانات مجوس ویہود
ونصاریٰ واہل اسلام ہین اہل اہوا وآرا فلاسفہ دہریہ وصابیہ وعبدۃ الکواکب والاوثان وبراہمہ وغیرہ چونکہ اہل اہوا کی مقالات منضبط نہین ہین اسلیے
انکے فرق کا کچہ ٹہکانا نہین اہل دیانات کے مختلف فرقے ہین مجوس کے ستر فرقے ہوئے یہود کے اکہتر نصاریٰ کے بہتر مسلمانون کے تہتر فرق لاحق نے فرق سابق
سے ایک فرقہ میں ترقی کی مگر ان فرق مین فرق ناجیہ ایک ہی ہوتا آیا اسلیے کہ قضیتین متقابلین مین ہمیشہ حق ایک ہی مین دائر ہوتا ہی یہ تو محال ہی
کہ دو شخصون پر جو عقیدۃً مختلف ہون یہ حکم کیا جاوی کہ دونون محق وصادق ہین پہر ضرور ہی کہ جمیع مسائل مین حق ایک ہی فرقہ مین دائر ہو یہی فرقہ ناجیہ کہلاتا ہی
اس وجہ سے ہر شخص کو اس امر کی تلاش ہوتی ہی کہ فرقہ ناجیہ کونسا فرقہ ہی مجکو اس مقام پر ہر فرقے کی کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہین ہی البتہ ایسے فرق کے احوال
مختصر طور پر بیان کیا چاہتا ہون جنسے فقہ اکبر کے مطلب سمجھنے مین ایک قسم کی مدد ملی **معتزلہ** یہ اپکو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہین اور اپنا لقب قدریہ رکھتے ہین
مسلک یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے قدم اوسکی وصف ذات کے ساتہہ خاص ہی یہ لوگ صفات قدیمہ کے کلیۃً نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے
زندہ وحی ہی علم وقدرت حیات سے عالم وقادر وحی نہین ہی بلکہ یہ صفات ومعانی قدیمہ ہین جو اوسکی ذات کے ساتہہ قائم ہین اسلیے کہ اگر صفات نفس قدم
میں باری تعالیٰ کی شریک ہون تو چاہیئے کہ اوسکی ساتہہ الوہیت مین بہی شریک ہو جائین ان لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالیٰ کا کلام محدث ہی مخلوق فی المحل
حرف وآواز ہی انکی امثال مصاحف مین لکہی جاتی ہین جو انسے حکایات ہین اسلیے کہ محل میں جو عرض پایا جاتا ہی وہ فی الحال نیست ہو جاتا ہی اور اس امر پر
اتفاق ہے کہ ارادہ وسمع وبصر ایسے معانی نہین ہین جو قائم بذاتہ ہون اور اسپر اتفاق ہی کہ اللہ تعالیٰ کی رویت آنکھون سے دنیا میں نہین ہو سکتی اور اوسکو

تشبیہ کسی طور پر نہین ہوسکتی جہتہً ومکاناً وصورتاً وجسماً وتحیزاً وانتقالاً وزوالاً وتغیراً وتاثیراً اور انلوگون نے آیات متشابہات کی تاویل کو واجب خیال کیا
اور اسیکو توحید جانتے ہین اور ان لوگون نے اسپر اتفاق کیا ہی کہ عباد اپنے افعال خیر وشر پر قادر اور اونکی خالق ہین اور اپنے فعل پر قیامت کے دن ثواب وعقاب
مستحق ہین اللہ تعالی اس سی پاک ہی کہ اوسکی طرف شر وظلم کی اور ایسی فعل کے جو کفر ومعصیت ہی نسبت کیجائی اسیلیے کہ اللہ تعالی نے اگر ظلم کو پیدا کیا تو ظالم ہوا
کو پیدا کیا تو عادل ہوا اور ان لوگون نے اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ بلحاظ رعایت مصالح عباد کے من حیث الحکمت حکیم پر صلاح وخیر واجب ہی اصلح ولطف
وجوب مین انہین اختلاف ہی اسکو یہ لوگ عدل کہتے ہین۔ اور اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ جب مسلمان متقی مرتا ہی یا گنہگار توبہ کرکے مرتا ہی تو مستحق ثواب کا
اور جب بغیر توبہ کے گناہ کبیرہ سے جسکا اوسنے ارتکاب کیا ہی مرگیا تو وہ مستحق خلود فی النار کا ہوتا ہی لیکن اسکا عذاب کفار کے عذاب سے خفیف ہوتا ہی اور
وعید کہتے ہین اور ان لوگون نے اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ اصول معرفت وشکر نعمت کا وجوب اور حسن وقبح کا جاننا عقلی ہی اور عقل ہی حسن کا کرنا
اور قبیح سے پرہیز واجب ہی شرع کو اسمین دخل نہین۔ وہ یہ بھی کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے اپنی بندون پر امتحاناً بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے احکام بہیجے ہین تاکہ احکام کا
اور انکی ہلاکت پر شہادت ہو امامت مین یہ لوگ آپسمین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتی ہین نصاً ہی بعضے کہتی ہین اختیاراً **جبریہ** ایک فرقہ ہی جو بندہ سے
فعل کے نفی کرتا ہی اور فعل کی نسبت اللہ کیطرف کرتا ہی جبریہ خالصہ بندہ کو مجبور محض خیال کرتا ہی اور فعل وقدرت علی الفعل اصلاً ثابت نہین کرتا
بندہ مین ایسی قدرت ثابت کرتا ہی جو اصلاً غیر موثر ہین جو شخص قدرت حادثہ کا اثر فعل مین ثابت کرتا ہی اور جسکو کسب کہتی ہین۔ وہ جبری نہین ہی **جہمیہ**
اصحاب جُہم ابن صفوان یہ ایک فرقہ جبریہ خالصہ کا ہی یہ فرقہ نفی صفات ازلیہ مین معتزلہ کا قدم بقدم ہی معتزلہ کے عقائد پر اس فرقہ نے بہت سی چیزین بڑ
یہ فرقہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی کو کسی صفت سی متصف کرنا نہ چاہئے اسیلیے کہ اس سی تشبیہ لازم آتی ہی یہ فرقہ خدا کو حی عالم نہین کہتا اسیلیے کہ بہتر ہی حی
البتہ قادر فاعل خالق کہنا چاہیی اسیلیے کہ سوای اللہ کے کسی شی پر انکا اطلاق نہین ہوتا یہ فرقہ اللہ تعالی کو ایسے علوم ثابت کرتا ہی جو حادث لافی المحل
کہتا ہی کہ یہ بات جائز نہین ہی کہ اللہ تعالی کسی شی کو قبل اوسکی پیدا ہونیکے جانی اسیلیے کہ اوسکو اگر پہلے سے علم تہا پہر اوسنے پیدا کیا تو اوسکا علم بدستور باقی
نہ باقی رہا اگر باقی رہا تو وہ جاہل ٹہرا اس لیے کہ علم اس امر کا کہ یہ چیز عنقریب پیدا ہوگی مغائر ہے اس علم کے کہ وہ چیز پیدا ہوئی
اگر باقی نہ رہا تو متغیر ہوگیا اور متغیر مخلوق ہی قدیم نہین ہی اور جب حدوث علم کا ثابت ہوا پہر اس بات سے خالی نہین کہ اوسکی ذات مین حدوث
جس سے ذات محل حوادث ہو جائیگی یا محل مین حادث ہوگا پہر محل اوسکے ساتہہ موصوف ہوا نہ باری تعالی اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ علم کے
نہین ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ آدمی کسی شی پر قادر نہین۔ اور آدمی مین استطاعت نہین ہی وہ اپنی افعال مین مجبور ہی اور نہ اوسمین قدرت نہین ارادہ نہین اختیار
اللہ تعالی انسان مین افعال کو اوسیطرح پیدا کرتا ہے جسطرح سائر جمادات مین اور انسان کیطرف افعال اوسیطرح منسوب ہوتے ہین جسطرح سائر
طرف عرف عام مین کہتے ہین درخت پہلا دریا جاری ہوا آفتاب نے طلوع کیا وغیرہ وغیرہ اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ افعال انکے احاطہ قدرت سے باہر
فرقہ کو جبر مین اسقدر تشدد ہی کہ ثواب وعقاب کو بہی جبر کہتا ہی اور تکلیف کو بہی جبر خیال کرتا ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جب اہل بہشت واہل دوزخ
مین داخل ہونیکے بعد نعیم جنت ونار سے متلذذ ومتالم ہو جائینگے تب جنت ونار فنا ہو جائینگے قرآن مین جہان خلود کا وعدہ کیا گیا ہی وہ حقیقت
نہین ہی بلکہ مبالغہ وتاکید پر محمول ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جو شخص دل سے ایمان لایا مگر زبان سے اوسنے انکار کیا تو وہ کافر نہوگا بلکہ مومن ہی اسیلیے
انکار سے نہین زائل ہوتی **کرامیہ** یہ مثبتین صفات سے ہین مگر مآل انکا تجسیم وتشبیہ ہی ابو عبد اللہ علی کہتا ہی کہ اوسکا معبود عرش پر

جانب جسپر وہ جوہر کا اطلاق کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اللہ تعالی عرش کے صفحہ علیا سے مماس ہی وہ انتقال و تحول و نزول کو جائز سمجھتا ہی بعض کہتے ہین کہ وہ
بعض اجزاء عرش پر ہے انکی متاخرین کہتے ہین کہ فوق کیطرف اور محاذی عرش کے ہی انمین بہی اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ اوسمین اور عرش مین متناہی بعد ہی محمد ابن
ہیصم کہتا ہی کہ لامتناہی بعد ہے اور وہ عالم کے مبائن ہی یہ شخص تحیز و محاذات کی نفی کرتا ہی اور فوقیت و مباینت کو ثابت کرتا ہی جو لوگ باری تعالی کو فوق
کی جہت مین کہتے ہین نفس نہایت مین اونمین اختلاف ہی بعضے نہایت کو جہات ستہ مین ثابت کرتے ہین بعضے جہت تحت مین جو نہایت کے منکر ہین وہ
کہتے ہین کہ باریتعالی عظیم ہے بعضے عظمت کے یہ معنی کہتے ہین کہ وہ باوجود وحدت کی جمیع اجزاء عرش پر ہے عرش اوسکے نیچے ہی بعض کہتے ہین کہ عظمت کے یہ معنی ہین
کہ وہ جمیع اجزاء عرش کی ملاقی ہی عموماً کرامیہ حوادث کثیرہ کا قیام ذات باریتعالی سے جائز سمجھتے ہین مثل اخبار امور ماضیہ و مستقبلہ و کتب منزلہ و قصص و
وعد و وعید و احکام وغیرہ **خوارج** ایک فرقہ ہی جسنے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا یہ فرقہ حضرت عثمان و علی سے تبری کرتا ہی اور اسکو ہر عبادت سے افضل
سمجھتا ہی اور اسکو اسقدر مہتم بالشان خیال کرتا ہی کہ بدون تبری آپسمین نکاح کرنا جائز نہین سمجھتا یہ فرقہ اصحاب کبائر کو کافر کہتا ہی اور جب امام سنت کے مخالفت
کرے اوسپر خروج واجب سمجھتا ہی محکمہ اولی وہ لوگ ہین جنہون نے جناب امیر علیہ السلام پر اوسوقت خروج کیا تہا جب حکمین کا حکم جاری ہوا تہا یہ لوگ حروراء
مین جو ناحیہ کوفہ مین ہی جمع ہوئی ان کے سردار عبد اللہ ابن کوا وغیرہ تھے اسی فرقہ نے نہروان مین جناب امیر علیہ السلام سے سخت ہزیمت اوٹہائی بارہ ہزار
خوارج سے دس پانچ آدمی بچ رہے جناب امیر علیہ السلام کیطرف دس آدمی سے کم شہید ہوئی **مرجیہ** انکا یہ اعتقاد ہی کہ ایمان کے ساتہہ گناہ ضرر نہین کرتا جسطرح
کفر کے ساتہہ عبادت نفع نہین کرتی بعض کہتے ہین دنیا مین صاحب کبیرہ کو نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل جنت سی ہے نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل نار سے ہی اس صورت مین مرجیہ
و وعیدیہ دو فرقے مقابل ہین بعضے کا قول ہی کہ رجاء کہتے ہین تاخیر علی علیہ السلام کے درجہ خلافت اولی سی خلافت رابعہ کیطرف اس صورت مین مرجیہ و شیعہ
دو فرقہ مقابل ہین **شیعہ** جناب امیر کی امامت و خلافت کو نصاً و وصیتہً کہتے ہین عام از ینکہ جلی ہو یا خفی انکا اعتقاد یہ ہی کہ امامت انکی اولاد سے
نہ نکلے گی اگر نکلے گی تو کسی کے ظلم سے یا انکی تقیہ سے یہ لوگ امامت کو ایسا قضیہ نہین سمجھتے جو باختیار عامہ ہو اور امام کے ٹہرانے سی ٹہرے بلکہ یہ لوگ امامت کو
قضیہ اصولیہ جانتے ہین جو رکن دین ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا ترک جائز نہین اور نہ یہ جائز ہی کہ اوسکو عامہ کیطرف تفویض کرین یہ لوگ امامت
کیلیے تعین و تنصیص عصمت کبائر و صغائر سے ضروری سمجھتے ہین اور بجز حالت تقیہ کے تولا و تبرا قولاً و فعلاً و عقداً ضروری سمجھتے ہین ۰

خوارج

مرجیہ

ارجاء کے دو معنی ہین تاخیر و عطاء

شیعہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

ہزاران ہزار شکر و سپاس داور عدل گستر کہ رسالہ جان پرور یعنے

مہر انور

ترجمہ

فقہ اکبر

از تصانیف گوہر شب چراغ بحر علم و ہنر جناب مولوی وکیل احمد صاحب سلمہ اللہ الاکبر

بماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری محمد عبد الاحد

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر وکیل احمد سکندپوری برادران اسلام کی عالیخدمات مین
عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ مہرِ انور ترجمہ فقہ اکبر حضرت امام اعظم
ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا ہے چونکہ مسلمانون کے فائدۂ عامہ کے لیئے یہہ
یہہ ترجمہ کیا ہے اسلیئے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لفظی ترجمہ بے محاورہ ہوتا ہے جسکا
مضمون اچھی طرح سمجھہ مین نہین آتا جب پورے جملہ کا بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہی جلد سمجھہ مین
آجاتا ہے اور ترجمہ سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ آدمی کو مضمون کے سمجھنے مین دقت واقع نہو
میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس ترجمہ کو مثل مہر انور کے چمکائے
اور امام اعظم کی فقہ اکبر کی روشنی سے مسلمانون کے قلوب صافیہ کو روشن فرمائے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا

اخبرنا الشيخ الامام الزاهد الاستاذ سيف الحق والدين قامع البدعة والضلالة

ہمکو شیخ امام زاہد اوستاد سیف الحق والدین نے خبر دی جو بدعت اور گمراہی کے اکھاڑنیوالے ہیں

ابو المعين ميمون بن محمد بن محمد بن معتمد المكحولي النسفي انار الله برهانه ولقاه

جو ابو المعین میمون بن محمد بن محمد بن معتمد مکحولی نسفی ہیں اللہ انکی برہان روشن فرمائے اور اپنی

رضوانه قال اخبرنا الشيخ الامام ابو عبد الله الحسين بن ابي الحسين الكاشغري الملقب بالفضل

خوشنودی دیوے کہا ہمکو شیخ امام ابو عبد اللہ الحسین بن ابی الحسن کاشغری نے جنکا لقب فضل ہے یہ خبر دی

قال اخبرنا ابو مالك نصران بن نصر بن حرم الختلي قال حدثنا ابو الحسن علي بن الحسين بن

کہا کہ خبر دی مجھے ابو مالک نصران بن نصر بن حرم ختلی نے کہا کہ ابو الحسن علی بن الحسین بن

محمد الغزالي قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد بن موسى الفارسي قال حدثنا نصير بن

محمد غزالی نے ہم سے کہا کہ ابو الحسن علی بن احمد بن موسیٰ فارسی نے کہا کہ ہمکو نصیر بن

يحيى الفقيه قال سمعت ابا مطيع الحكم بن عبد الله البلخي رحمه الله قال سألت

یحیی فقیہ نے کہا کہ میں نے ابا مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے

ابا حنيفة النعمان بن ثابت رحمه الله عن الفقه الاكبر فقال لا تكفر احدا

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے فقہ اکبر سے پوچھا کہ کیا چیز ہے تو فرمایا کہ بسبب گناہ کے تم کسیکو کافر

بذنب ولا تنفي احداً من الايمان وان تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر وتعلم

مت کہو اور ایمان سے کسی کو نہ نکالو اور بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو اور جان لو

ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ولا تتبرأ من احد اصحاب

کہ جو مصیبت تم پر آئی کبھی نہ چوکتی اور جو چوک گئی کبھی نہ پہنچتی اور کسی شخص کو اصحاب

رسول الله عليه السلام ورضي عنهم ولا توال احداً دون احد وان ترد امر عثمان

رسول سے برا نہ کہو اُن پر اللہ کا سلام اور اصحاب سے اللہ راضی ہے اور یہ نہیں کہ ایک سے دوستی کرو اور ایک سے نہ کرو۔ اور قصہ عثمان

وعلي رضي الله عنهما الى الله وقال ابو حنيفة رحمه الله الفقه في الدين افضل من

وعلی رضی اللہ عنہما کو اللہ پر چھوڑ دو۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سارے علم سے علم دین بہتر ہے

الفقه في العلم ولان يتفقه الرجل كيف يعبد ربه خير له من ان يجمع العلم الكثير

اور جو شخص بھی سمجھ لے کہ اپنے رب کی عبادت کیونکر کرے بہت علم حاصل کرنے سے بہتر ہے

قال ابو مطيع رحمه الله قلت فاخبرني عن افضل الفقه قال رضي الله عنه يتعلم الرجل

ابو مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھکو خبر دیجئے کہ بہت بہتر فقہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی

الايمان والشرائع والسنن واختلاف الائمة قلت فاخبرني عن الايمان فقال حدثنا

ایمان و شرائع و سنت وعلما کی بحث اختلافی سیکھے میں نے کہا مجھکو بتائیے کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا

حماد عن ابراهيم عن علقمة بن مرثد عن يحيى بن يعمر قال قلت لابن عمر رضي الله عنهما

حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ بن مرثد یحییٰ بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

اخبرني عن الدين ما هو قال عليك بالايمان فتعلمه قلت فاخبرني عن الايمان

سے پوچھا کہ دین کیا ہے کہا ایمان ہے وہ سیکھ لو۔ میں نے کہا بتائیے ایمان

ما هو قال فاخذ بيدي فانطلق بي الى شيخ فقعد بي الى جنبه فقال له ان هذا

کیا شے ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بزرگ کے پاس لے گئے۔ اور اس کے بازو پر بٹھایا اور کہا کہ مجھ سے یہ شخص

يسألني عن الايمان كيف هو فقال الشيخ كان من شهد بدراً مع رسول الله عليه

پوچھتا ہے کہ ایمان کیا ہے پھر کہا یحییٰ بن یعمر نے کہ یہ شیخ بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السلام فقال ابن عمر رضي الله عنهما لقد كنت الى جنب رسول الله عليه السلام وهذا

ساتھ تھے ابن عمر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کے بازو پر حاضر تھا اور یہ

الشيخ معي إذ دخل علينا رجل حسن اللمة متعمما نحسبه من رجال البادية فتخطى رقاب الناس

بزرگ میرے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خوبصورت بال والے عمامہ باندھے ہوئے گانون کے سے آدمی لوگون کی گردنین لانگتے ہوئے

ثم وقف بين يدي رسول الله عليه السلام فقال يا رسول الله ما الإيمان فقال شهادة

آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہین فرمایا اس امر کی گواہی

أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وتؤمن بملائكته وكتبه ورسله و

دینا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اُسکے بندے اور پیغمبر ہین اور تیرا ایمان لانا اوسکے فرشتون وکتابون وپیغمبرون پر اور

باليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله فقال صدقت فتعجبنا لتصديقه رسول

روز قیامت پر اور تقدیر پر کہ بھلائی اور برائی سب خدا کی طرف سے ہے اُسنے کہا سچ کہا ہمکو تعجب آیا - کہ رسول اللہ صلعم کو

الله عليه السلام مع جهل أهل البادية فقال يا رسول الله ما شرائع الإسلام

کہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا باوجودیکہ گانون والے جاہل ہوتے ہین پھر کہا یا رسول اللہ شریعت اسلام کیا ہے

فقال إقامة الصلوة وإيتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت والاغتسال من

فرمایا نماز پڑھنی اور زکوۃ دینی اور رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنا اور جنابت کا غسل کرنا

الجنابة فقال صدقت قال فتعجبنا لقوله بتصديقه رسول الله عليه السلام كأنه

کہا آپ نے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ رسول اللہ صلعم کی اسطرح تصدیق کرتا ہے گویا تعلیم

يعلمه فقال يا رسول الله ما الإحسان قال أن تعمل لله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه

کرتا ہے - پھر کہا یا رسول اللہ احسان کیا شے ہے فرمایا کہ عبادت کا اس طور سے کرنا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے - اور اگر تو یہ تصور نکر سکے تو یہ تصور کرنا

يراك فقال صدقت فقال يا رسول الله متى الساعة قال فما المسئول عنها بأعلم من

کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے - کہا سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا جس سے پوچھتا ہے اُسکو نسبت سائل کے علم زیادہ

السائل ثم قفا فلما توسط الناس لم ير قال النبي عليه السلام إن هذا جبرئيل أتاكم

نہین ہے - پھر پیٹھ پھیری اور بھیڑ مین چلا گیا تو دکھائی نہین دیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے

ليعلمكم معالم دينكم قال أبو مطيع رحمه الله قلت لأبي حنيفة رحمه الله فإذا استيقن بهذا وأقر

تمہارا دین تمکو سکھانے آئے تھے ابو مطیع نے کہا مین نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہا جب آدمی کو یقین ہوجاے اسکا اور یہ اقرار کرلے تو

يكون مؤمنا قال نعم إذا أقر بهذا فقد أقر بجملة الإسلام وهو مؤمن فقلت له إذا أنكر شيئا

کیا مومن ہوگیا فرمایا ہان جب یہ اقرار کرلیا تو سب اسلام کا اقرار کرلیا تو وہ مومن ہوگیا مین نے کہا جب وہ منکر ہوا

فَقَالَ لَا أَدْرِي مَنْ خَالِقُ هٰذَا قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَفَرَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَكَأَنَّهُ قَالَ لَهُ

اور کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس شے کا خالق کون ہے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سب شے کا پیدا کرنیوالا ہے تو گویا اُسنے یہ کہا کہ اُس شے کا

خَالِقٌ غَيْرُ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ لَوْ قَالَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ فَإِنَّهُ قَدْ كَفَرَ

خالق سوا اللہ کے کوئی دوسرا ہے اور ایسے ہی اگر کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ اللہ نے مجھ پر نماز روزہ فرض کیا ہے تو وہ کافر ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ وَلِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ

کہ اللہ نے فرمایا حکم ہوا تم پر روزے کا اور اللہ نے فرمایا اللہ کی یاد کرو شام کو اور صبح کو

فَإِنْ قَالَ آمَنْتُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أَعْلَمُ تَأْوِيلَهَا وَلَا أَعْلَمُ تَفْسِيرَهَا فَإِنَّهُ لَا يَكْفُرُ لِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ

اور اگر کہا مین اس آیت پر ایمان لایا پر اُس کی تاویل و تفسیر نہین جانتا ہون تو وہ کافر نہین ہے اسلئے کہ وہ قرآن پر ایمان لایا

بِالتَّنْزِيلِ وَهُوَ مُخْطِئٌ فِي التَّفْسِيرِ قُلْتُ لَهُ لَوْ أَقَرَّ بِجُمْلَةِ الْإِسْلَامِ فِي أَرْضِ الشِّرْكِ وَلَا يَعْلَمُ شَيْئًا

اور اُس کے معنے مین خطا کی ہے مین نے کہا کہ ایک شخص نے شرک کے ملک مین اسلام کا اقرار کیا اور کوئی

مِنَ الْفَرَائِضِ وَالشَّرَائِعِ وَلَا بِالْكِتَابِ وَلَا شَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِيمَانِ إِلَّا أَنَّهُ مُقِرٌّ بِاللّٰهِ وَ

فرائض و شرائع نہین جانتا ہے اور نہ کتاب کو جانتا ہے اور نہ ایمان کا کوئی حکم جانتا ہے پر اللہ اور

بِالْإِيمَانِ وَلَا يُقِرُّ بِشَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَمَاتَ أَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ وَلَمْ يَعْلَمْ

ایمان کا اقرار کرتا ہے اور کسی چیز کا شریعت اسلام سے اقرار نہین کرتا ہے اور وہین مرگیا تو وہ مومن ہے کہا ہان پھر مین نے کہا کہ اُسکو کچھ علم

شَيْئًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ يُقِرُّ بِالْإِيمَانِ فَمَاتَ قَالَ هُوَ مُؤْمِنٌ قُلْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

نہین اور کچھ عمل نکیا بجز اس کے کہ ایمان کا اقرار کیا اور مرگیا فرمایا وہ مومن ہے مین نے امام سے کہا

أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَشْهَدُ بِمَلَائِكَتِهِ

کہ فرمایئے ایمان کیا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور اُس کے فرشتون

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَجَنَّتِهِ وَنَارِهِ وَقِيَامَتِهِ وَخَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَتَشْهَدُ أَنَّهُ لَمْ يُفَوِّضِ الْأَعْمَالَ

اور کتابون اور رسولون اور اُسکی جنت اور دوزخ کے اور قیامت کی اور اُسکی خیر و شر کے اور گواہی دے کہ اعمال

إِلَى أَحَدٍ وَالنَّاسُ صَائِرُونَ إِلَى مَا خُلِقُوا لَهُ وَإِلَى مَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ فَقُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ

کسی کی طرف تفویض نہین ہین اور آدمی اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے جسکے لیئے وہ پیدا ہوا ہے یا جو اُس کی تقدیر مین ٹھیرا ہے پھر مین نے کہا کہ آپکی یہ رائے ہے کہ اگر کسی

إِنْ أَقَرَّ بِهٰذَا كُلِّهِ وَلٰكِنَّهُ قَالَ الْمَشِيَّةُ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ آمَنْتُ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُومِنْ لِقَوْلِهِ تَعَا

نے اِن سب امور کا اقرار کیا ولیکن اس نے کہا مشیت میری طرف ہے اگر چاہون تو ایمان لاؤن ورنہ ایمان نہ لاؤن بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ فَقَالَ كَذَبَ فِي زَعْمِهِ اَلَا يَرَى اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا اِنَّهُ

پھر جسکو جی چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے آیا یہ جائز ہے تو فرمایا کہ اوسکا یہ کہنا جھوٹ ہے کیا یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یون نہین یہ

تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

نصیحت ہے جو چاہے اسکو یاد کرے اور تم وہی چاہوگے جو خدا چاہے گا اور یہ فرمانا اللہ کا پھر جو کوئی چاہے ایمان لاوے اور جو

شَاءَ فَلْيَكْفُرْ هُوَ وَعِيدٌ وَبِهٰذَا لَمْ يَكْفُرْ لِاَنَّهُ لَمْ يَرُدَّ الْاٰيَةَ اِنَّمَا اَخْطَأَ فِي تَاوِيْلِهَا وَلَمْ يَرُدَّ

چاہے کفر کرے وعید ہے اور اس کہنے سے وہ کافر نہین ہے کیونکہ کہ اُس نے آیت رد نہین کی بلکہ اُس کے معنے مین خطا کی ہے اور اُسکی نزول کا نہین رد کیا ہے

تَنْزِيْلَهَا فَلَوْ قُلْتَ لَهُ فَاِنْ قَالَ اَصَابَتْنِيْ مُصِيْبَةٌ وَلَيْسَتْ هِيَ مِمَّا ابْتَلَانِيَ اللّٰهُ بِهَا وَهِيَ مِمَّا

پھر جسنے کہا یعنی یہ کہے کہ یہ مصیبت جو پڑی ہے وہ خدا کی طرف سے میرے لیئے نہین ہے بلکہ وہ میرے ہاتھ کی

كَسَبَتْ يَدِيْ اَتُكَفِّرُهُ قَالَ لَا قُلْتُ وَلِمَ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ

کمائی ہے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہین مین نے کہا کیون فرمایا اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو تم پر مصیبت پڑتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ اَيْ بِذُنُوْبِكُمْ وَقَالَ تَعَالَى مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ

تمہارے گناہون سے پڑتی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ جو بھلائی آتی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہے

مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ اَيْ بِذَنْبِكَ وَاَنَا قَدَّرْتُهُ عَلَيْكَ وَقَالَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِيْ

وہ تیرے نفس یعنے تیرے گناہ سے ہے اور مین نے اُس کا کرنا تیرے لئے ٹھیرا دیا تھا۔ پھر کہا اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے

مَنْ يَشَاءُ قَالَ لِاَنَّهُ اَخْطَأَ فِي التَّاوِيْلِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ اَيْ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ

چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے فرمایا مگر اُس نے معنے مین خطا کی ہے اور اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ اللہ آدمی کے دل مین حائل ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ درمیان مومن

وَالْكُفْرِ وَبَيْنَ الْكَافِرِ وَالْاِيْمَانِ فَاِنْ قَالَ اَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يُجْبِرْ عِبَادَهُ عَلَى ذَنْبٍ ثُمَّ

وکفر کے اور درمیان کافر و ایمان کے اگر یہ کہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کو گناہ کرنے پر مجبور کیون کرتا ہے پھر انکو گناہ پر

يُعَذِّبُهُمْ عَلَيْهِ فَمَا تَقُوْلُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ هَلْ يُطِيْقُ الْعَبْدُ لِنَفْسِهِ ضَرًّا وَنَفْعًا فَاِنْ قَالَ لَا لِاَنَّهُمْ

عذاب دیتا ہے تو اسکو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اُسکو یہ کہدو کہ کیا بندہ اپنی ذات کے نفع یا ضرر کی طاقت رکھتا ہے اگر کہے نہین اسلیئے

مَجْبُوْرُوْنَ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ مَا خَلَا الطَّاعَةَ وَالْمَعْصِيَةَ فَقُلْ لَهُ هَلْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الشَّرَّ فَاِنْ

کہ وہ مجبور ہین ضرر و نفع مین سوائے طاعت اور گناہ گاری کے پھر اُسکو کہو کہ آیا خدا نے شر کو پیدا کیا ہے

قَالَ نَعَمْ خَرَجَ مِنْ قَوْلِهِ وَاِنْ قَالَ لَا كَفَرَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا

اگر کہے ہان تو اپنے قول سے نکل گیا اور کہا نہین تو کافر ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ پروردگار صبح کے ہر چیز کی شر سے جو

خلق فان قال الستم تقولون ان الله تعالى شاء الكفر وشاء الايمان فان قلنا نعم يقول اليس

اسنے بنائی اور جو کہے کیا تم قائل نہیں ہو کہ اللہ تعالےٰ نے کفر کو چاہا اور ایمان کو اب ہم کہیں ہاں تو کہتا ہے کیا

الله تعالى يقول هو اهل التقوى واهل المغفرة فنقول نعم فيقول هو اهل الكفر فما نقول له قال

اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے کہ وہ اہل تقویٰ و مغفرت کا صاحب ہے تو ہم کہتے ہیں ہاں۔ اور جو کہے کہ اللہ اہل کفر ہے تو ہم اسکو کیا کہیں تو کہا کہ

تقول له هو اهل لما شاء من الطاعة وليس هو باهل لما يشاء من المعصية فان قال ان

ہم اسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طاعت کا اہل ہے اور وہ اہل معصیت کا نہیں ہے اگر کہے

الله تعالى لم يشا ان يقال عليه الكذب فقل له الفرية على الله تعالى من الكلام والمنطق

اللہ تعالےٰ اپنے اوپر جھوٹ بولنا نہیں چاہتا ہے تو اس سے پوچھو کہ اللہ پر افترا کرنا از قسم کلام ہے یا نہیں

فان قال نعم فقل من علم آدم الاسماء كلها فان قال الله فقل فالكفر من الكلام فان قال نعم

اگر کہے ہاں تو کہنا آدم کو اسما کس نے سکھائے ہیں اگر کہے اللہ تعالیٰ نے تو کہنا کہ کفر بھی کلام سے ہے اگر کہے کہ ہاں

فقل من انطق الكافر فان قال الله خصموا انفسهم لان الشرك من المنطق فلو شاء الله ما انطقهم

تو کہو کافر کو کس نے بولنا سکھایا اگر کہے اللہ نے تو انھوں نے اپنے لئے خصومت کی کہ شرک بھی گویائی ہے اگر اللہ چاہتا تو شرک کی بات نہ کہواتا

به قلت له فان قال ان الرجل ان شاء فعل وان شاء لم يفعل وان شاء اكل وان شاء

میں نے پوچھا کہ پھر اگر کہے کہ آدمی اگر چاہے کرے چاہے نکرے چاہے کھائے چاہے

لم ياكل وان شاء شرب وان شاء لم يشرب فقل له هل حكم الله تعالى على بني اسرائيل ان

نہ کھائے چاہے پیوے چاہے نہ پیوے تو کہو کہ کیا اللہ نے حکم کیا بنی اسرائیل کو

يعبروا البحر وقدر على فرعون الغرق قلت فهل كان يقدر فرعون ان يسير في طلب موسى

کہ وہ دریا سے عبور کر جائیں اور فرعون کی تقدیر غرق کی تو میں کہتا ہوں کیا فرعون قادر تھا کہ موسیٰ کی گرفتاری پر جاتا

وان لا يغرق هو واصحابه فان قال نعم فقد كفر بالله وان قال لا نقض قوله السابق باب

اور نہ وہ ڈوبتا اور نہ اسکے اصحاب ڈوبتے اگر کہے ہاں تو کافر ہوگیا اگر کہے نہیں تو اپنے کلام سابق کے خلاف کیا باب ہے

في القدر

قال ابو مطيع قال ابو حنيفة رضي الله عنه حدثني حماد عن ابراهيم عن

تقدیر کا ابو مطیع نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حماد نے ابراہیم سے

عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه السلام ان خلق احدكم

روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تمہاری پیدائش کی

يجمع في بطن امه نطفة اربعين يوما ثم علقة مثل ذلك ثم مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله

صورت یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں نطفہ چالیس دن رہتا ہے پھر لہو کی بوند چالیس دن پھر گوشت کا پارہ چالیس دن پھر بھیجتا ہے اللہ

تعالى اليه ملكا يكتب عليه رزقه واجله شقيا او سعيدا والذي لا اله غيره ان الرجل

تعالی اُس کی طرف فرشتہ جو اُس کا رزق و عمر و شقاوت و سعادت لکھدیتا ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین کہ آدمی

ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل

دوزخ والون کا کام کرتا ہے کہ اُس مین اور دوزخ مین ایک گز رہتا ہے پھر حکم خدا غالب ہوتا ہے اور

من اعمال اهل الجنة فيموت فيدخلها وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون

اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے پھر مر کر جنت مین جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے کام کرتا ہے

بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل من اعمال اهل النار فيموت فيدخلها

کہ اُس مین اور جنت مین ایک گز رہجاتا ہے تو حکم خدا غالب ہوتا ہے کہ اہل دوزخ کے کام کرتا ہے پھر مر کر اُس مین جاتا ہے

قلت له فما تقول فيمن يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج على الجماعة

پھر مین نے کہا کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگ اُسکے پیرو ہو وین پھر مسلمانون پر جنگ کرے

هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد امر الله تعالى ورسوله بالامر بالمعروف والنهي

اُسکی نسبت آپکی کیا رائے ہی کہا جائز نہین مینے کہا کیون حالانکہ اللہ اور اُسکے رسول تو امر بالمعروف نہی

عن المنكر وهو فريضة واجبة فقال كذلك لكن ما يفسدون من ذلك يكون اكثر مما

عن المنکر کا حکم دیچکے ہین کہ یہ فرض ہے فرمایا ایسا ہی ہے مگر اُن کا فساد کار صلاح سے

يصلحون من سفك الدماء واستحلال المحارم وقال الله تبارك وتعالى وان طائفتان

بہت زیادہ ہے کہ خون ریزی کرتے ہین اور حرام کو حلال جانتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے اگر دو فرقہ

من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي

مسلمان آپس مین لڑین اُن مین صلح کرا دو پس اگر ایک دوسرے پر چڑھ آئے تو لڑو اُس چڑھائی والے سے

حتى تفيء الى امر الله قلت فنقاتل الباغية بالسيف قال نعم تامر وتنهى فان قبل والا فقاتله

جب تک حکم خدا پر رجوع کرے مینے کہا کہ ایا باغی سے تلوار سے لڑون فرمایا ہان امر خیر و نہی عن المنکر کر و اگر قبول کرے بہتر ورنہ

فتكون مع الفئة العادلة وان كان الامام جائرا لقوله عليه السلام لا يضركم جور من

اُس سے لڑائی کرو اور تو گروہ اہل عدل مین ہوجائے اگرچہ امام جور و ظلم والا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کسی ظالم کا ظلم

جَارَ وَلَا عَدْلُ مَنْ عَدَلَ لَكُمْ اَجْرُكُمْ وَعَلَيْهِ وِزْرُهُ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ الْمُحَكِّمَةِ قَالَ هُمْ

اور کسی عادل کا عدل انکو ضرر نہین کرتا تمکو تمہارا اجر ملیگا اور اُس پر اُسکا وبال رہیگا مینے کہا کہ خوارج محکمہ کے لیئے کیا کہتے ہین فرمایا

اَخْبَثُ الْخَوَارِجِ قُلْتُ تُكَفِّرُهُمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُقَاتِلُهُمْ عَلٰى مَا قَاتَلَهُمُ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وہ تو بہت بدترین خوارج ہین مینے کہا کیا آپ انکو کافر کہتے ہین فرمایا نہین مگر ہم اُن سے ایسا لڑینگے جیسے کہ اُن سے امام برحق علی ابن ابیطالب

تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ فَاِنَّ الْخَوَارِجَ يُكَبِّرُوْنَ وَيَتْلُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَمَا تَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ حِيْنَ

اور عمر بن عبد العزیز لڑے مین نے کہا خوارج اللہ کی تکبیر کرتے ہین اور قرآن شریف پڑھتے ہین فرمایا کیا ابی امامہ کا قصہ یاد نہین جب

دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فِيْهِ رُءُوْسُ نَاسٍ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ لِاَبِيْ غَالِبٍ الْحِمْصِيِّ يَا اَبَا غَالِبٍ

جب وہ دمشق کی مسجد مین آئے اُس مین چند سرداران خوارج تھے ابو غالب حمصی سے کہا اے ابو غالب

هٰؤُلَاءِ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ اَرْضِكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُقَرِّبَكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ

یہ لوگ تیرے دیار کے ہین مین پسند کرتا ہون کہ تجکو ان سے نزدیک کرون ابو غالب نے کہا او کتو اہل دوزخ کے

يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ يَا شَرَّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَا يُبْكِيْكَ

او کتو اہل دوزخ کے اے بدترین مقتول زیر آسمان کے اور ابو امامہ اُسوقت روتے تھے ابا غالب نے کہا کہ ای ابو امامہ کیون روتے ہو

فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ اَنْتَ تَقُوْلُ لَهُمْ مَا اَسْمَعُ قَالَ اَوَ لَا تَقُوْلُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ تَبْيَضُّ

کہا کہ یہ لوگ مسلمان تھے ان کے لیئے تم ایسا فرماتے ہو جو کہ مین سنتا ہون ابی امامہ نے فرمایا کیا تو نہین پڑھتا ہے اللہ تعالی کا قول جس دن سفید ہونگے

وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ جنکے منہ سیاہ ہوئے آیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ فَقَالَ اَنْتَ

اس کفر کے بدلے مین اور وے جو سفید ہوئے منہ اُن کے وہ رحمت مین ہین اللہ کی اُس مین ہمیشہ رہینگے پھر ابو غالب نے کہا

سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَالَهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

یہ تم نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے ابو امامہ نے فرمایا سبحان اللہ ایک بار یا دو بار یہانتک کہ سات بار کہا

فَكُفْرُ الْخَوَارِجِ كُفْرُ النِّعَمِ كَفَرُوْا بِمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ الْخَوَارِجُ اِذَا خَرَجُوْا وَحَارَبُوْا وَاَغَارُوْا

خوارج کا کفر اُن کا کفران نعمت ہی ایسے امر کا جو اللہ تعالی نے انعام کیا تھا اور پوچھا کہ خوارج جب طاعت سے نکل جائین اور لڑین اور لوٹین

ثُمَّ صَالَحُوْنَا هَلْ يُتَّبَعُوْنَ بِمَا فَعَلُوْا قَالَ لَا غَرَامَةَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ سُكُوْنِ الْحَرْبِ مِنْهُمْ وَلَا حَدَّ

پھر ہم سے صلح کر لیت تو جو وہ کام کرین اُس کا اتباع کیا جاوے فرمایا جب لڑائی موقوف ہو جاوے اُن پر کچھ سزا نہین اور نہ اُنپر حد

عليهم والدم كذلك لا قصاص فيه قلت لم قلت ذلك قال للحديث الذي جاء انه لما

نہیں ہے اور خون کا قصاص بھی نہیں میں نے کہا کیوں یہ فرمایا کہا بحکم اس حدیث کے کہ جب لوگوں

وقعت الفتنة بين الناس في قتل عثمان رضي الله عنه فاجتمعت الصحابة رضوان الله

میں فتنہ قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا اور سب صحابہ نے اجماع کیا

عليهم على من اصاب دما بتاويل فلا قود عليه ومن اصاب فرجا حراما بتاويل فلا

کہ جو خون کا بسبب تاویل مرتکب ہوا اوس پر قصاص نہیں ہے اور جو وطی بشبہ کرے اوس پر حد

حد عليه ومن اصاب مالا بتاويل فلا تبعة عليه الا ان يوجد المال بعينه فيرد

نہیں ہے اور جو کسی کا مال بشبہ لیوے اوس پر ضمان نہیں پر مال بعینہ موجود ہو تو

على صاحبه قلت فان قال قائل لا اعرف الكافر كافرا قال هو مثله قلت فان قال

مالک کو دیا جائے پھر میں نے کہا اگر کوئی کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کافر کو کافر فرمایا وہ بھی ویسا کافر ہے میں نے کہا اگر کہے

لا ادري اين يصير الكافر قال هو جاحد بكتاب الله تعالى وهو كافر قلت له فما تقول

کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ کافر کہاں ٹھکانا پائیگا فرمایا کہ وہ کتاب اللہ تعالی کا منکر ہے وہ کافر ہے پھر میں نے کہا کیا فرماتے ہو

لو ان رجلا قيل له امؤمن انت قال الله اعلم قال هو شاك في ايمانه قلت فهل بين الكفر

اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو مومن ہے وہ بولا خدا جانے فرمایا کہ اس کو اپنے ایمان میں شک ہے میں نے عرض کیا کہ کیا کفر

والايمان منزلة الا النفاق وهو احد الثلاثة اما مؤمن او كافر او منافق قال ليس بمنافق

وا یمان میں ایک رتبہ نفاق ہے اور وہ شاک ایک ان میں کا ہے یا مومن ہے یا کافر ہے یا منافق ہے فرمایا جو اپنے ایمان میں

من شك في ايمانه قلت لحديث معاذ بن جبل وابن مسعود رضي الله عنهما قال نعم

شک کرے منافق نہیں ہے میں نے کہا کیا سبب حدیث معاذ بن جبلؓ و عبداللہ بن مسعود کے فرمایا ہاں

حدثني حماد ان الحارث بن مليكة كان مع معاذ بن جبل الانصاري رضي الله عنهما فلما

حماد نے مجھکو خبر دی مقرر حارث بن ملیکہ معاذ بن جبل انصاری کے ساتھ تھے جب

حضره الموت بكى فقال معاذ ما يبكيك يا حارث قال يبكيني قد علمت ان الآخرة خير لك من الاولى

معاذ کی موت کا وقت آیا حارث رو دیے معاذ نے کہا اے حارث کیوں روتے ہو کہا اس وجہ سے روتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا انجام ابتدا سے بہتر ہے

ولكن من العالم بعدك قال مهلا وعليك بعبد الله بن مسعود رضي الله عنه فقلت له

مگر آپ کے بعد عالم کون ہے کہا یہ قصہ چھوڑ دو اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لو میں نے کہا

اوصنی فاوصی بما شاء الله قال ثم قال احذر زلة العالم قال فمات معاذ رضی الله عنه

مجکو وصیت کیجیے پھر مجکو وصیت کیا جو کچھ خدا نے چاہا کہا پھر معاذ نے فرمایا عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو کہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ مر گیے

وقدم الحارث الکوفة الی اصحاب عبد الله فنودی بالصلوة فقال الحارث قوموا الی هذه

اور حارث کوفہ مین عبداللہ کے شاگردون کے پاس آیے پھر اذان ہوئی حارث نے کہا اس دعوت یعنے

الدعوة حقا لکل مؤمن یسمعه ان یجیبه فنظروا الیه وقالوا له انک لمؤمن قال نعم

اذان کیطرف اٹھو ہر مسلمان پر حق ہے کہ جب اذان سُنے تو اُسکی فعلی اجابت کرے اُنھون نے حارث کو دیکھا اور کہا کیا تم مومن ہو حارث نے کہا ہان

انی لمؤمن فتغامزوا به فنکس الحارث راسه وبکی وقال رحم الله معاذا فاخبر به ابن

مین مومن ہون اُنھون نے چشمک زنی کی حارث سر جھکاکر روئے اور کہا حارث نے اللہ معاذ کو رحم کرے پھر ابن

مسعود رضی الله عنه فقال له اتقول انک لمؤمن قال نعم انی لمؤمن قال اتقول انک

مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی پھر کہا عبداللہ نے حارث سے کیا تم آپکو مومن کہتے ہو کہا ہان مین مومن ہون کہا کیا تم آپ کو

من اهل الجنة فقال رحم الله معاذا فانه اوصانی ان احذر زلة العالم والاخذ بحکم

بہشتی کہتے ہو کہا حارث نے اللہ معاذ پر رحم کرے کہ اُس نے مجکو یہ وصیت کی تھی کہ عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو

المنافق قال فهل من زلة رایت قال نشدتک بالله هل کان رجل فی عهد رسول الله علیه

اور منافق بننے سے کہا ابن مسعود نے کوئی خطا تمنے دیکھی ہے حارث نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون آیا کوئی شخص زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السلام والناس یومئذ علی ثلاث فرق مؤمن فی السر والعلانیة وکافر فی السر والعلانیة

کے تھا جب سب آدمی اُسوقت تین قسم کے تھے مومن باطن و ظاہر مین اور کافر باطن و ظاہر مین

ومنافق فی السر فمن ای الثلاثة انت قال فاما اذ انشدتنی بالله فانی مؤمن فی السر

اور باطن مین منافق پھر تم ان سے کون ہو ابن مسعود نے کہا جب تم اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہو تو مین ظاہر

والعلانیة قال ولم لمتنی حین قلت انی لمؤمن قال اجل هذه زلتی فادفنها فرحم الله معاذا قلنا لابی حنیفة رحمه الله

و باطن مین مومن ہون حارث نے کہا پھر تمنے کیون مجھکو ملامت کی جبکہ مین نے کہا کہ مومن ہون کہا ہان یہ میری خطا ہے اُسکو چھپا دو اللہ معاذ پر رحم کرے پوچھا امام سے اُس

من قال انی من اهل الجنة قال کذب لا علم له به وقال المؤمن یدخل الجنة بالایمان

شخص کا حال پوچھا جو کہے کہ مین جنت والا ہون فرمایا جھوٹا ہے اُسکو علم نہین ہے اور فرمایا مومن بسبب اپنے ایمان کی جنت مین جاتا ہے

ویعذب فی النار بالاحداث فان قال انه من اهل النار قال کذب لا علم له به فلا یس

اور گناہون سے دوزخ مین عذاب ہوگا پھر پوچھا کہ اگر اُس نے آپ کو جہنمی کہا فرمایا جھوٹ ہے اُس کو اس کا علم نہین ہے

مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا لِاَنَّهٗ لَا شَكَّ فِيْ اِيْمَانِهٖ

اللہ کی رحمت سے ناامید ہے امام نے فرمایا بہتر ہے کہ کہے مین مومن ہون سچا اسلئے کہ اس کو ایمان مین کچھ شک نہین ہے

قُلْتُ فَيَكُوْنُ اِيْمَانُهٗ كَاِيْمَانِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاِنْ قَصَّرَ عَمَلُهٗ فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ فَحَدَّثَنِيْ

مین نے کہا کیا اسکا ایمان فرشتون کا سا ہوگا فرمایا ہان مین نے کہا اُس کے اعمال ناقص ہون تو بھی بے شک مومن ہی تب امام نے

بِحَدِيْثِ حَارِثَةَ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا

حارثہ کی حدیث کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر صبح کی کہا سچا مومن ہون

فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً فَمَا حَقِيْقَةُ اِيْمَانِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَزَفَتْ

فرمایا دیکھنا چاہیے کیا کہتا ہے کیونکہ ہر حق کی حقیقت ہے پھر تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے تو عرض کیا یا رسول اللہ پھرا

نَفْسِيْ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى اَظْمَأْتُ نَهَارِيْ وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ بَارِزًا وَكَاَنِّيْ

نفس میرا دنیا سے یہان تک کہ دن گزارتا ہون اور رات بھر جاگتا ہون اور مین گویا اپنے خدا کا عرش صاف دیکھتا ہون اور گویا جنت والون کو

اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ النَّارِ حِيْنَ يَتَعَاوَوْنَ فِيْهَا فَقَالَ

دیکھتا ہون کہ آپس مین آتے جاتے ہین اور گویا دوزخیون کو دیکھتا ہون کہ بھونکتے ہین

رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْزَمْ اَصَبْتَ فَالْزَمْ اَصَبْتَ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درست کہا اپنے کو روکے رکھو پھر فرمایا جو یہ پسند کرے کہ مین ایسا آدمی دیکھون کہ

نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَلْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى حَارِثَةَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ بِالشَّهَادَةِ فَدَعَا لَهٗ

اللہ تعالی نے اسکا دل روشن کیا ہے تو حارثہ کو دیکھے اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا مانگئے کہ مین شہید ہون

بِهَا فَاسْتُشْهِدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ لَا يَدْخُلُ الْمُؤْمِنُ النَّارَ قَالَ لَا

حضرت نے دعا کی وہ شہید ہوگئے پھر مین نے کہا اُن کا کیا حکم ہے جو یہ کہتے ہین کہ مومن دوزخ مین نہ جائیگا فرمایا

يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ قَالَ قُلْتُ فَالْكَافِرُ قَالَ هُمْ مُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قُلْتُ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ يَقُوْلُ

مومن ہی دوزخ مین جائینگے پھر مین نے کہا کہ کافر فرمایا وہ اُس دن مومن ہوجائین گے مینے کہا کیونکر فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے

اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

کہ پھر جب دیکھا اُنھون نے ہمارا عذاب بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑے جو چیزین شریک بناتے تھے پھر نہوا کہ کام آوے انکو یقین لانا انکا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ اَوْ سَرَقَ اَوْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ اَوْ

جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب امام صاحب کہتے ہین جسنے کسی کو ناحق قتل کیا یا چوری کی یا راستہ لوٹا یا

فجر او فسق او زنى او شرب الخمر او سكر فهو مؤمن فاسق وليس بكافر انما يعذبهم

یا فسق و فجور کیا یا زنا کیا یا شراب پی کر نشہ ہوا تو وہ مومن فاسق ہے کافر نہیں ہے بسبب گناہ کے

بالاحداث في النار ويخرجهم منها بالايمان قال ابو حنيفة رحمه الله من امن بجميع ما او

عذاب دوزخ ہوگا اور بسبب ایمان کے وہان سے نکلیگا امام کہتے ہین جو سب ایمان کی باتون پر ایمان لا

به الا انه قال لا اعرف موسى وعيسى امرسلان ام غير مرسلين فهو كافر ومن قال لا

کہتا ہے کہ مین تو یہ نہین جانتا کہ موسی و عیسی پیغمبر ہین یا نہین تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین نہ

الكافر في الجنة او في النار فهو كافر لقوله تعالى فلهم عذاب جهنم فقال ولهم عذاب شد

جانتا ہون کہ کافر جنت مین ہے یا دوزخ مین تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کافرون کو عذاب دوزخ ہے اور اُن کو عذاب سخت

قال ابو حنيفة رحمه الله بلغني عن سعيد بن المسيب انه قال من لم ينزل الكفا

امام کہتے ہین مجھکو سعید بن المسیب سے روایت آئی ہے کہ جو کافرون کو

منزلتهم من النار فهو مثلهم قلت فاخبرني عمن يؤمن ولا يصلي ولا يصوم ولا ي

اُن کی جگہہ دوزخ مین نہ قرار دے تو وہ بھی ویسا ہی ہے مین نے پوچھا اُسکا کیا حکم ہے جو ایمان لایا پر نماز نہ پڑھی نہ روزے رکھے اور نہ کچھ عمل کی

شيا من هذه الاعمال هل يغني ايمانه شيا قال هو مؤمن ان شاء عذبه الله و

کیا اُس کا ایمان اُس کو بچا لے گا فرمایا وہ مومن ہے اللہ چاہے عذاب دے

شاء رحمه وقال من ليس يجحد شيا من كتابه فهو مؤمن قال ابو حنيفة رحمه الله

چاہے رحم کرے اور فرمایا جو اللہ کی کتاب کا کچھ بھی انکار نکرے تو وہ مومن ہے امام

باسناده حدثني بعض اهل العلم ان معاذ بن جبل رضي الله عنه لما قدم حمص

اپنی سند سے کہتے ہین کہ کسی عالم نے مجھ سے کہا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب حمص مین آئے

اجتمعوا اليه سأله شاب فقال ما تقول فيمن يصلي ويصوم ويحج البيت ويجاهد

تو لوگ جمع ہوئے ایک جوان نے کہا اُس کا کیا حکم ہے جو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور حج کرے اور جہاد کرے

سبيل الله ويعتق ويؤدي زكوته غير انه يشك في الله ورسوله قال هذا اهل النار قال و

اور آزاد کرے اور زکوۃ دے مگر اللہ اور اُس کے رسول مین شک کرتا ہے فرمایا وہ دوزخی ہے کہا اُس کا کیا

تقول فيمن لا يصلي ولا يصوم ولا يحج البيت ولا يؤدي زكوة ماله غير انه مؤمن بال

حکم ہے جو نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور نہ حج کرے اور نہ زکوۃ دے مگر وہ اللہ پر ایمان لایا ہے

قال هذا أرجو له وأخاف عليه قال الفتى يا أبا عبد الرحمن كما أنه لا ينفع مع الشرك عمل

کہا مین اُس کے لئے امید بھی کرتا ہون اور خوف بھی کرتا ہون اُس جوان نے کہا اے عبد الرحمن جیسا شرک کے ساتھ کوئی عمل سود مند

فكذلك لا يضر مع الإيمان شيء ثم مضى الفتى فقال معاذ ليس في هذا الوادي أحد

نہین ہے ویسا ہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہین کرتی ہے اور چلا گیا جوان معاذ نے فرمایا اس دیار مین اس جوان سے بہتر کوئی

أفقه من هذا الفتى قال أبو حنيفة رحمه الله نقاتل أهل البغي بالبغي لا بالكفر ونكون مع

عالم نہین امام کہتے ہین ہم مقاتلہ کرین گے اہل بغاوت سے بسبب بغاوت کے نہ بسبب کفر کے اور ہم گروہ عادل

الفئة العادلة ومع السلطان الجائر ولا نكون مع أهل البغي وإن كان في أهل الجماعة فاسد

کے ساتھ رہین گے اور سلطان ظالم کے تابع رہینگے اہل بغی کے ساتھ نہین رہین گے اور جس جماعت مین فساد والے

ظالمون فإن فيهم أيضا صالحين يعينونك عليهم فإن كانت الجماعة باغية فاعتزلهم

ظالم ہون تو اُن مین کوئی صالح بھی ہونگے کہ تیری مدد کرینگے اگر سب باغی ہین تو اُن سے دور ہو اور دوسری جگہ

واخرج إلى غيرهم قال تعالى ألم تكن أرض الله واسعة فتهاجروا فيها وقال إن أرضي

پس چلے جاؤ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کیا زمین خدا کی وسیع نہ تھی اُس مین چلے جاؤ اور کہا میری زمین

واسعة فإياي فاعبدون قال أبو حنيفة رحمه الله حدثنا حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود

کشادہ ہے پھر میری عبادت کرتے رہو امام کہتے ہین حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ظهرت المعصية في أرض

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس بستی مین گناہ بڑھ جائے

فلم تطق أن تغيرها فتحول إلى غيرها فاعبد بها ربك قال أبو حنيفة رحمه الله حدثني بعض

کہ تو اُس کو نہ بدل سکے تو کسی اور جگہہ چلا جا اور وہان اللہ کی عبادت کرو امام نے کہا کہ ایک عالم نے

أهل العلم عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله

مجھ سے کہا کہ ایک صحابی نے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من تحول من أرض يخاف الفتنة كتب الله تعالى له أجر سبعين صديقا

صلعم نے کہا کہ جو اُس جگہہ سے چلا جاے جہان کہ فتنہ کا خوف ہو اللہ تعالی اس کو ستر صدیق کا ثواب دیگا

قال أبو حنيفة رحمه الله من قال لا أعرف عذاب القبر فهو من الطبقة الخبيثة الجهمية

امام کہتے ہین جو کہے مین نہین جانتا ہون عذاب قبر کو تو وہ فرقہ جہمیہ

الهالكة لانه انكر قوله سنعذبهم مرتين يعني في القبر وقال وان للذين ظلموا عذابا دون
ہالک سے ہے کہ اُس نے اللہ کے فرمانے کا انکار کیا کہ ہم اُنکو دو بار عذاب دینگے ایک قبر مین اور کہا کافرون کو عذاب ہے
ذلك يعني في القبر فان قال اومن بالاية ولا اومن بتاويلها وتفسيرها قال هو كافر لان من
اُس سے پہلے یعنی قبر مین اگر کہے مین آیت پر ایمان لایا ہون پر اُس کی تاویل و تفسیر پر ایمان نہین لایا ہون فرمایا وہ کافر ہے اسلئے کہ
القران ما هو تنزيله تاويله فان جحد بها فقد كفر قال حدثنا ابو حنيفة رحمه الله قال حدثني
قرآن مین بعض جگہہ جو تنزیل ہے وہی تاویل ہے اسکا انکار کیا تو کافر ہوا پھر کہا امام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص
رجل عن ابي المنهال بن عمرو عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه
ابی منہال بن عمرو ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
وسلم شرار امتي الذين يقولون انا في الجنة دون النار قال وحدثت عن ابي ضبيان قال
میری اُمت مین بُرے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ہم جنتی ہین نہ دوزخی کہا ابی ضبیان سے مجھکو
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للمتاولين من امتي قيل يا رسول الله وما المتاولون
روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے امتی جو تاویل کرین دوزخی ہین عرض ہوئی تاویل کرنیوالے کون ہین
قال الذين يقولون فلان في الجنة وفلان في النار قال رضي الله عنه حدثت عن نافع عن ابن
فرمایا جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے اور فلان دوزخ مین ہے امام نے نافع سے روایت لی ہے کہ عبد اللہ بن
عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا امتي في الجنة و
عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت کو نہ جنتی کہو اور
لا في النار دعوهم حتى يكون الله يحكم بينهم يوم القيمة وحدثني ابان عن الحسن رحمه
نہ دوزخی اُن کا قصہ چھوڑ دو اللہ تعالی قیامت کے دن اُنپر حکم کریگا اور ابان نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
الله عليه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل لا تنزلوا عبادي
کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندونکو نہ جنتی
جنة ولا نارا حتى اكون الذي احكم فيهم يوم القيمة وانزلهم منازلهم قلت فاخبرني
کہو نہ دوزخی جب تک کہ مین اُن مین قیامت مین فیصلہ کرون اور اُنکو جگہہ دون مین نے کہا
عن القاتل الصلوة خلفه قال الصلوة خلف كل امام برا وفاجر جائزة فلك اجرك وعليه
قاتل کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے - فرمایا ہر امام کے پیچھے جائز ہے نیک ہو یا گنہگار ہو تمکو تمہارا اجر اور اُس پر

وزراه قلت اخبرني عن هؤلاء الطبقة الذين يخرجون على الناس بسيوفهم قال هم اصناف

اسکا وبال ہی - مینے کہا جو لوگ آدمیون پر تلوار سے لڑنے کو نکلے ہین کیا حکم ہے فرمایا وہ کئی قسم ہین

شتى وكلهم في النار قال وروى ابو هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور سب دوزخی ہین پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم افترقت بنو اسرائيل اثنين وسبعين فرقة وستفترق امتي ثلاثة وسبعين فرقة

وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہون گے

كلهم في النار الا السواد الاعظم قال وحدثني حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود رضي

سب دوزخی ہین سوا گروہ کثیر کے فرمایا مجھکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث حدثا في الاسلام

اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام مین کوئی امر نیا پیدا کیا

فقد هلك ومن ابتدع بدعة فقد ضل ومن ضل ففي النار حدثنا ميمون عن ابن عباس

تو تباہ ہوگیا اور جس نے بدعت نکالی وہ گمراہ ہوا اور جو گمراہ ہے وہ دوزخی ہے میمون نے ابن عباس

رضي الله عنهما ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله علمني قال اذ

رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو علم سکھائیے فرمایا جاؤ

فتعلم القرآن ثلاثا ثم قال له في الرابعة نعم اقبل الحق ممن جاءك حبيبا كان او بغيضا و

اور قرآن پڑھو تین بار فرمایا پھر چوتھی بار یہ فرمایا ہان جو تجھکو حق کہے وہ قبول کر دوست ہو یا دشمن اور

تعلم القرآن وقل معه حيث مال قال وحدثنا حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنه

قرآن شریف پڑھو اور وہ جدھر جھکاے جھک جاؤ کہا ہمکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

انه كان يقول ان شر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار

کہتے ہین نئی باتین جو نکلتی ہین وہ بہت بری ہین اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہی اور سب گمراہی دوزخ مین ہی

قال الله عز وجل فالهمها فجورها وتقوها وقال الله تعالى لموسى عليه السلام انا قد فتنا

اللہ تعالی فرماتا ہے پھر اُسکو نیک و بد کی تعلیم کی اور اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہے ہم نے تیری بعد تیری قوم کو

قومك من بعدك واضلهم السامري باب المشية قلت امر الله عز وجل بشئ ولم يشأ

فتنہ مین ڈالدیا اور سامری نے اُنکو بہکا دیا باب مشیت کے بیان کا - مین نے کہا اللہ عز وجل نے ایک شے کا حکم فرمایا

خلقه وشاء شيئاً ولم يأمر به خلقه قال نعم قلت فما ذاك قال أمرهم بالإسلام ولم

اور پیدا کرنا نہین چاہا ہی اور کوئی چیز چاہے اور اُسکے پیدا ہونے کا حکم نہ دیا فرمایا ہان مینے کہا وہ کیا ہی فرمایا لوگون کو اسلام کا حکم کیا اور

يشأ للكافر وشاء الكفر للكافر ولم يأمر به خلقه قلت هل رضي الله شيئاً فلم يأمر به

کافر کے لئے اسلام نہین چاہتا ہے اور کفر کافر کے لئے چاہتا ہے اور اُسکے کرنیکا حکم نہ دیا مینے کہا کہ ایا اللہ نے کسی چیز کو پسند کیا اور حکم اوسکا نہین کیا

وأمر شيئاً ولم يرض به قال لا قلت لم قال لأن كل شيء أمر به فقد رضي به وكل شيء

یا حکم کیا اور اُسکو پسند نہین کیا فرمایا یہ نہین مینے کہا کیون فرمایا کہ جس امر کا حکم کیا تو اُسکو پسند بھی کیا اور جسکو پسند کیا

رضي به فقد أمر به ألا ترى أنه يرضى الإيمان وأمر به لأن الأمر والرضا طاعة قلت يعذب

اُسکا حکم بھی کیا ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ وہ ایمان سے راضی ہے اور اُسکا حکم بھی فرمایا ہی کیونکہ امر اور رضامندی عبادت ہے مینے کہا عذاب

الله تعالى العباد على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لأنه يعذبهم

دیتا ہی اللہ تعالی اپنے بندونکو رضا پر یا غیر رضا پر فرمایا کہ ناپسند کام پر عذاب دیتا ہی کیونکہ وہ کفر

على الكفر والمعاصي ولم يرض به قلت فيعذبهم على ما يشاء أو على ما لا يشاء قال

اور گناہ پر عذاب دیتا ہے کہ اُسکو پسند نہین کرتا ہے مینے کہا کہ اللہ اُنکو عذاب دیتا ہے جسپر چاہتا ہے یا جسپر نہین چاہتا ہے فرمایا

بل يعذبهم على ما يشاء لهم لأنه يعذبهم على الكفر والمعاصي وشاء للكافر الكفر وللعاصي

بلکہ جس کام کو چاہتا ہے اُس پر عذاب دیتا ہے کیونکہ اُن کو کفر اور گناہ پر عذاب دیتا ہے اور کافر کے لئے کفر اور گنہگار کے لئے

المعصية قلت أمرهم بالإسلام ثم شاء لهم الكفر قال نعم قلت سبقت مشيئته أمره أو سبق أمره

گناہ چاہتا ہے۔ مینے کہا اسلام کا حکم کیا اور کفر اُن کے لیے چاہتا ہے۔ فرمایا ہان مینے کہا کہ ایا اوسکی مشیت اُسکے حکم پر غالب ہی یا اوسکا حکم اوسکی مشیت پر

مشيئته قال بل مشيئته أمره قلت فمشيئة الله الرضا أم لا قال بل هو لله رضا فمن عمل بمشيئة الله وأمره

غالب ہی فرمایا بلکہ مشیت امر پر غالب ہے مینے کہا ایا اللہ کی مشیت رضامندی ہی یا نہین فرمایا وہ اللہ کی رضامندی ہی جو اللہ کی مشیت اور امر پر عمل کرے گا

فقد عمل برضاه ومن عمل بمشيئته وطاعته وما أمر به فقد عمل برضاه وعدله ومن عمل بمشيئة الله وبغير

وہ اللہ کی رضامندی پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت اور طاعت اور امر پر عمل کرے گا وہ اوسکی رضامندی اور عدل پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت پر عمل کرے اور امر پر

ما أمر به فلم يعمل برضاه ولكن عمل بمعصيته ومعصيته غير رضاه قلت يعذب الله العباد

عمل نکرے۔ وہ رضامندی پر عمل نکریگا اور معصیت پر عمل کریگا جو اُسکی رضامندی نہین ہے مینے کہا اللہ اپنے بندون کو ایسے امر پر عذاب دیتا ہے

على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لهم لأن المعصية فعل العبد

جس سے راضی ہے یا ایسے امر پر جس سے نہین راضی ہے فرمایا بلکہ اُس پر عذاب دیتا ہے جسے پسند نہین کرتا کیونکہ معصیت بندہ کا کام ہے

وَمَشِیَّتُ اللهِ صِفَتُہٗ لِاَنَّہٗ شَاءَ بِصِفَتِہٖ قُلْتُ یُعَذِّبُ اللهُ الْعِبَادَ عَلٰی مَا یَرْضٰی اَوْ عَلٰی

اور مشیت اللہ کی اُس کی صفت ہے کہ وہ صفت کے ساتھ چاہنے والا ہے میں نے کہا اللہ عذاب دیتا ہے بندوں کو ایسے امر پر جس سے وہ راضی ہے یا ایسے امر پر

مَا لَا یَرْضٰی قَالَ بَلْ یُعَذِّبُھُمْ عَلٰی مَا لَا یَرْضٰی لَھُمْ مِنَ الْکُفْرِ وَلٰکِنْ یَرْضٰی اَنْ یُعَذِّبَ بِھِمْ

جس سے وہ راضی نہیں ہے فرمایا وہ عذاب دیتا ہے ایسے امر پر جس سے وہ راضی نہیں ہے یعنی کفر پر اور راضی ہے کہ عذاب دیوے

وَیَنْتَقِمَ مِنْھُمْ بِتَرْکِھِمُ الطَّاعَۃَ وَاَخْذِھِمْ بِالْمَعْصِیَۃِ قُلْتُ شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْکُفْرَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ

اور انتقام لیوے اُنسے طاعت ترک کرنے پر اور گناہ کرنے پر میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ مومن کے لئے کفر کی مشیت کرتا ہی فرمایا نہیں

شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْاِیْمَانَ کَمَا شَاءَ لِلْکَافِرِ الْکُفْرَ وَکَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الزِّنَا الزِّنَا وَکَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ السَّرِقَۃِ السَّرِقَۃَ

مومن کے لئے ایمان کی مشیت کرتا ہے جیسا کافر کے لئے کفر کی مشیت اور جیسے اصحاب زنا کے لئے زنا کی مشیت کرتا ہی اور جیسے چور کے لئے چوری کی مشیت

وَکَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الْعِلْمِ الْعِلْمَ وَکَمَا شَاءَ لِاَھْلِ الْخَیْرِ الْخَیْرَ لِاَنَّ اللهَ شَاءَ لِلْکُفَّارِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَھُمْ اَنْ

اور علم والے کے لئے علم کی مشیت اور خیر والے کے لئے خیر کی مشیت اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے پیدا کرنے سے پہلے یہ مشیت کی ہے کہ

یَّکُوْنُوْا کُفَّارًا ضُلَّالًا قُلْتُ یُعَذِّبُ اللهُ الْکُفَّارَ عَلٰی مَا یَرْضٰی اَنْ یَّخْلُقَ اَمْ عَلٰی مَا لَا یَرْضٰی اَنْ

یہ کافر گمراہ ہیں میں نے کہا کہ اللہ کافروں کو اُس چیز پر عذاب کرتا ہے جسکا پیدا کرنا پسند کرتا ہے یا اُس پر کہ اُسکا پیدا کرنا نہیں پسند

یَّخْلُقَ قَالَ بَلْ یُعَذِّبُھُمْ عَلٰی مَا یَرْضٰی اَنْ یَّخْلُقَ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ یُعَذِّبُھُمْ عَلَی الْکُفْرِ وَرَضِیَ

کرتا ہے فرمایا کہ اُس پر عذاب دیتا ہے جس کا پیدا کرنا پسند کرتا ہی میں نے کہا کیوں فرمایا اسلئے کہ کفر پر انکو عذاب دیتا ہے اور اللہ نے پسند کیا اسلئے کہ

اَنْ یَّخْلُقَ الْکُفْرَ وَلَمْ یَرْضَ الْکُفْرَ بِعَیْنِہٖ قُلْتُ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰی وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ قَالَ شَاءَ

کفر پیدا کرے اور خاص کفر سے راضی نہیں ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہیں راضی ہے اپنے بندوں کے لئے کفر سے۔ کہا مشیت کی ہے

لَھُمْ وَلَا یَرْضٰی بِہٖ قُلْتُ فَلِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ خَلَقَ اِبْلِیْسَ فَرَضِیَ اَنْ یَّخْلُقَ اِبْلِیْسَ وَلَمْ یَرْضَ فِسْقَ

رضامندی نہیں ہے میں نے کہا کیوں فرمایا کہ اللہ نے ابلیس پیدا کیا ہے اور اُسکے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُسکے گناہ سے راضی

اِبْلِیْسَ وَکَذٰلِکَ الْخَمْرَ وَالْخِنْزِیْرَ فَرَضِیَ اَنْ یَّخْلُقَھُنَّ وَلَمْ یَرْضَ بِاَنْفُسِھِنَّ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّہٗ

نہیں اور ایسا ہی شراب اور سور تو اُن کے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُنکی ذات ناپسند ہے میں نے کہا کیوں فرمایا اسلئے کہ اگر

لَوْ رَضِیَ الْخَمْرَ بِعَیْنِھَا لَکَانَ مَنْ شَرِبَھَا قَدْ شَرِبَ بِرِضَا اللهِ وَلٰکِنَّہٗ لَا یَرْضَ الْخَمْرَ وَلَا الْکُفْرَ وَلَا

شراب کی ذات سے راضی ہو تو جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے پیا۔ مگر شراب و کفر و

اِبْلِیْسَ وَلَا اَفْعَالَہٗ وَلٰکِنَّہٗ رَضِیَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ الْیَھُوْدَ حَیْثُ قَالَتْ

ابلیس اور اُسکے افعال پر راضی نہیں ہے پر راضی محمد صلی اللہ علیہ و سلم سے ہی میں نے کہا یہود نے جو کہا کہ

يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا ذٰلِكَ قَالَ لَا بَابُ الْمَشِيَّةِ

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اُنھیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہین۔ کیا اللہ تعالیٰ راضی ہے کہ وہ یہ بات کہتے فرمایا نہین۔ باب ہے مشیت کی کیفیت کا

قَالَ لَهُمْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مُطِيْعِيْنَ مِثْلَ الْمَلَائِكَةِ هَلْ كَانَ

کیا یہ راے ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ سب کو مطیع پیدا کرتا جیسے فرشتے کیا اس پر قادر تھا

قَادِرًا عَلَيْهِ فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ وَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَاهِرُ

پھر اگر کہا کہ نہین تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا وہ وصف نہین بیان کیا جو اُس نے اپنا وصف بیان کیا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ سب اپنے بندون پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ فَاِنْ قَالَ فَهُوَ قَادِرٌ

غالب ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کہدیجئے کہ وہ عذاب بھیجنے پر قادر ہے او پر سے اگر کہے کہ وہ قادر ہے

فَقُلْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ اِبْلِيْسُ مِثْلَ جِبْرَئِيْلَ فِي الطَّاعَةِ اَمَا كَانَ قَادِرًا فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ

تو پوچھو کہ تیری راے ہے اگر اللہ چاہے کہ ابلیس مثل جبرئیل کے طاعت کرے کیا قادر نہین ہے اگر کہے نہین تو اللہ تعالیٰ کے

تَرَكَ قَوْلَهٗ وَوَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ صِفَتِهٖ فَاِنْ قَالَ وَلَوْ اَنَّهٗ زَنَا اَوْ سَرَقَ اَوْ قَذَفَ اَوَلَيْسَ هُوَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ

قول کو ترک کیا اور جو اُس نے اپنا وصف کیا اُس کے خلاف کیا پھر کہا اگر اُس نے زنا کی یا چورا یا یا زنا کی گالی دی کیا یہ خدا کی مشیت سے نہین

تَعَالٰى قِيْلَ نَعَمْ فَاِنْ قَالَ فَلِمَ يَجْرِيْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ يُقَالُ لَهُ الْحُدُوْدُ تَجْرِيْ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّهٗ

کہا گیا ہان ہے اگر وہ کہے تو پھر کیون اُس پر حد ہوتی ہے اُس سے کہا جائے گا کہ حد بموجب حکم خدا کے ہوتی ہے

اَمَرَ بِالْحُدُوْدِ فَلَا يُتْرَكُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ قَطَعَ يَدَ عَبْدِهٖ كَانَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذَمَّهُ

کہ اُس نے حکم حد کا دیا ہے اُس کا حکم ترک نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر وہ اپنے غلام کا ہاتھ کاٹے تو خدا کی مشیت سے ہوگا

النَّاسُ وَلَوْ اَعْتَقَهٗ حَمِدُوْهُ عَلَيْهِ وَكِلَاهُمَا وُجِدَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور لوگ اُسے برا کہتے ہین اور اگر آزاد کر دیتا تو لوگ تعریف کرتے اور دونون کامونکو اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پایا

وَقَدْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لٰكِنْ مَنْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالَى الْمَعْصِيَةَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بِهَا رَاضِيَ

اور اُس نے عمل کیا ہے خدا کی مشیت پر لیکن جو بمشیت خدا گناہ کریگا وہ نہ رضامندی ہے

وَلَا عَدْلٌ فِيْ فِعْلِهٖ وَقَوْلُهٗ فَلِمَ يَجْرِيْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ سُؤَالٌ فَاسِدٌ عَلٰى اَصْلِهِمْ لِاَنَّهُمْ لَا يُثْبِتُوْنَ

نہ عدل ہے اُسکے فعل مین اور یہ سوال کہ اُس پر حد کیون ہوگی فاسد ہے موافق انکی اصل کے اسلئے کہ وہ اللہ کی مشیت

مَشِيَّةَ اللّٰهِ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَعَاصِيْ فَلَا تَلْزِمُهُ الْحُدُوْدُ مِثْلَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِهٖ عَلٰى فِعْلِهٖ وَقَدْ فَعَلَهَا

ثابت نہین کرتے ہین بہتیرے گناہون مین پھر اُس پر حدود لازم نہ آئینگے مثل شراب وغیرہ پینے کے حالانکہ اُس نے ان کامون کو

جميعًا بمشيئة الله عز وجل **باب الرد على من يكفر بالذنب** قلت أرأيت من يقول من

بسو جب مشیت خدا تعالی کے کیا ہے باب ہے اُس شخص کی رد مین جو کہتا ہے کہ گناہ سے آدمی کافر ہوتا ہے مینے کہا کہ جو گناہ کرے

أذنب ذنبًا فهو كافر فما النقض عليه فقال يقال له قال الله تعالى وذا النون إذ ذهب مغاضبًا فظن

اور اُسکے سبب سے اُس کو کافر کہے تو اُس پر نقض کیا ہے تو فرمایا اُسکو کہا جائے اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کر یونس کو جب چلے گئے غصہ ہوکر پھر سمجھا کہ ہم

أن لن نقدر عليه فنادى في الظلمات أن لا إله إلا أنت سبحانك الآية فهو ظالم مؤمن وليس

نہ پکڑ سکین گے پکارا اُن اندھیرون مین کہ کوئی حاکم نہین سوائے تیرے تو بے عیب ہے الآیۃ تو وہ ظالم ہے مومن ہے

بكافر ولا منافق وإخوة يوسف قالوا يا أبانا استغفر لنا ذنوبنا إنا كنا خاطئين وكانوا مذنبين

کافر نہیں ہے نہ منافق ہے اور یوسف کے بھائیون نے کہا اے میرے باپ بخشو ہمارے گناہون کو بے شک ہم تھے چوکنے والے تو گنہگار تھے

لا كافرين وقال الله تعالى لمحمد صلعم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ولم يقل من

نہ کافر اور اللہ تعالی نے حضرت محمد کو فرمایا تا معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور کفر

كفرك وموسى عليه السلام حين قتل الرجل كان في ملئه مذنبا لا كافرا قال وإذا قال أنا

نہ فرمایا اور موسی علیہ السلام نے جو ایک شخص کو قتل کیا تو گنہگار ہوئے نہ کافر کہا امام نے جو کہے کہ

مؤمن إن شاء الله يقال له قال الله تعالى إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين

مین انشاء اللہ مومن ہون اُسکو کہینگے فرمایا اللہ تعالی نے اللہ اور اُسکے فرشتے سب کے سب نبی پر درود پڑھتے ہین اے ایمان والو

آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما فإن كنت مؤمنا فصل عليه وإن كنت غير مؤمن فلا تصل

رحمت بھیجو اُن پر اور سلام اگر تو مومن ہے تو درود پڑھا کر اور نہین ہے تو آپ پر درود نہ پڑھا کر

عليه وقال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان سنو تو جلدی آؤ اللہ کی ذکر کیطرف

الآية وقال معاذ رضي الله عنه من شك في الله فإنه يبطل ذلك جميع حسناته ومن آمن

اور معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسکو اللہ مین شک ہو تو یہ شک اُسکے سب نیکیون کو باطل کرتا ہے اور جو

وتعاطى المعاصي يرجى له المغفرة ويخاف عليه العقوبة قال السائل لمعاذ رضي الله عنه

ایمان لایا اور گناہ کئے اُس کے لیئے امید مغفرت ہے اور خوف عذاب ہے سائل نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا

إن كان الشك يهدم الإيمان والحسنات فإن الإيمان هادم وأهدم للسيئات قال معاذ والله

اگر شک ایمان و حسنات کو ڈھاتا ہے تو ایمان برائیون کو خوب ڈھاتا ہے۔ معاذ نے کہا قسم خدا کی

ما رأيتُ رجلاً اعلم من هذا الرجل يسألُ المسلم انتَ فيقولُ لا ادري فيقالُ له قولك لا ادري علام

اس سے زیادہ کوئی علم والا مینے نہین دیکھا کسی شخص سے پوچھا جائے تو مسلمان ہو وہ کہے مین نہین جانتا ہون اُسکو کہینگے تو جو کہتا ہے مین نہین جانتا ہے

ام جور فان قال عدل فقل ارأيت ما كان في الدنيا عدل اليس في الآخرة عدل فان قال نعم

یہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اگر کہے سچ تو کہو تیری کیا رائے ہے جو دنیا مین سچ ہے تو کیا آخرت مین سچ نہو گا - اگر کہے ہان ہوگا

فقل أتؤمن بعذاب القبر وبالمنكر والنكير وبالقدر خيره وشره من الله تعالى فان قال نعم

تو کہو عذاب قبر اور منکر و نکیر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لایا ہے جو کہے ہان

فقل له مؤمن انت فان قال لا ادري فقل له لا دريت ولا فهمت ولا افلحت قلت من قال

تو کہو کہ تو مومن ہے جو کہے مین نہین جانتا ہون تو کہو نہ تونے جانا اور نہ تونے سمجھا اور نہ تجھکو فلاح ہے - مینے کہا جو کہے

ان الجنة والنار ليستا بمخلوقتين فقل هما شئ او ليستا بشئ فان قال شئ فقل قال الله تعالى

کہ جنت و دوزخ دونون پیدا نہین ہین تو کہو کہ وہ شے ہین یا شے نہین ہین جو کہے شے ہین تو کہو کہ اللہ تعالی نے فرمایا

خالق كل شئ وقال تعالى انا كل شئ خلقناه بقدر وقال تعالى النار يعرضون عليها غدوا

کہ اللہ سب شے کا خالق ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ہمنے ساری شے باندازہ پیدا کی ہین اور فرمایا دوزخ اُن پر صبح

وعشيا فان قال انهما تفنيان فقل له وصف الله لنعيمها بقوله لا مقطوعة ولا ممنوعة فمن

وشام پیش ہوتی ہے اور جو کہے کہ وہ فنا ہونگی تو کہہ کہ اللہ تعالی اُسکی نعمتون مین فرمایا اپنے قول مین نہ قطع ہونگے اور نہ منع ہونگے

قال انهما تفنيان بعد دخول اهلها فيها كفر بالله تعالى لانه انكر الخلود فيها قال ابو حنيفة

اور جو کہے کہ یہ جنت و دوزخ فنا ہونگے بعد اسکے کہ اُسمین لوگ داخل ہولینگے تو وہ کافر ہے کہ اُسنے اُسمین ہمیشہ رہنے کا انکار کیا امام ابو حنیفہ

رضي الله عنه لا يوصف الله تعالى بصفات المخلوقين ولكن البتة وهو يغضب ويرضى غضبه

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ کو مخلوقین کی صفات سے موصوف نکیا جاے اور اللہ ناراض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے

عقوبته ورضاه ثوابه ونصفه كما وصف نفسه احد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا

اُسکا غضب عذاب ہے اور اُسکی رضامندی ثواب ہے اور اُسکی وہ تعریف کرو جو اللہ نے اپنا وصف کیا ایک ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اُس کا کوئی ہمسر نہین

احد حي قادر سميع بصير عليم يد الله فوق ايديهم ليست كايدي خلقه وليست بجارحة

زندہ ہے قادر ہے سنتا ہے ارادہ والا ہے دیکھتا ہے علم والا ہے اللہ کا ید اُنکے اوپر ہے اُسکا ید ویسا نہین جیسے سب کا ہاتھ ہے اور نہ وہ بدن ہے

وهو خالق الايدي ووجهه ليس كوجوه خلقه وهو خالق الوجوه ونفسه ليست كالنفس خلقه

وہ خالق سب کے ہاتھون کا ہے اور اُس کا وجہ نہین ہے مثل وجوہ خلق کے وہ خالق وجوہ ہے اور مثل سب کے اُس کا نفس نہین ہے

وهو خالق النفوس ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ارأيت لو قيل اين الله تعالى قبل الخلق

وہ تمام نفوس کا پیدا کرنے والا ہے اُس جیسا کوئی نہیں وہ سُنتا ہے دیکھتا ہے کیا رائے ہے تیری اگر یہ کہے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا

يقال له كان الله تعالى قبل ان يخلق الخلق ويقال له كان ولم يكن اين ولا خلق ولا شيء وهو خالق

اُسکو جواب کہینگے خلق کے پیدا کرنیکے آگے اللہ تعالی موجود تھا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تھا تب نہ مکان تھا نہ خلق اور نہ شے اور وہ سبکا پیدا

كل شيء فان قيل اشائي شاء بالمشية فقل بالصفة وهو قادر يقدر بالقدرة وعالم يعلم بالعلم

کرنیوالا ہے اگر کہا جائے اللہ جو چاہنے والا ہے آیا مشیت سے اُسنے چاہا تو کہو اُسنے وصف سے چاہا وہ اپنی قدرت سے قادر ہی اور اپنے علم سے عالم ہے

ومالك يملك بالملك فان قيل اشاء بالمشية وقدر بالمشية وشاء بعلم فقل نعم باب في

اور اپنے ملک سے مالک ہے اگر کہے کہ آیا اپنی مشیت سے اُس نے چاہا اور اپنی مشیت سے قادر ہوا اور اپنے علم سے چاہا تو کہنا کہ ہاں + باب

الايمان فان قيل اين مستقر الايمان فقل معدنه ومستقره القلب وفرعه في الجسد

ایمان کا + اگر کہا جائے کہ ایمان کا ٹھکانا کہاں ہے تو کہو اُس کا ٹھکانا دل ہے اور اُسکی فرع بدن میں ہے

فان قال هو في اصبعك فقل نعم فان قطعت اين يذهب الايمان منها قال فقل الى القلب فان قال

پھر اگر وہ کہے کہ تیری اُنگلی میں ہے تو کہو ہاں اگر اُنگلی کٹ گئی تو اُنگلی کا ایمان کہاں جاتا ہے کہا کہ یہ کہنا کہ دل میں گیا جو کہے آیا اللہ

هل يطلب الله من العباد شيئا فقل لا انما يطلبون هم منه فان قال ما حق الله تعالى عليهم

بندوں سے کچھ مانگتا ہے تو کہو نہیں بندے اُس سے مانگتے ہیں جو کہے اللہ کا اُن پر کیا حق ہے -

فقل ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا فاذا فعلوا ذلك فحقهم على الله ان يغفر لهم ويثبتهم عليه

تو کہو کہ اُس کی عبادت بے شرک کریں جب یہ کریں تو اللہ اُن کو مغفرت کریگا اور ایمان پر ثابت رکھے گا

فان الله تعالى يرضى عن المؤمنين لقوله تعالى لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت

کیونکہ اللہ مومنون سے راضی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ مومنون سے راضی ہے جب درخت کے نیچے

الشجرة ويسخط على الكفرين وهو ان يعذبهم ويثبت المؤمنين يرضى عن محمد صلى الله عليه وسلم

آپ سے بیعت کی تھی اور کافرون پر غصہ ہی غصہ یہ ہے کہ اُن کو وہ عذاب دیگا اور مومنون کو ثابت رکھے گا حضرت محمد مصطفی صلعم سے رضی ہے

ويسخط على ابليس ومعنى قوله تعالى اعملوا ما شئتم فهو وعيد منه وقوله تعالى وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه

اور ابلیس سے غصہ ہے اور اللہ فرماتا ہے اعملوا ما شئتم اس کے معنے وعید ہیں اور فرمایا اللہ تعالی نے اور حکم فرمایا تیرے رب نے کہ

اي امر ربك وقوله تعالى واما ثمود فهدينهم اي بصرناهم وبينا لهم وقوله تعالى ومن شاء

یہ عبادت کرو اُس کے سوائے یہ حکم ہے رب کا اور اللہ نے فرمایا کہ ثمود کو ہم نے ہدایت کی یعنے اُنکو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا اور اللہ نے فرمایا جو چاہے

فليؤمن ومن شاء فليكفر وهو وعيد وقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون

ایمان لاوے اور جو چاہے کفر کرے تو یہ دھمکی ہے اور فرمایا مینے جن و انسان عبادت کے لئے پیدا کئے تا کہ میری

اى ليوحدون ولكن كلها بتقدير الله تعالى خيرها وشرها وحلوها ومرها وضرها ونفعها

توحید کرین پر یہ سب تقدیر سے اللہ کے ہے خیر ہو یا شر ہو شیرین ہو تلخ ہو ضرر ہو نفع ہو

وقال تعالى ولو اننا نزلنا اليهم الملئكة وكلمهم الموتى وحشرنا عليهم كل شىء قبلا ما كانوا

اور اللہ نے فرمایا اگر ہم فرشتے اُتارتے اور مُردے اُن سے بولتے اور اُن پر ہر شئے کو حشر کرتے تو بھی

ليؤمنوا الا ان يشاء الله وقال تعالى ولو شاء ربك لآمن من فى الارض كلهم جميعا

ایمان نہ لاتے پر جو اللہ چاہے اور فرمایا اللہ نے اگر اللہ چاہے تو سب زمین کے آدمی ایمان لائین

افانت تكره الناس حتى يكونوا مؤمنين وقوله تعالى وما كان لنفس ان تؤمن الا باذن الله

کیا تم پسند نہین کرتے کہ سب ایمان والے ہوجائین اور فرمایا اور کوئی شخص بے حکم خدا تعالی کے ایمان نہین لاسکتا ہے

وقال تعالى ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك

اور فرمایا اللہ چاہے تو سب کو ایک امت کردے اور ہمیشہ مختلف رہین گے پر جسکو اللہ رحم کریگا

اى بمشيته ولذلك خلقهم قال تعالى ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدى

اپنی مشیت پر اور اسی لئے اُن کو پیدا کیا اور فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور بتون سے بچو تو کسی کو اللہ نے ہدایت کی

الله ومنهم من حقت عليه الضلالة وقال وما تشاؤن الا ان يشاء الله اى قدر وقال

اور کسی کو گمراہی ہے اور فرمایا اور تم نہین چاہتے ہو مگر جب اللہ چاہتا ہے یعنے ٹھیراتا ہے اور حضرت

شعيب النبى عليه السلام وقد افترينا على الله كذبا ان عدنا فى ملتكم بعد اذ نجانا الله

شعیب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم اللہ پر افترا کرینگے جو ہم دین مین تمہارے آجائینگے بعد اسکے کہ اللہ نے

منها وما يكون لنا ان نعود فيها الا ان يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شىء علما وقال نوح

ہمکو اس سے نجات بخشی اور کیون ہم اُسمین اُلٹے آئین پر اللہ چاہے تو اللہ کا ہر شے پر علم وسیع ہے اور نوح

النبى عليه السلام ولا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان

نبی علیہ السلام نے کہا تمکو میری نصیحت نفع ندیگی جو مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون جو اللہ یہ ارادہ کرے کہ تمکو

يغويكم هو ربكم واليه ترجعون وقال لقد فتنا سليمان والقينا على كرسيه جسدا ثم اناب

گمراہ کریگا وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف پھرنا ہے اور فرمایا ہمنے سلیمان کو آزمایا اور اُس کی کرسی پر ایک ڈیل ڈالدیا پھر اُس نے اللہ کیطرف رجوع کی

وقال لقد همت به وهمّ بها لولا ان رأى برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء وقال ابو مطيع
اور فرمایا زلیخانے اُن کا اور اُنھون نے زلیخا کا قصد کیا اگر اللہ کی حجت نہ دیکھتے ہم اس طرح اُن سے بُرائی اور بدکام دور کرتے اور ابو مطیع
رحمہ اللہ سألت ابا حنيفة رحمة الله عليه أليس الله تعالى عدل حكيم في افعال الخلق فقال نعم قلت تلخلق واحد
رحمہ اللہ نے کہا مینے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا اللہ اپنے کامون کے پیدا کرنے مین عادل و حکیم نہین ہو فرمایا ہان مینے کہا ایک کو
اعمى واخر مقعدا واخر غنيا واخر فقيرا واخر احمق واخر عاقلا واخر اخرسا قال هذا بفضل من لبعضهم
اندھا کیا ایک لنج اور ایک تونگر اور ایک فقیر اور ایک احمق اور ایک عقلمند اور ایک گونگا فرمایا یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جو بعض کو
دون بعض لانه لم يجب عليه ذلك فاعطى بعضا ومنع بعضا فهو لمن له عليه فاعطى واحدا و
شامل ہوتا ہی بعض کو نہین کیونکہ اُسپر یہ واجب نہین کہ سب پر برابر احسان کرے توکسی کو دیا اورکسی کو نہ دیا یہ بندون کے مالک کا کام ہے کسی کو دینا
منع اخر حدثنا علي بن احمد قال حدثنا ابراهيم ابن حمدويه قال حدثنا يوسف بن ابان عن ليث
کسی کو نہ دینا ہم سے علی بن احمد نے روایت کی کہ ابراہیم ابن حمدویہ نے کہا کہ ہمکو یوسف بن ابان نے لیث
بن خزيمة عن قتادة عن عمر رضي الله عنه قال ايما رجل لا يبتلى في جسده اربعين يوما فليس لله
بن خزیمہ سے اُنھون نے قتادہ سے اُنھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو چالیس دن اپنے بدن مین مبتلا نکیا جاوے یعنے امراض عارض نہون تو اللہ کو
فيه حاجة وقال مقاتل بن سليمان من اصل الايمان الذي جاء في القران قوله ولكن
اُس کی کچھ حاجت نہین اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہین اصل ایمان جو قران مین ہے وہ یہ آیت ہے مگر
البر من امن بالله اي صدق بتوحيده واليوم الاخر والملائكة والكتاب والنبيين اي كلهم
نیک وہ شخص ہے کہ اللہ پر ایمان لایا یعنے اُس کی توحید کی تصدیق کی اور روز قیامت اور فرشتے اور کتاب اور سب پیغمبرون کی

كلهم حق

سب کو حق خیال کیا

تمت بالخير

اِنَّ اللہَ یَھدِی مَن یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیم

ہزار ہزار حمد خالق برایا واہب عطایا کہ کتاب مستطاب موسوم بہ

ھدایا

ترجمہ

وصایا

از تصانیف کاشف عطایا جناب مولوی وکیل احمد سکندرپوری حفظ اللہ عن البلایا

بمطبع مجتبائی دہلی محمد عبد الاحد طبع نمود ۱۳۰۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** عرض کرتا ہے کہ وصیت نامۂ **امام اعظم ابوحنیفہ کوفی** رحمہ اللہ جسکو امام نے اپنی مرض موت مین تحریر فرمایا تھا اہل سنت وجماعت کے ایسے عقائدِ حقہ پر حاوی ہے جس پر مستقیم رہنے سے آدمی مبتدع و اہلِ اہوا نہین ہوسکتا بلکہ وہ خاص اہلِ سنت وجماعت کے زمرے مین داخل ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اسلئے ایک عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ اس کا ترجمہ شایع کیجیے تاکہ لڑکے اور عورتین اور ایسے لوگ جو کافی استعداد نہین رکھتے اس سے نفع اُٹھائین مگر اس کا کوئی نسخہ صحیحہ قابلِ اعتماد ہاتھ نہ آتا تھا بعض اکابر[ف۱] نے جو وصیت نامہ مترجم شائع فرمایا ہے اُس کی صحت پر مجھے بھروسا نہ تھا اتفاقاً مجھے جوہر منیفہ شرح وصیۃ ابی حنیفہ کا نسخہ ملگیا جو وصیت[ف۲] نامہ کی شرح مختصر ہے اُس سے مین نے وصیت نامہ کی عبارت علحدہ نقل کر کے سلیس عبارت اُردو مین ترجمہ کیا اور فوائد جلیلہ جنکی نہایت ضرورت تھی حاشیہ پر لکھے اور مہما امکن مذاہبِ مختلفہ کے اقوال و دلائل سے تعرض نکیا تاکہ نفسِ عقائد آسانی سے سمجھہ مین آجائین

اور نام اِس کا **ہدایا ترجمۂ وصایا** رکھا

ف۱ ہمارے اُستاد حضرت مولوی محمد سعد اللہ صاحب لکھنوی رحمہ ۱۲ - ۱۲

ف۲ وصایائے امام اعظم ... کشف الظنون ...

قال الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار لا یکون وحدہ ایمانا لانہ

امام ابوحنیفہ نے کہا کہ ایمان کہتے ہین زبان سے اقرار کرنے کو اور دل سے ماننے کو اور نرا اقرار زبانی ایمان نہین کہلاتا اس لیے کہ

لو کان ایمانا لکان المنافقون کلهم مؤمنین وکذلک المعرفة وحدها لا تکون

اگر یہ ایمان ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام منافقین مومن ہو جائین اسی طرح صرف معرفت ایمان نہین

ایمانا لانها لو کانت ایمانا لکان اهل الکتاب کلهم مؤمنین قال الله تعالی فی

اگر صرف معرفت ایمان ہو تو چاہیے کہ تمام اہل کتاب مومن ہو جائین اللہ تعالے

حق المنافقین والله یشهد ان المنافقین لکاذبون وقال فی حق اهل الکتاب

منافقین کے حق مین فرماتا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین بے شک جھوٹے ہین اللہ فرمایا اہل کتاب کے حق مین

یعرفونه کما یعرفون ابناءهم فصل والایمان لا یزید ولا ینقص لانه لا یتصور

وہ نبی کو ایسا پہچانتے ہین جس طرح وہ اپنی اولاد کو پہچانتا ہین اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہین اس لیے کہ ایمان کا گھٹنا خیال مین

نقصانه الا بزیادة الکفر ولا یتصور زیادته الا بنقصان الکفر وکیف یجوز

نہیں آتا مگر جب کفر بڑھے اور ایمان کا بڑھنا خیال مین نہین آتا مگر جب کفر گھٹے اور یہ بات کیون کر جائز ہوگی

ان یکون الشخص الواحد فی حالة واحدة مؤمنا وکافرا فصل والمؤمن مؤمن

کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہو اور مومن حقا

حقا والکافر کافر حقا ولیس فی الایمان شک کما انه لیس فی الکفر شک

مومن ہے اور کافر حقا کافر ہے ایمان مین اسی طرح شک نہین جس طرح کفر مین شک نہین ہے

لقوله تعالی اولئک هم المؤمنون حقا اولئک هم الکافرون حقا فصل

بسبب قول اللہ تعالی وہ لوگ سچے مومن ہین وہی لوگ اصل کافر ہین

والعاصون من امة محمد صلی الله علیه وسلم کلهم مؤمنون ولیسوا بکافرین

اور گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن ہین کوئی شخص ان کا کافر نہین ہے

فصل العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل بدلیل ان کثیرا من الاوقات

عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ بیشتر اوقات

یرتفع العمل عن المؤمن ولا یجوز ان یقال ارتفع عنه الایمان فان الحائض

آدمی سے عمل اٹھ جاتا ہے اس وقت یہ کہنا جایز نہین ہے کہ اس سے ایمان اٹھ گیا دیکھو حائضہ عورت سے

ن ۱ ومعرفة بالقلب فی الجنان ترجمہ اور پہچاننا دل کے ساتھ ۱۲

يرفع الله سبحانه وتعالى عنها الصلاة ولا يجوز ان يقال رفع الله عنها الايمان او امرها

الله تعالیٰ نے نماز کو معاف کیا ہے اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ الله تعالیٰ نے اُس سے ایمان کو قطع کیا یا اُس کو حکم دیا

بترك الايمان وقد قال لها الشارع دعي الصوم ثم اقضيه ولا يجوز ان يقال

کہ وہ ایمان چھوڑ دے اور بہ تحقیق شارع نے فرمایا کہ تو روزہ چھوڑ دے پھر قضا کر اور یہ کہنا جائز نہیں کہ

دعي الايمان ثم اقضيه ويجوز ان يقال ليس على الفقير الزكوة ولا يجوز ان

ایمان چھوڑ دے پھر اُسے قضا کر اور جائز ہے کہ یہ کہا جاوے کہ فقیر پر زکوۃ نہیں اور یہ کہنا جائز نہیں

يقال ليس على الفقير الايمان **فصل** نقر بان تقدير الخير والشر كله من الله تعالى

کہ فقیر پر ایمان نہیں ہے ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خیر و شر کا ٹھہرانا الله تعالیٰ کیطرف سے ہے

لانه لو زعم احد ان تقدير الخير والشر من غيره لصار كافرا بالله تعالى وبطل توحيده

اسلیے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ بھلائی و برائی کا ٹھہرانا دوسرے کی طرف سے ہے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اُسکی توحید باطل ہو جائیگی

فصل نقر بان الاعمال ثلاثة فريضة وفضيلة ومعصية فالفريضة

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اعمال تین ہیں پہلا فرض دوسرا فضیلت تیسرا گناہ جو فرض ہے

بامر الله ومشيته ومحبته ورضائه وقضائه وقدره وتخليقه وحكمه وعلمه وتوفيقه

وہ الله تعالیٰ کے حکم سے ہے اور اوسکے چاہنے سے اور اُسکی محبت و خوشی و قضا و قدر سے اور پیدا کرنے اور حکم و علم و توفیق

وكتابته في اللوح المحفوظ والفضيلة ليست بامر الله تعالى ولكن بمشيته ومحبته

اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ میں اور فضیلت الله تعالیٰ کی حکم سے نہیں ہے لیکن اوسکی خواہش و محبت

ورضائه وقضائه وقدره وحكمه وعلمه وتوفيقه وتخليقه وكتابته في اللوح

اور خوشی و قضا و قدر و حکم و علم و توفیق اور اوسکے پیدا کرنے اور لوح محفوظ میں لکھنے سے

المحفوظ والمعصية ليست بامر الله ولكن بمشيته لا بمحبته وبقضائه

اور گناہ الله کے حکم سے نہیں ہے بلکہ اوسکے چاہنے سے نہ اوسکی محبت سے اور اوسکی قضا سے ہے

ولا برضائه وبتقديره لا بتوفيقه وبخذلانه وعلمه وكتابته في اللوح

اور نہ اوسکی رضا سے اور نہ اوسکے ٹھہرانے سے ہے نہ اوسکی توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسکے علم و لوح محفوظ کی کتابت

المحفوظ **فصل** نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له

سے ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ الله تعالیٰ تخت پر قائم ہوا اُس کو عرش کی حاجت نہیں ہے

حاجة واستقرار عليه وهو حافظ العرش وغير العرش من غير احتياج

نہ اوس پر بیٹھنے کی وہ عرش کا نگاہ رکھنے والا ہے اور وہ خود عرش نہیں ہے وہ عرش کا محتاج نہیں ہے

فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوقين ولو كان محتاجا

اگر اللہ تعالیٰ عرش کا محتاج ہوتا تو ہرگز ایجاد عالم وتدبیر عالم پر قادر نہوتا جیسے مخلوق اس پر قادر نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ عرش

الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى تعالى الله عن ذلك

پر بیٹھنے اور ٹھہرنے کا محتاج ہوتا تو قبل پیدائش عرش کے وہ کہاں تھا اللہ تعالیٰ کی شان اس سے

علوا كبيرا **فصل** ونقر بان القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق ووحيه

بہت بڑی ہے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے اور اوسکی وحی ہے

وتنزيله لا هو ولا غيره بل هو صفته على التحقيق مكتوب في المصاحف

اور اوسکا اتارا ہوا ہے نہ وہ اسکی ذات ہے اور نہ اوسکا غیر ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اوسکی صفت ہے لکھا ہوا ہے سیپاروں میں

مقرؤ بالالسن محفوظ في الصدور غير حال فيها والحبر والكاغذ والكتابة

پڑھا گیا ہے زبانوں پر یاد ہے دلوں میں مصاحف میں حلول نہیں کیا ہے اور سیاہی و کاغذ و لکھاوٹ

مخلوقة لانها افعال العباد وكلام الله تعالى غير مخلوق لان الكتابة والحروف

مخلوق ہیں اسلیے کہ یہ بندوں کے فعل ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے اسلیے کہ لکھاوٹ و حروف

والكلمات والآيات دلالة القرآن لحاجة العباد اليها وكلام الله تعالى قائم بذاته

و کلمات و آیات قرآن پر دلالت کرتے ہیں اسلیے کہ بندوں کو انکیطرف احتیاج پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام اللہ تعالیٰ کی ذات کیساتھ قائم ہے

ومعناه مفهوم بهذه الاشياء فمن قال بان كلام الله مخلوق فهو كافر بالله العظيم

اور اوسکے معنے ان سے سمجھے جاتے ہیں پھر جو کہے کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے وہ کافر ہے

والله تعالى معبود لا يزال عما كان وكلامه مقرؤ ومكتوب ومحفوظ

اور اللہ تعالیٰ عبادت کیا جاتا ہے ہمیشہ سے ہے اوسکا کلام پڑھا جاتا ہے اور لکھا ہوا ہے اور محفوظ ہے

من غير مزايلة عنه **فصل** نقر بان افضل هذه الامة بعد نبينا محمد صلى الله

اوس سے زائل نہ ہوگا ہم اقرار کرتے ہیں کہ افضل اس امت کی بعد میرے نبی محمد درود اللہ کا

عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضوان الله عليهم اجمعين

اون پر اور سلام ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی خوشی اللہ کی ان سب پر

بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

بسبب قول اللہ تعالےٰ کے اور سبقت لیجانے والے ہین جو سبقت لے گئے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت مین مقرب ہین

وَكُلُّ مَنْ كَانَ اَسْبَقَ فَهُوَ اَفْضَلُ وَيُحِبُّهُمْ كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ وَيُبْغِضُهُمْ كُلُّ مُنَافِقٍ شَقِيٍّ

خلافت مین جو سب سے پہلے ہے وہ افضل ہے ان حضرات کو ہر مسلمان پاک دوست رکھتا ہی اور ہر منافق بدکار ان سے دشمنی رکھتا ہے

فَصْلٌ نُقِرُّ بِاَنَّ الْعَبْدَ مَعَ اَعْمَالِهٖ وَاِقْرَارِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ مَخْلُوْقٌ فَلَمَّا كَانَ الْفَاعِلُ

ہم اقرار کرتے ہین کہ بندہ اپنے اعمال و اقرار و معرفت کے ساتھ مخلوق ہے جب بندہ

مَخْلُوْقًا فَاَفْعَالُهٗ اَوْلٰى اَنْ تَكُوْنَ مَخْلُوْقَةً فَصْلٌ نُقِرُّ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ وَلَمْ يَكُنْ

مخلوق ہے تو اُس کے افعال بدرجہ اولےٰ مخلوق ہونگے ۔ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا انکو

لَهُمْ طَاقَةٌ لِاَنَّهُمْ ضُعَفَاءُ عَاجِزُوْنَ وَاللّٰهُ خَالِقُهُمْ وَرَازِقُهُمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

طاقت نہ تھی اسلئے کہ وہ سب ضعیف عاجز ہین اور اللہ اُن کا پیدا کرنے والا اور روزی کا دینے والا ہی اسلئے کہ فرمایا ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ فَصْلٌ وَالْكَسْبُ حَلَالٌ وَجَمْعُ الْمَالِ

اور اللہ وہ ہے جس نے تم لوگون کو بنایا پھر تم لوگونکو روزی دی پھر تم لوگونکو مارتا ہی پھر تم لوگونکو جلا دیگا اور کسب حلال ہی اور جمع کرنا مال کا

مِنَ الْحَلَالِ حَلَالٌ وَجَمْعُ الْمَالِ مِنَ الْحَرَامِ حَرَامٌ فَصْلٌ ثُمَّ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثَةِ

حلال سے حلال ہے اور جمع کرنا مال کا حرام سے حرام ہے پھر آدمی تین قسم ہے

اَصْنَافٍ الْمُؤْمِنُ الْمُخْلِصُ فِيْ اِيْمَانِهٖ وَالْكَافِرُ الْجَاحِدُ فِيْ كُفْرِهٖ وَالْمُنَافِقُ الْمُدَاهِنُ

پہلی قسم خالص مسلمان اپنے ایمان مین دوسری قسم کا دانستہ انکار کرنے والا اپنے کفر مین تیسری قسم منافق دورنگی کرنیوالا

فِيْ نِفَاقِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْعَمَلَ وَعَلَى الْكَافِرِ الْاِيْمَانَ وَعَلَى الْمُنَافِقِ

اپنے نفاق مین اور اللہ تعالیٰ نے فرض کیا مومن پر عمل اور کافر پر ایمان اور منافق پر

الْاِخْلَاصَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ يَعْنِيْ يٰٓاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اخلاص بسبب اللہ تعالیٰ کے قول کے ای لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے یعنے ای مسلمانون

اَطِيْعُوْا وَيٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اٰمِنُوْا وَيٰٓاَيُّهَا الْمُنَافِقُوْنَ اَخْلِصُوْا فَصْلٌ وَنُقِرُّ

اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرو اور اے کفار ایمان لاؤ اور اے منافقین اخلاص پیدا کرو اور ہم

بِاَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لَا قَبْلَ الْفِعْلِ وَلَا بَعْدَ الْفِعْلِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ قَبْلَ الْفِعْلِ

اقرار کرتے ہین کہ قدرت فعل کے ساتھ ہے نہ فعل کے پہلے اور نہ فعل کے بعد اسلئے کہ اگر استطاعت فعل کے پہلے ہوتی

لكان العبد مستغنيا عن الله تعالى وقت الحاجة فهذا خلاف حكم النص

تو بندہ کو حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہوتی اور یہ امر حکم قرآن کے خلاف ہے

لقوله تعالى والله الغني وانتم الفقراء ولو كان بعد الفعل لكان من المحال لانه

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ بے نیاز ہے اور تم لوگ محتاج ہو اگر قدرت بعد فعل کے ہوتے تو امر محال ہوتا اسلئے

حصول الفعل بلا استطاعة ولا طاقة للمخلوق في فعل ما لم يقارن الاستطاعة

کہ فعل کا حاصل ہونا بدون استطاعت کے ہے اور نہیں طاقت ہے مخلوق کے لئے کسی فعل میں جب تک استطاعت نہو

من الله تعالى **فصل** ونقر بان المسح على الخفين واجب للمقيم يوما وليلة

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسح کرنا موزوں پر مقیم پر واجب ہے ایک دن و رات

وللمسافر ثلاثة ايام ولياليها لان الحديث ورد هكذا فمن انكر فانه

اور مسافر کے لئے تین دن و رات اس لئے کہ حدیث یوں ہی وارد ہے پھر جو شخص اس کا انکار کرے تو

يخشى عليه الكفر لانه قريب من الخبر المتواتر والقصر والافطار في

اس پر کفر کا ڈر ہے اسلئے کہ یہ خبر متواتر کی قریب ہے اور قصر نماز اور سفر میں روزہ کا افطار

السفر رخصة بنص الكتاب لقوله تعالى واذا ضربتم في الارض فليس عليكم

بہ نص قرآنی رخصت ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لوگ سفر کرو ملک میں تو تم لوگوں پر گناہ نہیں کہ

جناح ان تقصروا من الصلوة وفي الافطار قوله تعالى فمن كان منكم

کچھ کم کرو نماز میں سے اور افطار کے باب میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے پھر جو شخص تم سے

مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر **فصل** ونقر بان الله تعالى امر

بیمار ہو یا سفر میں ہو تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

القلم بان يكتب فقال القلم ماذا اكتب يا رب فقال الله تعالى اكتب

قلم کو حکم دیا کہ لکھے پھر قلم نے پوچھا کیا لکھوں اے پروردگار میرے حکم ہوا لکھ

ما هو كائن الى يوم القيمة لقوله تعالى وكل شيء فعلوه في الزبر

جو قیامت تک ہونے والا ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے اور جو چیز انھوں نے کی ہے لکھی گئی دفتروں میں

وكل صغير وكبير مستطر **فصل** ونقر بان عذاب القبر كائن

اور ہر چھوٹے بڑے لکھنے میں آچکے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ عذاب قبر ہونے والا ہے

لا محالة فصل ونقر بان سوال منكر ونكير حق لورود الاحاديث فصل ونقر بان

اور ہم اقرار کرتے ہین کہ سوال منکر ونکیر حق ہے اس باب مین احادیث وارد ہین بالضرور

الجنة والنار حق وهما مخلوقتان الان لاهلها لقوله تعالى في حق المؤمنين اعدت

اور ہم اقرار کرتے ہین کہ بہشت و دوزخ حق ہین اور یہ دونون اس وقت اونکی مستحقین کے لئے موجود ہین اسلئے کہ اللہ تعالی مسلمانون کے حق مین فرماتا ہی کہ بہشت مہیا

للمتقين وفي حق الكفرة اعدت للكافرين خلقهما الله للثواب والعقاب فصل ونقر بان

کیگئی ہی پرہیزگارون کیلئے اور کافرون کے حق مین فرماتا ہی کہ دوزخ مہیا کی گئی ہی کافرون کیلئے اللہ تعالی نے بہشت و دوزخ کو ثواب و عذاب کے لئے پیدا کیا اور ہم اقرار

الميزان حق لقوله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فصل ونقر بان قراءة الكتاب يوم القيمة

کرتے ہین کہ میزان حق ہی بسبب قول اللہ تعالی کے اور رکھینگے ہم ترازوین انصاف کی قیامت کے دن اور ہم اقرار کرتے ہین کہ پڑھنا کتاب کا قیامت کے دن

حق لقوله تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا فصل ونقر بان الله يحيي هذه

حق ہے بسبب قول اللہ تعالی کے پڑھ لے لکھا اپنا تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالی ان

النفوس بعد الموت ويبعثهم في يوم كان مقداره خمسين الف سنة للجزاء

نفوس کو بعد موت کے زندہ کرے گا اور اٹھاویگا ایسے دن مین جس کا مقدار پچاس لاکھ برس ہے جزا و

والثواب واداء الحقوق لقوله تعالى وان الله يبعث من في القبور فصل ونقر

و ثواب اور ادا حقوق کیلئے بسبب قول اللہ تعالی کے اور بہ تحقیق اللہ اٹھائیگا ان لوگونکو جو قبرون مین ہین اور ہم اقرار

بان لقاء الله تعالى لاهل الجنة حق بلا كيفية ولا تشبيه ولا جهة فصل وشفاعة نبينا

کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی لاقات اہل بہشت کیلئے حق ہے بلا کیفیت و تشبیہ و جہت اور شفاعت ہماری پیغمبر

محمد صلى الله عليه وسلم حق لكل من هو من اهل الجنة وان كان صاحب كبيرة فصل ونقر بان عائشة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہے ایسے لوگونکے لئے جو اہل بہشت سے ہین اگرچہ صاحب گناہ کبیرہ ہو اور ہم اقرار کرتے ہین کہ عائشہ صدیقہ

بعد خديجة الكبرى رضي الله عنهما افضل نساء العالمين وهي ام المؤمنين ومطهرة

بعد خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا عالم کی تمام عورتون سے افضل ہین یہ مسلمانون کی مان ہین اور زنا سے پاک

عن الزنا ونقر بان اهل الجنة في الجنة خالدون واهل النار في النار خالدون لقوله تعالى

ہین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اہل بہشت بہشت مین ہمیشہ رہین گے اور اہل دوزخ جہنم مین ہمیشہ رہینگے بسبب قول اللہ تعالی کے

في حق المؤمنين اولئك اصحب الجنة هم فيها خالدون وفي حق الكافرين اولئك اصحب النار هم فيها خالدون

مسلمانون کے حق مین وہ لوگ اصحاب بہشت مین وہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا وہ لوگ صحاب جہنم مین وہ جہنم مین ہمیشہ رہینگے

صورة ما كتبه الفاضل الكامل المولوي السيد الشريف العرب الشمسي الحيدرآبادي مقرظاً على هذه الرسالة

باوصاف الوكيل الاحمد لو انشد اشعارا ... يفيئ اللفظ في الاسرار الماعا وانوارا
يفوح خلقه في الدهر مثل المسك بالعرف ... يجول جوده في السر والكتمان ايثارا
مربي النجح بالعيش يهني القلب من فرح ... مضيئ الحذر بالنور انار ضوءه دارا
بحسن يشرق الارض يلمع لمع البرق ... بعشق يجذب الروح لقهر يوقد النارا
نسيم العيش هبت في رياض قلبه هبا ... لفيض دايم ازهرت ريحانا وازهارا
بحلم يحكم التمكين في الدنيا وما فيها ... بعلم يعلم في الخلق احوالا واسرارا
ببوح جوده مادام من طوفان انعامه ... يريح فيضه بالخلق حتے صار عطارا
لطيف الراي مخ الفكر نور العقل في الدهر ... فلم يدرك زمان المثل حتے سار امصارا
بفكر ثاقب يرنو ضمير الخلق بالله ... براي يظهر ابهام رمز القلب اظهارا
يقول الدهر من تنسيق احكام البريات ... يكون القدر في ديوانه حكما وطومارا
رفيع القدر زين الجاه فخر الحكم بالامر ... ملاذ الامن والخير وصار عدله جارا
بحزم يعرف الاعلام بالاحسان والقبح ... بفهم يفهم في الخلق موترا عاوسكارا
بفقه الامام الاعظم اذ شاع في الخلق ... فكان الدين في الاشراق اياما وادوارا
اذا امعنت للتحقيق ما في فقهه الاكبر ... فكشفت عن الاسرار جلبابا واستارا
ولم يدرك سوى الايثار اهل الارض آثاره ... ولم يوجد زمان غيره للبر اكثارا
بفضل الله لما اصطفى في الخلق بالعلم ... فيفيع ذروة الافضال اياما وادوارا
بعدل مهلك الظلم بنور مصبح الليل ... يسيل من محيط اللطف للعطشان انهارا
اذا اعز من الالطاف انانا بانعام ... فمجده يوسر مادام في الكونين ايسارا
ولو لم يدرك العدل بظلم في البريات ... لما احيي من الدارين ارواحا وانوارا
بفيض فايق لا يعدل في الخلق من شيء ... فلم يدرك له مثلا نسيم فاز اقطارا
لك في الدهر اعزاز من الاكرام والجاه ... والى نصر في الخلق اعوالا واوتارا
لك في الملك تدبير لتنسيق المهمات ... وشغلي بين قلبي صار اغيارا وافكارا
لك في العيش تنشيط وتلطيف وتزئين ... ولي بين الانام كان افلاسا واقتارا
لك انواع الوان من التفضيل والفخر ... والى لم يبدل في مقام الفقر اطوارا
لك في الخلق تبجيل وتعظيم باقبال ... انا حعلنة من تدبيره نحسا وادبارا
لك في مجلس الاكرام للتفريح اجراء ... والى لم اشا [illegible] الهم اعوانا وانصارا
انا شمسي شاد عندك يا صاحب الشان ... فنبهه [illegible] عنه اغيارا